

# مَخْزَنُ الْمَرْجَانِ فِي خُلَاصَةِ الْقُرْآنِ



جو کہ روایات کا خلاصہ، سورتوں کی وجہ تسمیہ، شان نزول،  
شکوہ مضامین، موضوع، فضائل، ربط بین السور والایۃ  
اور اسکے علاوہ دیگر قیمتی احکامات پر مشتمل ہے

————— افادات —————

مؤلف: **مُحَمَّدُ صَفَر دہلوی**

مترجم: **ابو عبد اللہ احمد علی لاہوری**

مترجمہ

**عزیزہ عبدالقیوم قاسمی صاحب**

نویسندہ مقالات شومیں عبدالحق کراچی

ناشر

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

# مَخْزَنُ الْمَرْجَانِ فِي خُلَاصَةِ الْقُرْآنِ



محکمہ کائنات کا مفسر، مرقی کی دہائیوں کا ترجمان،  
شعور و شعریں، موضوعات، مسائل، مباحثات، امور و احادیث  
اور اس کے علاوہ دیگر قیمتی احکامات پر مشتمل ہے

اولاد

المصنف: احمد علی لاہوری      المصحف: محمد اصغر صاحب

ترجمہ

مرقی غیب القیوم قاسمی صاحب  
نور محمد صاحب، نور محمد صاحب، نور محمد صاحب

ناشر

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 4927159

~~AF-500~~

AF-720

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۵	علم تفسیر کی تعریف	۳۵	اولیٰ آثار از مرثیہ
۳۵	علم تفسیر کا موضوع	۳۸	اولیٰ آثار از مرثیہ
۳۵	فرض و قیامت	۳۳	مقدمہ
۳۵	علم تفسیر کی تعریف	۳۳	اسماء قرآن کریم
۳۶	قرآن کی تفسیر کے مآخذ	۳۳	قرآن کریم کی تفسیر
۳۹	تفسیر ہارلس	۳۵	قرآن کریم کی اصطلاحی تعریف
۵۰	تفسیر میں گمراہی کے اسباب	۳۶	قرآن پاک کے نزول کا طریقہ
۵۱	قرآن کریم کے آداب	۳۶	سب سے پہلی وحی
۵۲	دعوت کا مطلب	۳۷	دور نبوت
۵۳	رہائے اللہ والہیات	۳۷	آخری آیت
۵۳	اصطلاحات یا مضامین قرآن کریم	۳۸	وحی کی ضرورت
۵۳	سلاسل سہد کی تقسیم	۴۰	وحی کا مفہوم
۶۱	قرآن کریم کے مضامین طے کی تشریح	۴۱	وحی کی تعلیمات
۶۲	قرآن مجید کے مضامین ستہ کا بیان	۴۱	وحی کی اقسام
۶۸	قرآن کریم کے علوم اور ہدی کی تشریح	۴۲	کیلیت نزول وحی
۶۸	قرآن کریم کے حصص اور ہدی کی تشریح	۴۳	کشف اور الہام میں فرق
۶۸	قرآن کریم کے حصص اور ہدی کی تشریح	۴۳	وحی حق، غیر حق میں فرق

جلد حقوق بحق یا محفوظ ہیں

نام کتاب: مخزن المرجان  
مرتبہ: حضرت مولانا عبداللہ التمیم کا کی صاحب مدظلہ  
طبعیت: اولیٰ  
کچھ رنگ: صدر ایچ گپور زرہ مال کالونی کراچی  
فون: 0320-4084547, 4504007  
ناشر: اسلامی کتب خانہ علامہ بخاری ٹاؤن کراچی۔  
فون: 4927159  
طابع: ادارہ طبعیت۔ کرسٹل ایم بی، ناظم آباد فورس کراچی۔  
فون: 0333-2136180 سوپل: 8683335

ملنے کے چتے

علمی کتب خانہ من گیت جامع بخاری ٹاؤن کراچی

قدیمی کتب خانہ آرام پارک کراچی  
علمی کتاب ہزاروں ہزار کراچی  
کتبہ علمی بخاری ٹاؤن کراچی  
درخواستی کتب خانہ بخاری ٹاؤن کراچی  
درالاشاعت۔ اردو بازار۔ کراچی  
کتبہ بخاریہ۔ علامہ بخاری ٹاؤن۔ کراچی  
نور کتب خانہ آرام پارک کراچی

[illegible]

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
101	خلاصہ سورۃ	83	مسئلہ "اللہ" قرآن و سنت اور فقہائے
102	سورۃ البقرۃ	84	احناف کی روایت میں
103	خلاصہ سورۃ البقرۃ	85	"اللہ" کا معنی
104	ترجمہ و تفسیر	86	مسئلہ "حق یقول"
105	خلاصہ سورۃ کوح: ۱-۲۰	87	مسئلہ "حاضر و غاظر" اور اس کے لوازم
106	خلاصہ سورۃ کوح: ۲۱-۴۰	88	پیشہ ور کے متعلق قرآنی تصریحات
107	خلاصہ سورۃ کوح: ۴۱-۵۰	89	دوسرے افراد اور اس کے لوازم
108	پارہ ۳: سبھول السبھاء	90	حضور علیہ السلام کا تیسرا دور
109	خلاصہ سورۃ کوح: ۵۱	91	سابعہ دور کا دھرمی اور اس کے عہد امت
110	خلاصہ سورۃ کوح: ۵۲-۵۵	92	مسئلہ "علم غیب"
111	خلاصہ سورۃ کوح: ۵۶-۶۰	93	علم غیب کے متعلق اہل سنت و الجماعت
112	خلاصہ سورۃ کوح: ۶۱-۶۵	94	کاغذ اور اس کے لوازم
113	پارہ ۳: تلک الرسل	95	یہا الرسلین خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ
114	خلاصہ سورۃ کوح: ۶۶	96	والسلام کے متعلق اعلان کہ آپ صلی
115	خلاصہ سورۃ کوح: ۶۷-۷۰	97	اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں جس پر
116	سورۃ آل عمران: ۱-۱۰	98	لوازم
117	خلاصہ سورۃ کوح: ۷۱	99	(حصہ اول)
118	خلاصہ سورۃ کوح: ۷۲-۷۵	100	پارہ ۱: اقامہ
119	پارہ ۳: بنی نضالو! الہو	101	سورۃ نظامتہ



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۰	خلاصہ درکوح: ۲۱	۱۶۷	خلاصہ درکوح: ۹۸، ۱۷
۱۷۱	خلاصہ درکوح: ۵۰، ۴۳	۱۶۷	سورۃ الشہادہ کی
۱۷۱	سورۃ الزمر کی	۱۶۷	موضوع سورۃ
۱۷۱	موضوع سورۃ	۱۶۷	خلاصہ درکوح: ۲۱
۱۷۱	خلاصہ درکوح: ۳، ۲۱	۱۶۸	خلاصہ درکوح: ۶۰، ۵۰، ۴۳
۱۷۱	پارہ ۲۳: لعن اظلم	۱۶۸	سورۃ قاطر کی
۱۷۱	خلاصہ درکوح: ۳	۱۶۸	موضوع سورۃ
۱۷۲	خلاصہ درکوح: ۸۰، ۷۰، ۶۰، ۵۰	۱۶۸	خلاصہ درکوح: ۳، ۲۱
۱۷۲	سورۃ المؤمن کی	۱۶۹	خلاصہ درکوح: ۵۰، ۴۳
۱۷۲	موضوع سورۃ	۱۶۹	سورۃ النہین کی
۱۷۲	خلاصہ درکوح: ۳، ۲۱، ۲۱	۱۶۹	موضوع سورۃ
۱۷۳	خلاصہ درکوح: ۹۰، ۸۰، ۷۰، ۶۰، ۵۰	۱۶۹	خلاصہ درکوح: ۲۱
۱۷۳	سورۃ الحج اسجدہ کی	۱۶۹	پارہ ۲۳: و ما لی
۱۷۳	موضوع سورۃ	۱۶۹	خلاصہ درکوح: ۵۰، ۴۳
۱۷۳	خلاصہ درکوح: ۲۱	۱۷۰	سورۃ الفطت کی
۱۷۳	خلاصہ درکوح: ۵۰، ۴۳	۱۷۰	موضوع سورۃ
۱۷۳	پارہ ۲۵: الیہ یرد	۱۷۰	خلاصہ درکوح: ۵۰، ۴۳، ۲۱
۱۷۳	خلاصہ درکوح: ۶	۱۷۰	سورۃ سن کی
۱۷۳	سورۃ النور کی	۱۷۰	موضوع سورۃ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۳	موضوع سورۃ	۱۵۷	خلاصہ درکوح: ۲۱
۱۶۳	خلاصہ درکوح: ۴۳، ۲۱	۱۵۷	پارہ ۱۹: وقال اللہین
۱۶۳	پارہ ۲۱: انا ما اوحی	۱۵۷	خلاصہ درکوح: ۴۳
۱۶۳	خلاصہ درکوح: ۵	۱۵۸	خلاصہ درکوح: ۶۰، ۵۰
۱۶۳	خلاصہ درکوح: ۷۰، ۶۰	۱۵۸	سورۃ الشہادہ کی
۱۶۳	سورۃ ابرہہ کی	۱۵۸	موضوع سورۃ
۱۶۳	موضوع سورۃ	۱۵۸	خلاصہ درکوح: ۳، ۲۱
۱۶۳	خلاصہ درکوح: ۶۰، ۵۰، ۴۳، ۲۱	۱۵۹	خلاصہ درکوح: ۸۰، ۷۰، ۶۰، ۵۰، ۴۳، ۲۱
۱۶۵	سورۃ لقمان کی	۱۶۰	سورۃ النمل کی
۱۶۵	موضوع سورۃ	۱۶۰	موضوع سورۃ
۱۶۵	خلاصہ درکوح: ۴۳، ۲۱	۱۶۰	خلاصہ درکوح: ۴۳، ۲۱
۱۶۵	سورۃ اسجدہ کی	۱۶۱	پارہ ۲۵: امن حلقی
۱۶۵	خلاصہ درکوح: اسجدہ	۱۶۱	خلاصہ درکوح: ۷۰، ۶۰، ۵۰
۱۶۵	خلاصہ درکوح: ۴۳، ۲۱	۱۶۱	سورۃ القصص کی
۱۶۶	سورۃ الاحزاب کی	۱۶۱	موضوع سورۃ
۱۶۶	موضوع سورۃ	۱۶۱	خلاصہ درکوح: ۲۱
۱۶۶	خلاصہ درکوح: ۴۳، ۲۱	۱۶۲	خلاصہ درکوح: ۸۰، ۷۰، ۶۰، ۵۰، ۴۳
۱۶۶	پارہ ۲۲: ومن یقتل	۱۶۳	خلاصہ درکوح: ۹۰
۱۶۶	خلاصہ درکوح: ۶۰، ۵۰، ۴۳	۱۶۳	سورۃ النکوت کی

عنوان	مکرم	عنوان	مکرم
غلامدروغ ۲۱	۱۸۱	غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۳
سورة الحججہ	۱۸۱	سورة الممتحنہ	۱۸۳
موضوع سورة	۱۸۱	موضوع سورة	۱۸۳
غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۱	غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۵
سورة التبرک	۱۸۲	سورة الممتحنہ	۱۸۵
موضوع سورة	۱۸۲	موضوع سورة	۱۸۵
غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۲	غلامدروغ ۲۱	۱۸۵
سورة الرحمن مدنیہ	۱۸۲	سورة الفلق مدنیہ	۱۸۶
موضوع سورة	۱۸۲	موضوع سورة	۱۸۶
غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۲	غلامدروغ ۲۱	۱۸۶
سورة التوالج مدنیہ	۱۸۲	سورة الحججہ مدنیہ	۱۸۶
موضوع سورة	۱۸۲	موضوع سورة	۱۸۶
غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۳	غلامدروغ ۲۱	۱۸۶
سورة الحمد مدنیہ	۱۸۳	سورة الفلقان مدنیہ	۱۸۷
موضوع سورة	۱۸۳	موضوع سورة	۱۸۷
غلامدروغ ۳۰ و ۳۱	۱۸۳	غلامدروغ ۲۱	۱۸۷
باب ۲۸ حمد سمیع اللہ	۱۸۳	سورة الفلقان مدنیہ	۱۸۷
سورة الحججہ مدنیہ	۱۸۳	موضوع سورة	۱۸۷
موضوع سورة	۱۸۳	غلامدروغ ۲۱	۱۸۷

[illegible]











ردیف	عنوان	مؤلف	عنوان
۳۸۴	چهار تفسیر ارباب انطباع سورۃ	۳۸۴	شبان نزول، غلامرضا سورۃ
۳۸۵	سورۃ عبود	۳۸۵	سورۃ عبود، محمد
۳۸۶	سورۃ حمید	۳۸۶	چهار تفسیر، دین محمد سورۃ
۳۸۷	چهار تفسیر ارباب	۳۸۷	سورۃ عبود، محمد
۳۸۸	لایحه انطباع، غلامرضا سورۃ	۳۸۸	چهار تفسیر ارباب، شبان نزول
۳۸۹	سورۃ عبود	۳۸۹	سورۃ عبود، محمد
۳۹۰	چهار تفسیر	۳۹۰	سورۃ عبود، محمد
۳۹۱	سورۃ عبود	۳۹۱	سورۃ عبود، محمد
۳۹۲	سورۃ عبود	۳۹۲	سورۃ عبود، محمد
۳۹۳	سورۃ عبود	۳۹۳	سورۃ عبود، محمد
۳۹۴	سورۃ عبود	۳۹۴	سورۃ عبود، محمد
۳۹۵	سورۃ عبود	۳۹۵	سورۃ عبود، محمد
۳۹۶	سورۃ عبود	۳۹۶	سورۃ عبود، محمد
۳۹۷	سورۃ عبود	۳۹۷	سورۃ عبود، محمد
۳۹۸	سورۃ عبود	۳۹۸	سورۃ عبود، محمد
۳۹۹	سورۃ عبود	۳۹۹	سورۃ عبود، محمد
۴۰۰	سورۃ عبود	۴۰۰	سورۃ عبود، محمد

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۵	سورۃ النمل	۳۰	سورۃ النمل
۳۱۵	چاندنیہ	۳۰۱	چاندنیہ
۳۱۶	فائدہ حقیقت کیل پاشی	۳۰۲	فائدہ حقیقت کیل پاشی
۳۱۷	رباعہ اشعار از دل	۳۰۲	رباعہ اشعار از دل
۳۱۸	سورۃ المدثر	۳۰۳	سورۃ المدثر
۳۱۹	سورۃ المدثر	۳۰۵	سورۃ المدثر
۳۲۰	چاندنیہ رباعہ اشعار از دل	۳۰۵	چاندنیہ رباعہ اشعار از دل
۳۲	سورۃ المدثر	۳۰۶	سورۃ المدثر
۳۲۲	سورۃ القیامت	۳۰۷	سورۃ القیامت
۳۲۳	چاندنیہ رباعہ	۳۰۷	چاندنیہ رباعہ
۳۲۳	شیرین نواں افکار از سورۃ	۳۰۸	شیرین نواں افکار از سورۃ
۳۲۴	سورۃ القدر	۳۰۹	سورۃ القدر
۳۲۵	چاندنیہ	۳۰۹	چاندنیہ
۳۲۵	فائدہ ثابت سورۃ کی ہے یا نہ لی رباعہ	۳۰۹	فائدہ ثابت سورۃ کی ہے یا نہ لی رباعہ
۳۲۶	سورۃ القدر	۳۱	سورۃ القدر
۳۲۸	سورۃ القدر	۳۱	سورۃ القدر
۳۲۸	چاندنیہ رباعہ	۳۲	چاندنیہ رباعہ
۳۲۹	فائدہ حقیقت کیل پاشی	۳۲	فائدہ حقیقت کیل پاشی
۳۳۰	سورۃ القدر	۳۲	سورۃ القدر

کتاب	عنوان	کتاب	عنوان
۳۶۷	سورة القدر	۳۵۷	طالع صوره
۳۶۷	چند تسيه در باره شان نزول	۳۵۸	سورة البقره
۳۶۸	حد صوره	۳۵۸	چند تسيه در باره شان نزول
۳۶۸	سورة اعيه	۳۵۹	حد صوره
۳۶۸	چند تسيه فائده و مختلفه نام صوره	۳۶۰	سورة النحل
۳۶۹	در طالع صوره	۳۶۰	چند تسيه در باره
۳۶۹	سورة الزمر	۳۶۱	شان نزول فائده و مختلفه قسمي
۳۷۰	چند تسيه در باره انعام	۳۶۲	حد صوره
۳۷۱	سورة الاحزاب	۳۶۲	سورة النور
۳۷۱	چند تسيه در باره شان نزول	۳۶۳	چند تسيه
۳۷۲	حد صوره	۳۶۳	در باره فائده و شان نزول، حد صوره
۳۷۲	سورة المائد	۳۶۴	نصف سورة
۳۷۳	چند تسيه در باره حد صوره	۳۶۴	سورة الانبياء
۳۷۳	سورة التكاثر	۳۶۴	چند تسيه در باره
۳۷۳	چند تسيه در باره شان نزول، در باره حد صوره	۳۶۵	فائده و حد صوره
۳۷۵	فائده	۳۶۵	سورة الصافات
۳۷۵	سورة المص	۳۶۵	چند تسيه
۳۷۵	چند تسيه	۳۶۶	فائده و مختلفه ابتداء و قی
۳۷۶	شان نزول، در باره حد صوره فائده	۳۶۶	در باره طالع صوره

شماره	عنوان	شماره	عنوان
۳۳۰	سوره بروج	۳۳۰	چهارشنبه
۳۳۱	چهارشنبه درگاه دانش نیران	۳۳۱	شیراز و خوارزم
۳۳۲	سوره صافات	۳۳۲	سوره انعام
۳۳۳	سوره طه	۳۳۳	چهارشنبه
۳۳۴	سوره طه	۳۳۴	سوره طه
۳۳۵	چهارشنبه	۳۳۵	سوره طه
۳۳۶	سوره طه	۳۳۶	سوره طه
۳۳۷	سوره طه	۳۳۷	سوره طه
۳۳۸	سوره طه	۳۳۸	سوره طه
۳۳۹	سوره طه	۳۳۹	سوره طه
۳۴۰	سوره طه	۳۴۰	سوره طه
۳۴۱	سوره طه	۳۴۱	سوره طه
۳۴۲	سوره طه	۳۴۲	سوره طه
۳۴۳	سوره طه	۳۴۳	سوره طه
۳۴۴	سوره طه	۳۴۴	سوره طه
۳۴۵	سوره طه	۳۴۵	سوره طه
۳۴۶	سوره طه	۳۴۶	سوره طه
۳۴۷	سوره طه	۳۴۷	سوره طه
۳۴۸	سوره طه	۳۴۸	سوره طه
۳۴۹	سوره طه	۳۴۹	سوره طه
۳۵۰	سوره طه	۳۵۰	سوره طه
۳۵۱	سوره طه	۳۵۱	سوره طه
۳۵۲	سوره طه	۳۵۲	سوره طه
۳۵۳	سوره طه	۳۵۳	سوره طه
۳۵۴	سوره طه	۳۵۴	سوره طه
۳۵۵	سوره طه	۳۵۵	سوره طه
۳۵۶	سوره طه	۳۵۶	سوره طه
۳۵۷	سوره طه	۳۵۷	سوره طه
۳۵۸	سوره طه	۳۵۸	سوره طه
۳۵۹	سوره طه	۳۵۹	سوره طه
۳۶۰	سوره طه	۳۶۰	سوره طه

## حرف آغاز

از مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

تصنيفه وتصنيفه علمی و موضوعی (شماره، نام نهاد)

قرآن کریم پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی جتنی بڑی نعمت ہے کہ دنیا میں ہر آدمی سے بڑی نعمت اس کا مقصد نہیں رکھتی۔ یہ وہ نیکو ہے جس کی عزت و محبت کا یقین، جس کا سناؤ، جس کا سیکھنا، جس پر عمل کرنا، جس کی سن بھی حیثیت سے فخر و اشاعت سے خدمت کرنا، دنیا اور آخرت دونوں کی عظیم نعمت ہے۔ قرآن کریم کے معانی و مطالب اور الفاظ اور اس کی حرکات و سکنات اور اس کے الفاظ و تکیب و تخیل، ان سے ادا کرنے کی غرض سے ایسے علوم اور فنون کی بنیاد ڈالی گئی ہے، جس میں جو کچھ کسی مذہب اور کسی زبان میں نہیں ملتی۔

مومن حضرت جبریل سے قرآن مجید کی خدمت کی گئی ہے، انہی میں سے ایک صاحبِ خدمت قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ آپ اپنے مقرر قرآنِ شریف سے سبق لے کر آئے ہیں۔ یہ آپ کی تحریکات کا جدید اور اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ کرام نے ہر دور میں طویل و مختصر تقاریر امت کی رہنمائی کرتے ہوئے بھی اپنی زبان مبارک سے نکلنے والی باتوں کو دلچسپی سے سنایا ہے۔

کتاب	عنوان	کفر	عنوان
۲۸۸	چهارمیه در بیان خطای سوره	۲۸۷	سوره ممد
۲۸۹	فائده مستفاد من کتب	۲۸۷	تفسیر در بیان شان ارباب
۲۹۰	احضار سوره	۲۸۹	خطای سوره
۲۹۰	سوره ادب	۲۸۹	سوره الفیل
۲۹۰	چهارمیه در بیان	۲۸۹	چهارمیه در بیان
۲۹۱	شان ارباب	۲۸۹	آیه مصباح نعل
۲۹۲	فائده مستفاد من کتب خطای سوره	۲۹۰	خطای سوره
۲۹۳	سوره الفاتحه	۲۹۰	سوره قریش
۲۹۳	چهارمیه در بیان شان ارباب	۲۹۰	چهارمیه در بیان خطای سوره
۲۹۳	خطای سوره احضار سوره	۲۹۲	سوره الفاتحه
۲۹۵	سوره طه	۲۹۲	چهارمیه در بیان شان ارباب
۲۹۵	چهارمیه در بیان شان ارباب	۲۹۳	خطای سوره
۲۹۶	خطای سوره الفاتحه	۲۹۳	سوره کوثر
۲۹۶	فائده	۲۹۳	چهارمیه در بیان شان ارباب
۲۹۷	خطای سوره	۲۹۵	خطای سوره
۲۹۷	چهارمیه در بیان شان ارباب	۲۹۶	سوره لکام
۲۹۸	خطای سوره	۲۹۶	چهارمیه در بیان شان ارباب
۲۹۸	فائده	۲۹۸	فائده
۲۹۹	فائده	۲۹۹	سوره النصر

وایں شیخ ثلثیہ حضرت مولانا محمد علی دہلوی میں جنہوں نے قرآن کریم کی تفسیر نحو کر کر امت پر بہت بڑا حصہ فرمایا، اس کام کو مکمل کر کے سے حضرت مولانا گداز سے جامع مسجد کے مجروح قیام پذیر رہے اور نیکوئی سے قرآن کریم کے خلاصہ دہنے رکوعات اور ہدایت تحریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے لوگوں کو سنا کر دیکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے گرد جمع ہونے کی جہاد دعوت دی ہے، اور وہ تفسیر کٹر و بیشتر نایاب ہوئے ہیں جو سے عام طور پر دستیاب نہیں ہے، لہذا یہی قرآن سے حاشیہ سے امت سے ہر دور کے لئے قرآن کریم کی سورتوں اور رکوعات کا خلاصہ مفید کر دیا گیا ہے تاکہ عوام الناس اس سے مستفید ہونے سے محروم نہ رہیں۔ اور اس کا نام ”مختصر امرجان فی خلاصہ القرآن“ ہے، اور اس کے تحت شروع میں قرآن کریم کو سمجھنے کے سے اصطلاحات قرآن، سورہ قرآن، وحی کی ضرورت، وحی کا ملبہ، وحی کی تعلیمات، وحی کی قسم و رسم۔ مسئلہ عجیب، مسئلہ ضرورت ناظر، مسئلہ عقل کل، اس لکھنؤ ختم انداز میں بطور مقدمہ سے تحریر کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد علی دہلوی نے قرآن کی سورتوں اور رکوعات کا خلاصہ تالیف کردہ ہے اور اس خلاصہ میں قرآن کریم کی سورتوں کا رد و لغو وغیرہ تالیف کردہ حضرت مولانا محمد علی دہلوی صاحب دہلوی کے، اور مقدمہ مندرجہ تالیف کا تالیف ہے۔

آخر میں میں مولوی محمد ریاض آف نائیک کا بے انتہا مشکور ہوں، جنہوں نے میری حضرت مولانا دہلوی کے خلاصہ رکوعات کی ترتیب و تالیف میں حوصلہ و محنت فرمائی، لہذا حق ن کو پہنچانے میں، کئے و عمر و محنت میں رکشیں رکھ کر فرمائے اور اس کے ساتھ مولوی محمد سعید صاحب فضل جموں، مولانا فقیر الحق حبیب، مولانا محمد ریاض دہلوی، مولانا محمد علی شہرہ سے مستحق ہیں، جنہوں نے خلاصہ سے اپنی خدمات پیش فرمائیں، مولانا صاحب حضرت سے کہ سے تقویت دہار سے نور۔ مفید عام و خاص بنائے۔

دعویٰ راجعہ دینی حرم محمد رحیم زکریا صاحب۔ (دعویٰ)  
مندرجہ بعد التیوم کا قلمی حرم  
مدیر حرم مولانا اسلام سید آباد کراچی

اس کتاب کا دوسرا حصہ ”قرآنی الفاظ“ موجودہ نام مخزن امرجان جو آج کل اور سورتوں کے تسلسل اور اجزاء میں حضرت امیر تاج محمد اعظم صاحب ہمدانی صاحب نے خلاصہ خلاصہ حضرت امیر تاج محمد اعظم صاحب ہمدانی صاحب نے قرآن کی ترتیب مولانا عبدالحق مظاہری استاد حدیث و تفسیر مظاہر علوم و فقہ سہارنوی نے دی ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم شان کتاب ہے جس کے الفاظ بھی کلمہ بھی ختم نہیں ہوں گے، اور قرآن کریم کی تفسیر و تشریح پر ہر برہنہ و تالیف کا مسئلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں ”ایات اور سورتوں کے تسلسل اور سورتوں کا

تسلسل اور اجزاء میں حضرت امیر تاج محمد اعظم صاحب ہمدانی صاحب نے خلاصہ خلاصہ حضرت امیر تاج محمد اعظم صاحب ہمدانی صاحب نے قرآن کی ترتیب مولانا عبدالحق مظاہری استاد حدیث و تفسیر مظاہر علوم و فقہ سہارنوی نے دی ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم شان کتاب ہے جس کے الفاظ بھی کلمہ بھی ختم نہیں ہوں گے، اور قرآن کریم کی تفسیر و تشریح پر ہر برہنہ و تالیف کا مسئلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں ”ایات اور سورتوں کے تسلسل اور سورتوں کا



۱۔ صرف خود ارادہ و توجہ کے لئے عربی گرامر کے موضوع پر ایک اچھا کام کیا۔  
 ۲۔ درخون المعارف المعروف خزائن المربیان لکھ کر اسی سلسلہ معارف میں ایک  
 حصہ لکھا ہے۔ یہ دراصل قرآن کریم کی سورتوں میں بیان ہونے والے مضامین کا  
 مجموعہ ہے جسے کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ دوسرا مضامین سے جو بزرگ  
 نے پیش کیا، معروف عالم دین و فاضل شمس المصباح حضرت قدس مولانا محمد علی، مولوی  
 رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس قرآن کی کتاب میں بیان فرمایا کرتے تھے، حضرت لاہوری  
 رحمۃ اللہ علیہ سندھو پائی کی تعلیمیت میں مصلوں نے اپنی شان و ادب اور کس سے  
 اس حق میں قرآن کریم سے درس اور تفسیر حاصل کرنا تک پہنچنے کا کارنامہ  
 مہراجہام کیا۔

مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں درس قرآن کے عمومی  
 دواغ اور لوگوں میں اس کی مقبولیت کا سہرا انہی (حضرت مولانا  
 احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) کے سر ہے۔"

(پہلے چار جلد ص ۱۳۹)

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ درس قرآن کے حوالہ سے تحریک آزادی کے  
 بہادر سپاہی مولانا مجید ہندوستانی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر تھے اور اعلیٰ میں درس قرآن  
 دیتے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شہانہ اور رحمت و دروہائی قوت نے اس درس  
 و مصلوں کا جو بڑا ہوا تھا، وہ حق و حقائق اس میں شریک ہونے لگے اور صاحب  
 عام محکمہ کے طرف لوگوں میں غزٹ کے چندات بھرنے لگے اور بدھشی کلاؤں  
 کے قند تدار میں درخون پڑنے کا خلد و پیر ہو گیا اور خادم قرآن، شیخ سوم مولانا

## پیش لفظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی متین الرحمن صاحب مدظلہ

کامیاب ہو کر جہنم میں

ہم چاہتے ہیں کہ اس کتاب کو اپنی اولاد کو بھی دے سکیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) (بسم اللہ الرحمن الرحیم) (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) (بسم اللہ الرحمن الرحیم) (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) (بسم اللہ الرحمن الرحیم) (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قرآن کریم کے لغز و معانی پر علماء اسلام نے مختلف جہات اور مختلف انداز  
 میں کام کیا ہے۔ قرآن کے درجہ حرارتی و نہایت ہی سے، اور کتب کے  
 اور قرآن کریم کے معانی و مابین قرآن و لغت کا فیصلہ حاصل کیا ہے۔ قرآن کریم میں  
 لکھی ہوئی کتب نے یہ ہے اللہ میں مکتوبات و کتب و کتب میں "تفسیریں" اور  
 نے معانی و مطالب قرآن کے بیان میں تفسیری اور راہنما سے، مگر بہت سے مسرین  
 تمام ایسے ہی مصلوں نے جن میں اللہ کے ساتھ ساتھ قرآنی مضامین بیان کیے  
 اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ ساتھ قرآن کی تفسیر لکھیں۔

اس کے عزیز دوست مولانا عبدالقیوم کاکا صاحب، بادشاہ اللہ صاحب  
 المعارف ہیں، انہوں نے اس کتاب کو اپنے نام سے لکھا، ان کی تعلیم و  
 تربیت میں اچھی خدمت انجام دے رہا ہے۔ انہوں نے صرف میں "معارف

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں ہم کے ہوتے تھے۔

۱۔ عوام الناس کے لئے جو کہ فرض نماز کے بعد عمومی درس قرآن کی شکل

میں ہوتا تھا۔

۲۔ جدید تقسیم یافتہ طبقہ کے لئے جو کہ مخصوص ایام میں دس سے پندرہ

روز کے لئے ایک مختصر کورس کی شکل میں ہوتا تھا۔

۳۔ دینی عمارت کے فضلاء و علماء کرام کے لئے جو کہ شعبان، رمضان

اور ثواب کے تین ماہ تک جاری رہتا تھا۔ اس میں برصغیر پاک و ہند کے مختلف

شعبوں اور علاقوں سے حشی علماء اور علماء و مشرک کی شرکت کی کرتے تھے۔ یہ درس مولانا عبید اللہ

سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مخصوص رنگ لئے ہوئے ہوتا تھا، اس درس میں سرسوات کا

مرکز بنی مضامین بیان کیا جاتا تھا، جسے "عمود السوۃ" کا نام دیا جاتا۔ نیز ہر کوٹھ کے

مضامین کا خلاصہ چند حصوں میں بتایا جاتا اور اس کا خلاصہ بھی بیان کیا جاتا، یہ سب

کچھ شرکاء اور کورانی یاد کرتا پڑتا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے درس کی تین خصوصیات ایسی تھیں جو شرکاء اور کورانی

اپنا خاص اثر رکھتی تھیں

۱۔ عقیدہ توحید توحید خالص کا بیان اس اہتمام اور سلیقہ سے ہوتا کہ

شرکاء دورہ تعمیر کے دوس میں شرک سے بیزاری اور توحید باری تعالیٰ سے وابستہ ہوتا

پیدا ہوتا تھا اور عقیدہ توحید میں جاتی پہنچی اور صداقت آتی۔

۲۔ بزرگان دین اور اولیاء کرام کے مؤثر اور دل آویز واقعات کا بیان

ہوتا جس سے شرکاء درس کے ایام و مجلس میں جہاد پیدا ہوتی اور اہل اللہ اور ملت

صالحین سے محبت اور قلبی تعلق پیدا ہو جاتا۔

محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ سے محرمین کی سوانہ قیادت اور ان کے عری مرد

برادر ہونے کے تقاضوں نے ان کا اثر کرنے کے سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو

دلی مدد کرنے کا فیصلہ کیا، محرمین کی فوج نے اپنی قوموں میں سے کوئی سے کا اور

ماہور میں مار کر چھوڑ دیا۔

۱۰۔ میں آپ کی نہ کوئی جان بچاؤ تھی اور نہ ہی حضرت جناب تھا، آپ اللہ کا

نام سے کر یک درخت سے نیچے بیٹھ گئے اور اس قرآن شروع کر دیا۔ حضرت درس

پڑھنے لگا اور رفتہ رفتہ رحمۃ اللہ علیہ ایک فیہ معارف مسند میں مشغول ہو گئے، جو

ان کی مسند کبریٰ تھی اور شریعہ و فہم سے متعلق تھی یہاں نہایت یکسوئی اور

اجتماع کے ساتھ درس قرآن شروع ہو گیا، حضرت کے اہل میں پابندی اور شہادت

کے ہونے سے حسب اہل ان میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے یہ پیر چار مجلس

ہوتا تھا، اس کے بھی مجلس آپ کے درس میں ناہ نہیں ہوتا تھا، آپ کے شاگرد رشید

مفتی اسرار مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"ان (حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) کو قرآن مجید

کے درس و اشاعت کے بغیر جہن نہیں آتا تھا اور وہ ان کی روح

کی نگار اور ورد کی دوا بن گیا تھا، ان کے نزدیک اس درس میں

ناہد کرنا گویا گناہ کبیرہ تھا اور سخت کوتاہی تھی۔ میں نے سنا ہے کہ

ایک مرتبہ ان کے ایک بچے کا انتقال ہو گیا، بچہ میں جس

نگین اس دن بھی انہوں نے درس کا ناہ نہیں کیا، درس کے بعد

حاضرین کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور چھپڑ و تھمن میں مشغول

(پرانے چراغ ج ۱ ص ۱۵۳)

ہو گئے۔"

ات کو حواشی کی صورت میں شامل اشاعت کیا۔

یہ مترقّات "ٹیبلیغ حاشیہ" تفسیر اقرآن العزیز کے نام سے مجموعہ جات سے نئے نئے تفسیر خدام الدین شیراؤال گیت لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس جالیف میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے لکھی حواشی میں سے صدمہ سورۃ اور غصہ رکوع و آتین صورت میں پیش کیا جاسے اور اضافہ کے طور پر بھارت کے ایک عالم دین حضرت مولانا محمد عصبہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے تحریر شدہ خمرہ قرآن بھی شامل کیا گیا ہے جس سے یہ جالیف مرحوم "عزیزین کا مصداق" بن گئی ہے۔ یہ ایک مفید اور اچھی خدمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف سے لی ہے:

ایک سعادت بزرگ باز و نصرت

جانہ مخدود خدا کے بخشندہ

اہل علم و دانش تفتین قرآن کریم کے لئے یہ ایک نعمت غیر محرقہ ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے اور اس میں صدمہ اور غصہ رکوع رکھ کر کو قیمت بارہ دیکھتے ہوئے اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اس سے بھر پور استفادہ کرنا چاہئے، خاص طور پر صدمہ و غصہ رکوع کے اساتذہ و علماء کے لئے یہ بے بہا نعمت ہے۔

مصدق مولانا موصوف کے سے صدقہ جاریہ میں اور حضرت اقدس شیخ رشید اہل کمال مولانا موصوف، مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے تشنگ علوم دینیہ اور امت مسلمہ کے صحیح افراد کو فیضیاب فرمائیں، آمین!

لفظ بدو بچہ دس

شیخ الرحمن

۱۹ دسمبر ۱۹۹۳ء

۱۸ مارچ ۲۰۰۳ء

محمد حامد الرحمن الاسلامیہ

۱۸ دسمبر ۲۰۰۳ء

۳۰

۳ جلد پر چھپا، کثیر و دشمن اسلام کے خلاف جدوجہد کرتا ہے۔

اسلام کے دفاع و نشر و اشاعت کے لئے جان و مال کی قربانی کا جذبہ پیدا فرماتے۔ خاص طور پر غرض فی سب و ہر گز یہ اس سے غور شدہ غشی اور نفرت سے بدعات میں متاثر نہ رہا، اس کے شریک اور اس کے ساتھ انجمن خاصہ کے خلاف شعلہ جوا۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے اس درس کی تاثر کا اندازہ لگانے کے لئے مفکر اسلام مولانا دانش علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان دینا چاہئے، لکھتے ہیں:

اچھی بڑی بہر حال موجود زندگی سے بہت مختلف ہوتی اور شاید

اس میں ادب و تاریخ، تفسیر و تالیف کے سوا کوئی ذوق و

روحانیت نہ پائی جاتا۔ خدا ربی، راہ بانی اور راست روی تو بڑی

چیزیں ہیں، مولانا کی صحبت میں کم سے کم، خدا علی کا ذوق، خدا

کے نام کی عبادت اور مردانہ خدا کی محبت، اپنی کئی اور اصلاح و

تعمیل کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا۔"

۱۸ دسمبر ۱۹۹۳ء

درس قرآن کا اچھی کمال اور خوبی ہے کہ اس کے سننے اور سنانے والے کی

زندگی میں تبدیلی اور انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے

اس تدریس و اشاعت سے جو فائدہ حاصل کیا، مطالعہ قرآن سے جو فائدہ پایا ہے

خصوصاً غرض پر قبضہ نہ کیا، اس سے ۱۹۹۳ء میں مترقّات "ٹیبلیغ حاشیہ"

کیا، جس میں حضرت شہید عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اور اپنے قلمبند کردہ تفسیری

ترجمہ۔ "بکلی اس (کتاب) کا جمع کرنا اور

پڑھنا ہمارے ہی ذمہ ہے۔"

جس عرب لغوی، لغوی، کا مصدر "لغى" آتا ہے، ہی طرح لغوی لغوی کا مصدر "لغى" بھی آتا ہے۔ اس سے عرب مصدر کو اسم مفعول کے معنی میں لیتے ہیں، جیسے مفعول، بمعنی پڑھی ہوئی کتاب، رائج قول یہی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے تو کفار کہہ دیتے تھے "لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ"

(حکم سجدہ ۲۶)

ترجمہ۔ "مت سنو اس قرآن کی تلاوت بلکہ اس کی

تلاوت کے دوران غلو کیا کرو۔"

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کے لئے اس کا نام "قرآن" رکھ دیا، یہ مندرجہ حقیقت ہے کہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ تلاوت کی جانے والی کتاب قرآن پاک ہے، لہذا اس کو بھٹا دہاتے ہوئے، یہ اتکا ابھرتا رہا۔

قرآن کریم کی اصطلاحی تعریف

'هُوَ الْكِتَابُ الْمُنِيرُ عَلَى الرُّسُوبِ الْمَكْتُوبِ

فِي الْمَصَاحِبِ الْمُنْفُذِ إِلَيْنَا فَقُلْنَا: لَا بِلَا شَكِّهِ"

ترجمہ۔ "قرآن کریم وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو

رحمت و علم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا ہے جو لوگوں میں لکھ گیا

ہے آپ سے انھیں کسی شے کے حوازی موقوف ہے۔"

(ابن ماجہ صحیح)

مختصر ۰۰۰

از مولانا "بہ اللہ" فی ثی

اسماء قرآن کریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ ابو ابراہیم نے قرآن مجید کے ۵۵ نام شمار کئے ہیں، در بعض حضرات

نے ۹۰ سے زائد نام کتابے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس میں منافی نام شمار کئے ہیں، مثلاً حکیم، مجید کریم، قہر واک، مگر کتب معنی میں قرآن مجید کے پانچ نام ہیں القرآن، الفرقان، المدکر، الکتاب، السریل۔ یہ بخور علم، قرآن کے اندر موجود ہیں، اس سبب میں سے زیادہ مشہور "قرآن" سے جو کہ ۱۶ مرتبہ قرآن مجید کے اندر مذکور ہے۔ (مجلد دوم القرآن ص ۲۳)

قرآن کی وجہ تسمیہ:

قرآن، قرأ، (از باب فتح) سے، غرض ہے، اس کا غوی معنی جمع کرنا

ہے، پھر یہ پڑھنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ سورۃ التیسرہ میں ہے:

"إِنْ عَلَيْنَا خِفَافَةٌ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ"

(التیسرہ ص ۱۷)

یہ تعریف سب کے نزدیک متفق میں ہے۔

قرآن پاک کے نزول کا طریقہ:

قرآن پاک کے نزول کے دو طریقے ہیں

۱۔ لوح محفوظ سے ۲۴ باب۔ ۲۔ لوح محفوظ سے زمین پر۔

۱۔ لوح محفوظ سے: اس میں پانچ روایت وارد ہیں، یہ روایت

جگہ کا نام بیت عزت ہے۔

۲۔ آسمان دنیائے زمین پر: آنحضرت پر ۲۳ سال میں مکمل نازل ہوا۔

قرآن کریم میں دو جگہ مقامات ہیں ایک امروں اور دوسرا خزیں۔ اول کے

معنی ہیں کسی چیز کو ایک ہی دفعہ میں مکمل نازل کر دینا۔ دوسرا خزیں کے معنی ہیں تھوڑا

تھوڑا کر کے نازل کرنا چنانچہ قرآن کریم سب سے پہلے جہاں کہیں استعمال یا

ہے اس سے مراد وہی ہے اور اس وقت جو لوح محفوظ سے آسمان کی طرف ہوا، ارشاد

ہے "انزلناه فی لیلۃ مبارکۃ" (الرحمن ۳)

سب سے پہلی وحی:

"پہلی وحی اللہ علیہ وسلم میں وحی پہلی بار میں مہات یہ کرتے تھے، وہی

کے دن صبح کے وقت سورۃ الفلق کی پہلی پانچ سورتیں نازل ہوئیں۔

مسلم شریف میں ہے کہ یہ پہلی وحی اللہ علیہ وسلم کی دوسری وحی اور حضرت کے اس

رد واکاہتم کیا کرتے تھے، تو صحابہ نے پوچھا کہ "پہلی وحی اور حضرت کے اس

کیوں رد و رکھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "یوم ولدت فیہ ینوم یعقب"

(مسلم ج ۱ ص ۴۴)

۱۱۔ نبوت

آپ نبوت کے بعد ۱۰ سال مکہ میں رہے اور ۱۳ سال مدینہ منورہ میں رہے،

قرآن میں کل ۱۱۳ سورتیں ہیں۔ ۸۶ سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں (ان کا ترجمہ

۱۰۰ ج ۱ ص ۶۳) اور ان کے علاوہ باقی مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔

"پہلی سورت سورۃ الفلق" ایک سورت کہی ایک لفظ بھی نازل ہوا ہے

جب سورہ بقرہ کی آیت

"حسبی اللہ لکم لعلہ الاغیض من الغیظ"

الاشود " (بقرہ ۸۷)

نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے دو دھماکے رکھے ہوئے تھے، صبح کا وقت معلوم

کرتے کرتے سیدہ درکاہ، تو جب عدی بن ہاشم کا ذکر "پہلی وحی اللہ علیہ وسلم کے

ساتنے ہو تو اس وقت "عس الفجر" کا لفظ نازل ہوا، تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر

کبھی ایک لفظ بھی نازل ہوا ہے۔

آخری آیت

"تغفر لکم اللہ علیہ وسلم پر تشری آیت

"الیوم کفینکم اللہ عنکم ورضی عنکم"

یعنی "وڑھت لکم اسلام دیب" (نار، ہولی ص ۳۰)

بعد کے دن عصر کا وقت تھا تو "پہلی وحی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وحی کا

مسلہ اصل نوری پہنچی تھی شراب ہو تھا "ی" دو سند ختم ہو گئی ہے، تو اس کے بعد

"پہلی وحی اللہ علیہ وسلم" ۸۲ و ۸۳ دن بعد رہے۔ وحی تو تشری لیکن اس وحی کا تعلق

نہ تھی کہ پسند ہے؟ اور کون سا پسند ہے؟ معلوم کرنا علم کے بغیر ناممکن ہے، چنانچہ  
اساتذہ نے انسان کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تین چیزیں پیدا فرمائیں  
۱۔..... حواس۔ ۲۔..... عقل۔ ۳۔..... وحی۔

۱ حواس یعنی کاس، ناک، منہ، پاؤں وغیرہ۔ دوسری چیز عقل ہے، تیسری  
چیز وحی ہے۔ بعض چیزوں کا علم حواس کے ذریعے سے حاصل ہوگا اور بعض چیزوں کا  
علم وحی کے ذریعہ سے حاصل ہوگا، مذکورہ تینوں اشیاء کا ایک دائرہ کار مقرر ہے، مذکورہ  
تینوں چیز کی ترتیب کچھ یوں تھی ہے، مثلاً کچھ اشیاء جو حواس کے ذریعے معلوم ہوں  
اور عقل کے ذریعے سے مصدق نہیں ہوتی ہیں، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ یک شخص  
میرے سامنے بیٹھا ہے، میں حواس کے ذریعے سے کہہ سکتا ہوں اس شخص کا رنگ  
گندہ گورا یا آنکھیں بڑی ہیں یا چھوٹی ہیں ناک اس کا لمبا ہے یا چھوٹا ہے قہر  
قامت میں تمام اصحت و موروں میں یہ ساری باتیں حواس کے ذریعے معلوم ہوتی ہیں  
عقل کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہیں۔ مثلاً اگر میں ایک مسد کے سنے سمجھیں بند  
کر کے اس شخص کے متعلق کہیں ہوں اس کی محنت مفید ہے یا سیوہ ہے وغیرہ ذالک۔  
تو یہ چیزیں عقل کے ذریعے معلوم نہیں ہو سکتیں بلکہ حواس سے ہی صحیح معنی  
میں معلوم ہوں گی، تو ایک شخص کے متعلق عقل کے ذریعے یہ تو کہہ جاتا سکتا ہے کہ اس  
کی ماں ہے اس کا باپ ہے اگرچہ وہ یہاں موجود نہ ہوں جب یہ دونوں چیزیں حواس  
اور عقل اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کام کرنا چھوڑ دے گی، مثلاً اسی شخص کے متعلق  
یہ کہہ جائے یہ کس متعلقہ کے سنے پیدا ہوا ہے اس دنیا میں آنے کے بعد اس پر کیا  
فرائض کا بندہ ہوتے ہیں دنیا میں جو کچھ کام کریں گے کون سے کام میں اللہ کی رضا ہے اور  
کس کام میں اللہ کی رضا نہیں ان سب چیزوں کا علم نہ حواس کے ذریعے سے معلوم کیا

لیکن ہم وحی کا تعلق قرآن مجید سے نہیں تھا۔ بخاری شریف میں روایت ہے کہ ایک  
یہودی عالم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر یہ آیات ہم پر نازل  
ہوئیں تو ہم اس دن کو حیدر قرار دیتے، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم  
اس دن کو چاہتے ہیں اور اس جگہ کو بھی جس میں یہ آیت آپ پر اتاری تھی وہ جہاد کا دن  
تھا جب آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸) اسحاق کی روایت میں  
ہے "وکلھما بحمد اللہ لنا عبد" (بخاری ج ۱ ص ۱۰۵) جب زیادہ  
الایمان وقتضاد۔ یعنی جہاد اور عرفہ دونوں دن ہمارے لئے عید ہیں۔

وحی کی ضرورت:

ہر مسمان چاہتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے آدابائش کے لئے بھیجا ہے، اور  
اس کے ذمے کچھ فرائض عائد کئے ہیں، پوری کائنات کو اس کی خدمت میں لگا دیا  
ہے، لہذا دنیا میں آنے کے بعد انسان کے سنے دو کام کرنے ضروری ہیں  
یک یہ ہے کہ جو پوری کائنات چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے، اس کو ٹھیک  
ٹھاک استعمال کرنا۔

دوسرا کام یہ ہے کہ اس کائنات کے استول کرنے کے لئے احکام خداوندی  
کو مد نظر رکھنا، کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو۔ چنانچہ  
ان دونوں کاموں کو کرنے کے لئے ہم کی ضرورت ہے، جب تک علم حاصل نہیں ہوگا،  
کائنات کی حقیقت وہ نہیں سمجھ سکے گا کہ وہ کیا ہے؟ اور اس کائنات میں ظلال جج کے  
خواص کیا ہیں؟ اور اس کا فائدہ کیا ہے؟ اور اس کا فائدہ کس طرح حاصل کیا جاسکتا  
ہے؟ اور اس چیز میں فائدہ حاصل کرنے میں احکام خداوندی کیا ہیں؟ اور کون سا عمل

چ نکلتا ہے ورنہ عقل کے اریسے سے ابھڑاں کا جواب ہمیں دینی کے درجہ سے معلوم ہوگا۔

## وحی کا مفہوم

اس تہذیب کے بعد وہی کا ملایم دیکھنے کی کوشش کریں، "وحشی در ہنس" ،  
 دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں، مگر لغوی معنی عدل ہے اور وہاں خود و دشمن اور  
 محرم و کفر سے اور خود کوئی بے معنی نزاکات کے ساتھ جو اس کی بجا کرامت  
 ایسے کے ساتھ ہو یہ تحریر و نقوش و کلام کے ساتھ اور قرآن کریم میں یہ تہذیب نے  
 حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ اسلام کا قصہ بیان فرمایا

فَصَرَحَ عَلَى قُرْبِهِ مِنَ الْبُخْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ

۱۰. سَبِّحُوا ثَمَرَةً وَعَشِيًّا

میں ذکر کیا طریقہ الصلوٰۃ السلام اپنی قوم کے سامنے غراب سے نکلے اور انہیں  
 اشارہ کیا کہ صبح و شام تسبیح پڑھیں۔ اس سے واضح معلوم ہو کہ شرف و تقدیر علیہ  
 کے جس میں ہمت ڈالتا ہے پھر یہ کسی کے دل میں ہمت ڈالتے سے معنی میں مستحق  
 ہونے کا قرآن کریم میں متعدد حیات میں یہی معنی مراد میں سورہ نحل میں رشا وادی  
 بتلے ہے

فَنُوحِيْهِ زَيْكًا اِلَى النَّحْلِ اَنْ اَتَجِدَّيْ مِنْ

(continued)

الحجاء بن قيس

تپ کے پروردگار عالم نے شہد کی کھوپ کے در میں بت دان کہ وہ اپنے گھر پہاڑوں میں بنائیں۔ تو اس بیت میں وحی کا معنی کسی کے در میں بت دان۔

وہی جو عطا فرمائی تھی، کلام اللہ اللہ کے عطا فرمائی تھی۔ ”مذہبِ انبیاء“  
 جلد ۱۸، ص ۱۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا وہ کام جو اس کے کسی نبی پر نازل ہو، علامہ انور شاہ  
 ثمالی فرماتے ہیں: ”وَحَقُّی“ اور ”اِنْجِیْلُ“ یہ دونوں ایک لفظ ہیں ”اِنْجِیْلُ“ کا لفظ  
 ”انجیل“ سے ہے، ”انجیل“ اور ”انجیل“ دونوں کو شامل ہیں کہ کسی غیر نبی کے دل میں یا اس  
 کے منہ میں داخل ہے۔ اور وہی انجیل کے ساتھ حق ہے۔

$$(g \in \mathbb{F}_q^{\times}) \mapsto (g, g^2, \dots, g^{q-1})$$

## وجہ کی تعلیمات

امد تالی سے وہی سے درج ہے۔ جس کو باقر کی تعلیم وہی ہے جن کا تعلق یہ اس حصہ سے ہے اور عقل تک ہے بلکہ وہ باتیں خاص ہیں جنکی نوعیت کی باطنی ہیں اور انکی معادلات سے تعلق بھی انی ہمارا ہی ہے جیسے وہاں علیہ صلوٰۃ وسلام وہی کے درج ہے علم وہاں تکشی بخلاف قرآن کریم میں باری تالی فرماتے ہیں **اَوْضَحِ الْمَثَلُ** بغیر اور بخیرا در حضرت اور علیہ الصلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ نے روئے اسکا حکم دیا ہے کہ اسے بت دینے معلوم ہوتا ہے کہ وہی دینوی معاملات سے تعلق بھی قابل ہوئی ہے۔

وجہ کی اقسام:

حضرت انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: "وَقَدْ نَفَسَ الْبَدَنُ تَحْتِ قَبْرِهَا" ان کا ماحصل یہ ہے

۱۔ وحی قلبی۔ ۲۔ وحی کلامی۔ ۳۔ وحی مکی۔

وہی قلبی کی تعریف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نبی کا اہل مسخر کر کے

کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رو بروکام کرے مگر وہ جو اس میں بات ڈالنے یا پڑے کے چپے سے یا کسی تغیر فرشتے کو بھیج کر اپنی طرف سے دق ناز کرے۔ اس بات کو برہمن ”وحبہ“ سے مراد دتی تھیں ہے نفس وودہ حجاب“ سے دتی گئی مراد ہے ”او ہوسل دسولا“ سے دتی مکی مراد ہے۔

### کیفیت نزول وحی:

بخاری شریف میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عارض بن ہشام نے ”تکبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو تمھیں کی ”وازلئی دیتی ہے اور یہ وحی کی صورت سب سے زیادہ سخت سمجھ پر گزرتی ہے، پھر جب وہ ”دار کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے جو اس آواز نے کہا ہوتا ہے وہ مجھے یاد آچکا ہوتا ہے وحی کی اس قسم کو ”صلحۃ الجوس“ کہتے ہیں، اس حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ سردیوں کے موسم میں بھی اس وحی کے نزول کی سختی طر ہوتی تھی کہ جب سلسلہ وحی ختم ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پیسہ سے شرابور ہو چکی ہوتی تھی۔ مسند احمد کی روایت میں ہے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب یہ وحی نازل ہوتی ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا کہ میری روح کو کھینچ جا رہا ہے (الفتح ارہانی مسند احمد بخاری حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمرو ج ۲ ص ۲۱ کتاب السیرۃ النبویہ ص ۱۷۷) اور کبھی اس وحی کی کل مکی طور نالی دیتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے سامنے شہد کی ٹھیکوں جیسی جھنڈاٹ کی آواز ”تھی“ (الفتح ارہانی ایضاً ج ۲ ص ۲۱۲)۔ وحی کی دوسری قسم بھی فرشتہ رحمت

اس میں کوئی ہت ڈال دی اس میں نہ کسی فرشتہ کے واسطے نہ ”وازل“ کا تعلق ہے نہ خاص اور نہ قوت سلسلہ کا تعلق ہے بلکہ اس میں بات چ گزین ہو جاتی ہے ساتھ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات اللہ کی طرف سے ”تی ہے یہ وحی کی کیفیت اللہ کی طرف سے حالت بیداری حالت خواب میں دونوں طرح سے ہو سکتی ہے جس طرح حضرت برہم علیہ السلام نے خواب میں دیکھ کر نہیں بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا مگر اور اس کو وحی مکی کہتے ہیں۔

۲۔ وحی طاری اس کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو شرف وکرام بخشنے ہیں اس میں کسی فرشتہ کا واسطہ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ سے اس کا رسول برہم و رست کام کرتا ہے اور اس کام کی کیفیت اس کا رسول اس طریقہ سے سمجھتا ہے اور اس میں ”وازلئی دیتی ہے جو مخلوقات سے عجیب و غریب ہوتی ہے جس کا دراک تجارتی سمجھ سے پار ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا یہ وحی کا سب سے افضل اور اعلیٰ طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ”کلّمہ فہموسیٰ تکلیفنا“ اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے خوب باتیں کیں۔

(النساء: ۱۶۴)

۳۔ وحی مکی اس کی تعریف یہ ہے اللہ تعالیٰ فرشتے کے ذریعے سے اپنے نبی پر وحی نازل کرتے ہیں کبھی وہ فرشتہ انسان کی شکل میں آ جاتا ہے اور کبھی وہ فرشتہ اپنی اصلی صورت میں نظر آتا ہے مگر یہ شواہد اور سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وحی کی ان تینوں قسموں کو اس آیت میں ذکر فرمایا ہے

”ما کان بشراً یسئلہ اللہ الا وخباً او من

(شوری ۵۱)

”وہ جھاب او یونس رسولاً



### علم تفسیر کی تعریف

علم تفسیر کی تعریف سے پہلے علم تفسیر کا موضوع و علم و غایت سمجھیں۔

### علم تفسیر کا موضوع:

قرآن کریم کا مطالبہ اور معانی معلوم کرنا یہ علم تفسیر کا موضوع ہے۔

### غرض و غایت:

قوت الہیہ اور عملیہ کی تکمیل اور تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

### علم تفسیر کی تعریف:

علم تفسیر قرآن سے اخذ سے جس کا عقلی معنی سے کھجور اور اصطلاحی تعریف قرآن مجید کے معنی میں بیان کئے جائے اور اس کے احکام اور جملوں کو کھول کر واضح کیا جائے (جہاں) قرآن کریم میں اشارہ ہوئی تعالیٰ سے

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ إِذْ تَخْلُو لَدُنْكَ فَتُلُوهُ

النَّبِيَّ ۚ (النحل ۴۳)

ترجمہ: مہرسل اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے "تھیں لسان" کہ ہم نے قرآن کریم کو آپ پر اس نے اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وضاحت سے بیان فرمائیں جو ان کے عرف و ادراک کی سطح سے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ

رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۚ (آل عمران ۱۱۳)

اہل تحقیق پر: احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر جب کہ ان کے درمیان

مہرسل اللہ علیہ وسلم سے پاس ساری شکل اختیار کر کے آتا تھا اللہ تعالیٰ کا پیغام دینے کے لئے نکلوا پیشتر رحمت مہرسل اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جھل میں دینی سے کرتا۔ حدیث بدر مدین بھی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں فرشتہ اس لئے آتا تھا کیونکہ وہ اپنے وقت کے حسین ترین انسانوں میں تھے اور علم اپنے چہرے کو احباب پر چھتے تھے (محدثہ القاری ج ۱ ص ۷۷)۔ دینی اس لئے دلائل فرشتہ تحقیقی قول کے مطابق حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

### کشف اور الہام میں فرق:

دینی انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔ کشف اور الہام عام ہے، کشف حیات میں سے ہے جس کی کوئی دفعہ کسی چیز کو سٹھوں سے نیچے سے اور الہام اچھا بات میں سے ہے، یعنی کسی بات کو دل میں ڈال دے الہام کشف سے زیادہ صحیح ہے۔

(فیض الہامی ج ۱ ص ۱۹)

### دینی متلو، غیر متلو میں فرق

دینی متلو وہ جس کے معنی اور لفظ دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں جیسے قرآن کریم ہے اور ان کو تلاوت یا پڑھنا سے دینی غیر متلو وہ جس نے انشاء رحمتہ دو مہرسل اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوں اور معانی و مطالبہ اللہ کی طرف سے ہوں اور یہی قرآن کریم کا برہنہ نہیں ہوتی اس کی تلاوت میں کی جاتی ہے مگر دینی متلو یعنی قرآن کریم میں صون مقام اور بنیاد و قیادت کی تشبیہ پر انکس یا کیا ہے اور حدیث پاک میں زیادہ قرآن کی جزئیات کی تفصیل ہے۔

سب سے پہلی قسم کی تفسیر قرآن کی قرآن سے کی جائے گی، کیونکہ اس سے جامع معنی کوئی تفسیر جس سے قرآن کی جملہ آیت کی تفسیر دوسری آیت سے معلوم کی جائے گی جس میں سورۃ فاتحہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "صراط اللہین نعمت علیہم" ان لوگوں کا راستہ جس پر آپ سے انجام فرماوے۔ یہ آیت مجمل ہے اس کی تفسیر دوسری آیت میں موجود ہے:

"فَإِنَّ لَكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ عَهْدَ عَلَيْهِمْ صَلَاتُكَ

وَالْقُرْآنِ وَالشَّهَادَةِ وَالْفَتْحِ" (سورۃ فتح، ۲۶)

جس پر اللہ کا عہد ہے وہ چار فطرت ہیں۔ انبیاء۔ ۲ صدیقین۔ ۳ شہداء۔ ۴ صالحین۔

دوسرا نمونہ صحیح حدیث سے چونکہ قرآن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے چنانچہ آپ صحت سے انا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

تیسرا نمونہ صحابہ کی حیات طیبہ ہے اور ان کے اقوال سے اور فعل سے تفسیر کی جائے گی کیونکہ انہوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی تفسیر سیکھی ہے چنانچہ انہوں نے سمجھا ہے کوئی اور انا نہیں سمجھ سکتا۔

چوتھا نمونہ تابعین کی تفسیر سے کیونکہ انہوں نے صحابہ سے تفسیر سیکھی ہے ان جیسے کوئی اور نہیں سمجھ سکتا۔

پانچواں نمونہ تابعین کی تفسیر سے کیونکہ قرآن کی تفسیر میں حضرت امام حسن بصری، سعید بن جبیر، سعید بن المسیب، انیس و مشہور ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن کریم صحابہ کرام کے تربیت یافتہ حضرات سے سیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وَحِصْرُ الْقُرْآنِ قُرْآنُ الْمَدِينِ بِالْمَدِينِ ثُمَّ الْمَدِينُ بِالْمَدِينِ" قرآن

انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اس کی آیات تلاوت کرے اور اس کو پاک صاف کرے اور انہیں کتاب اور دہائی کی تعلیم دے۔ سب سے پہلے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن کریم کے الفاظ کی تعلیم نہیں دی بلکہ الفاظ کے ساتھ ساتھ معنی اور تفسیر کی بھی تعلیم دی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی ایک سورت سیکھنے کے لئے کئی سال کا اپنے جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہ وسلم سے تفسیر بھی سیکھتے تھے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوزوگی میں صحابہ کرام و جب کسی آیت یا سورۃ کے متعلق مشکل درپیش آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرماتے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی بخش جواب دیں تا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن کی تفسیر محفوظ کر کے کی صورت اپنی تو صحابہ کرام نے جس میں قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کی تھی، میں ہی مراعہ قرآن کی تفسیر کے سے بھی محنت فرمائی تاکہ کوئی غلطی نہ ہو، انہی میں سے کوئی تفسیر نہ کرے تب تک حقیقت سے کہہ سکتے ہیں کہ جو تفسیر آپ اور آپ کے سچے پیاروں نے فرمائی تھی وہ ممکن و امن محفوظ ہے۔

قرآن کی تفسیر کے ماخذ:

۱ قرآن۔

۲ حدیث۔

۳ صحابہ کی حیات طیبہ ان کے قول اور افعال۔

۴ تابعین کی تفسیر۔

۵ تابعین کی تفسیر۔

کے معنی ملازمین اس نام میں درج تھے، ان کو اس میں اُپر سے دُک جی اس رہاں میں تھے مگر کچھ دُک و ثابت تھی۔ اے لوگوں میں مردان اور بچوں کا جملہ لوگوں نے آیت کی روایت سے اس کی ایک تفسیر کی ہے کہ اس کو شہید کر دیا تھا۔

صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس قرآن کریم کے عظیم مفسر تھے اور ان دو حضرات میں سے حضرت عبداللہ بن عباس نے اس پر ضابطہ لے کر لکھا۔ اسی پر حضرت قتیبہ نے جوہر میں ۸۶ سو قوں و تفسیر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لے کر تفسیر میں لے کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "استفسرو القرآن من اربعة من عبد اللہ بن مسعود"۔ اسی سے اس (۵۳) آیت کے قائل مجاہد بن جابر ہیں وہ چار صحابہ سے ہیں ان میں سے ایک حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے خود ارشاد فرمایا۔

اگر دنیا میں مجھ سے زیادہ کوئی قرآن کا ماہر موجود ہو اور مجھے سواری میسر ہو جائے تو میں اس کو بیچ کر قرآن کریم کی تفسیر کا مال حاصل کروں گا۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس میں جنہیں قریشین انھوں نے یاد کیا تھا سے ایک مرد ہوا اللہ سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر لے کر حضرت عبداللہ بن عباس سے پہنچے۔ اسی سے آیت لکھی گئی۔ رحمت عالم نے چھپ چھپ کر کہا میں تو حضرت عبداللہ بن عباس سے اپنے آپ کو یاد فرمایا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عباس سے لے کر میں یہ دعا فرمائی "سئلہم علمہ الكتاب" ان میں سے

میں (۵۳) آپ کی دعا یہ تھی کہ "میرے حضرت عبداللہ بن عباس میں کم سن تھے اللہ سے حضرت عبداللہ بن عباس کو قرآن کا حکم مسما ہوا۔ بکداری میں روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس نے جب شہر کا انتساب فرمایا تو شہر میں حضرت عبداللہ بن عباس کا نام رکھا گیا تھا حضرت عبداللہ بن عباس نے اس پر اعتراض کیا کہ مجھے کدور ہے۔ اللہ بن عباس جب شہر میں شامل ہو گئے تو انھوں نے شہر کا لقب لگا دیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا چھپ چھپ کا کہ حضرت تشریف لے گئے ہیں مجھے تاہم یہ سوچ کر میں کہ اس کی روایت ہے سب اکابر حضرات نہ مائل رہے جب حضرت عبداللہ بن عباس سے چھپ چھپ تو انھوں نے فرمایا "اللہم حل وصوں اللہ" کہ انہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی وجہ سے حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام قرآن کریم کے عرض و حق اور عقل کو پیچھتے تھے ہم کو صرف طوں اور عرض کو جانتے ہیں۔

تفسیر بالرائے:

اس کی کوئی صورت نہیں جو شریعت اسلام میں ناجائز اور حرام ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر کرے وہ ایسا شخص ہو جو نبوت نہ رکھتا محل اپنی رائے اور سمجھائی سے تفسیر کرنا شروع کر دے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی آیت کی تفسیر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین کے اقبال و انھما سے سرحد ثابت ہے۔ مگر وہ شخص ان کو نظر انداز کر کے محل اپنی عقل سے معنی بیان کرنا شروع کر دے۔

تیسری صورت کسی آیت کی تفسیر صحابہ اور تابعین سے کوئی مرتبہ تفسیر منقول

انہی کے ساتھ ہیں۔ جو حاصل نہ کریں اسی طرح اگر کوئی شخص ان چیزوں تک  
نہیں پہنچتا تو وہ ہمارے لیے جیسے ہیں جس کے لیے جب تک کہ کسی دوسرے  
کو حاصل نہ ہو تو اس شخص کو ہی رہا ہے۔ کوئی قرآن کا مفہوم نہیں  
سکھاتا تو وہ ہماری وہ کتاب علم ہے ایسے علوم حاصل نہ کرے جو قرآن کی تفسیر  
نہیں ہیں ان میں ان کی قرآن سے سبب بھی ہیں جس جو موم تفسیر کے لئے  
نہیں ہیں۔ جو حاصل کے بعد ہر شخص قرآن کی تفسیر کرنے کا حق دار ہے۔

### قرآن کریم کے آداب:

۱۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَعْرِیْرِ وَبِكَ  
تک آدمی پاب نہ ہو قرآن کریم کو ہاتھ نہ لگائے خواہ وہ آدمی بے وضو ہو یا صحت  
صحت میں ہو یا عورت صحت میں ہو یا عورت عورت کے صحت میں  
نہیں میں پڑھے تو جائز ہے اور مرد بے وضو ہونے کی صورت میں رہتی تلاوت  
نہیں ہے۔

ادب ۲: جب آدمی قرآن کی تلاوت شروع کرے تو اس کے لئے رحم  
یہ ہے کہ پہلے خود پڑھے صبر کرے قطع ہے "اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَعْرِیْرِ وَبِكَ  
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" شایف بیدی وغیرہ میں ہے "رات اترائے جب بھی  
آپ قرآن کی تلاوت کا ارادہ کریں تو پہلے خود پڑھ لیں اور یہ حکم اس کے لئے ہے کہ  
جب آدمی تنگی کا کام کرتا ہے تو شیطان قسم قسم کے وساوس میں آتا ہے کیونکہ  
شیطان انسان کا دشمن ہے اور دشمن کو دھوکا دینا ہے ایک دھوکا دشمن جس سے  
مقابلہ نہ ہو سکتا ہے۔ اور باطنی دشمن جو تم کو ان کے سامنے نظر نہیں آتا یہ سب سے

نہیں ان میں صحت اور زبان و ادب کے اصول کو پالنا۔ تشریح بیان کرنا شروع  
کر دے۔

چوتھی صورت جو شخص قرآن و سنت سے احکام مستحب کرنے کے لیے اجتہاد  
کی اہلیت نہ رکھتا ہو اور وہ اجتہاد کرنے لگ جائے۔

پانچویں صورت قرآن سے منکر بات جس کی تشریح اور توضیح کا علم ہو فیصد  
اللہ کو ہے ان کی تشریح اور توضیح حرم و روضہ سے شروع کر دے اور ان پر مصر و۔

چھٹی صورت جس پر حد سے تفسیر کرنے میں عقل اور فکر تو اجازت دی  
ہے وہاں عقلی دلائل کو نظر انداز کر کے محض اپنے عقل سے تفسیر کرنا شروع کرے اور  
دوسرے مجتہدین کی رائے کو چھٹی طور سے باطل قرار دے اور اپنی ذاتی رائے کو حقیقی طور  
سے درست کہے۔

ساتویں صورت قرآن کی ایسی تفسیر کرے جس سے مومن کے حادی مسنم  
مے شدہ احکام بخروج ہوئے لگیں یہ سب صورتیں تفسیر ہارے ہی ہیں حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان سب قسموں کو اس حدیث پر ہارے میں منع فرمایا ہے "مَنْ قَالِیْ  
الْقُرْآنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَسْرًا مُّقَدِّمًا مِنَ الدَّارِ" جو شخص قرآن کریم کی تفسیر میں غیر علم  
کے کوئی بات کہے نہیں چاہئے کہ وہ اپنا لفظ نہ دلائل میں مانے۔

### تفسیر میں گمراہی کے اسباب:

کوئی شخص صرف عربی زبان جانتے ہے قرآن کی تفسیر نہیں کر سکتا جب تک  
کہ وہ قرآن سے قرآن کی تفسیر کا علم حاصل نہ کرے جس طرح ایک شخص اگر عربی سے  
جانتے سے میڈیکل کے کتب کا مطالعہ کرنے سے اکثر نہیں بن سکتا نہ اس کو دینا و اکثر

”رابط بين السورة والآيات“

رہا کا معنی ہندو دیوتا جو دنیا مطلب یہ ہے کہ سورۃ اور آیت کا آپس میں  
اسے یا نہیں، وہ اس میں خدشہ ہے حلف کے نزدیک سورۃ اور آیات کا آپس میں  
وئی۔ جب ہمیں یزید کی شہادت کا نام ہے اور بادشاہ کے حکام میں ضروری نہیں ہے  
بادشاہ کا نام سے حکم دینا، جنھوں کا کام ہے کہ حکم بجالانے والے حضرت فرماتے ہیں  
کا نام نہ پڑتا ہے لیکن اس میں ضرور ہے حضرت حق تعالیٰ میں سے علامہ عقیلی  
صاحب روح المعانی نے فرمایا راجی و غیرہ سے رہا کا جہم فرماؤ، حضرت  
متن خزائن میں سورۃ عبد الحق حق تعالیٰ، سورۃ شرف علی قدوسی، سورۃ تاحسین علی اور  
سورۃ استغاثہ مبراہ اعلیٰ ملت شیخ الحدیث مولانا محمد عمر فرخان صاحب مدظلہ رہا کا  
خصوصیت سے اہتمام فرماتے ہیں۔

اصطلاحات یا مضامین قرآن کریم:

قرن کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے چند اصطلاحات کا بے غرضوری سے جن سے پانے کے بعد قرنِ ثانیہ کے بجگے میں اٹھ، نڈ ساری اور مکمل ہیئت حاصل ہوگی۔ ان اصطلاحات کو علماء کرام نے سات سلاسل پر تقسیم کیا ہے۔

سلاسل سبعہ کی تقسیم:

(۱) پسند سیدہ دعویٰ (۲) دوسرا دائل (۳) شکایات منکرین (۴) تعلیقات  
(۵) حقیقتات (۶) تعلیقات (۷) ازالہ شبہات۔

۱: پہلا سلسلہ دھواں: دھواں یا موصوع یہ دونوں ایک چیز ہیں البتہ سے مراد

ہو خطرناک دشمن ہے پتہ نہیں یہ کسی وقت معاہدہ ہو جائے گا تو شیطان باطنی دشمن ہے مستدرک کی رویت میں تاتا ہے ایسے پانی پر سنا کہ ہے چھوٹے شیعیان کو ادھر ادھر بھیجتا ہے تو شیعیان کمر بپ اپنی کارگزاریوں سامنے میں تو دنی شیطان کہتا ہے کہ میں نے جھگڑا کر دیا کوئی کچھ کہہ کوئی کچھ کہتا ہے عرض ایسے کہتے ہیں کہ میں سب سے ناخوش ہوں ایک چھوٹا شیطان تاتا ہے کہ وہ سنا ہے میں نے خدا کوئی کوشش نہ کرنا اس پر ایسے بہت خوش ہوتا ہے۔

ادیب ۳۰ - حدیث پاک میں آتا ہے: "اَکَلِ اَمْوَالِیْهِمَا لَمْ یُذَلَّ" (جو شخص ان دونوں کے مال کھائے وہ گناہگار نہیں بنے گا)۔

### رکوع کا مطلب:

روح کا معنی 'حصہ' قرآن میں روح کا مخفف 'نفس' کا ہے۔ یہ نفس ہوا ہوتا ہے کہ 'نفس' کے اوپر ایک بندہ اور ایک ہیئت میں اور ایک ہیئت ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کے بندے سے ہم ۱۰۰ روٹ لے کر دیتے ہیں تو جو ہیئت میں ہوتا ہے اس سے ہم ۱۰۰ روٹ لے کر دیتے ہیں اور جو بچے ہوتا ہے اس سے ہم ۱۰۰ روٹ لے کر دیتے ہیں۔

میں نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں کو جہنم سے پہلے گھر دیے ہیں  
تا کہ تم حج جاؤ وہی رب ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش  
آسمان کو چھت بنایا اور آسمان کی طرف سے پانی برسایا ہے پھر  
اس کے ذریعے چھلوں سے تمہارے لئے روزی نکالی ہے یہی نہ  
تھمراؤ اللہ کے لئے شریک جس تم جانتے ہو۔

”عبودا“ میں دعویٰ توحید ہے ”الذی خلقکم“ سے توحید پر دلیل میں  
کہ جس سے تم کو تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہی نے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت  
بنایا اور آسمان سے پانی اتار دیا پھر اس کے ذریعے سے چھلوں سے تمہارے لئے روزی  
نکالی تو جس نے یہ سب کچھ کیا، تو جس کے قبضہ قدرت میں یہ سب کچھ ہے تو دعویٰ  
توحید سے ثابت ہو کہ عبادت بھی اسی کی کرنی چاہئے۔ پھر دلیل عقلی دو قسم پر ہے (۱)  
دلیل انفسی وہ دلیل ہے جس میں انسان کی ذات کا ذکر ہو جیسے ”الذی خلقکم“  
(۲) دلیل اقلی وہ دلیل ہے جس میں اطراف کا ذکر ہو جیسے ”أَلَيْسَ جَعَلَ لَكُمُ  
الْأَرْضَ فِرَاقًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً“ ان دونوں کی تائید میں فرمایا ”سُبْحٰنَہٗمَ اِنَّمَا یُحِی  
وَالْمَوْتَ وَفِیْہِیْ اَنفُسُہُمْ“ ”سورۃ حم مجیدہ ۵۳۔“ عقرب ہم دکھائیں گے ان کو اپنی  
لٹائیاں اطراف میں اور ان کی چٹانوں میں۔

(۲) دلیل عقلی مع اعتراف انہم یہ دلیل ہے جس میں مدعی عقل  
سے بغیر استنباط سے سوال کیا جائے، اس کے ضمنی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے نہ  
حقانی نے سورۃ یونس میں ارشاد فرمایا:

”قُلْ مَنْ یُّؤْذِکُمْ مِنْ لَّدُنْہِمْ اَوْ لَیْسَ مِنْ لَّدُنْہِمْ اِنَّہُمْ  
یُفْلِتُکَ الشَّعْیَ وَالْاَنصَارُ وَمَنْ یُخْرِجُ لَعْنِیْ مِنْ لَمِیْتٍ

سورۃ کا مرکزی مضمون ہوتا ہے جو ساری سورۃ کے لئے خلاصہ مکتبہ اور مجموعہ کے جاتا ہے  
ساری سورۃ کا مضمون اس دعویٰ اور موضوع کے راہگاہ گوشت ہے جس کی وجہ سے وہ  
سورۃ دوسری سورتوں سے ممتاز نظر آتی ہے۔ دعویٰ میں چار سو سو کا ذکر ہوتا  
ہے۔ (۱) توحید (۲) رسالت (۳) صداقت قرآن (۴) قیامت۔ جن و بطور دعویٰ  
اور موضوع کے پیش کیا جاتا ہے جیسے الحمد للہ میں دعویٰ توحید ہے ”الک الکتاب  
لَا یَلِیْہٖ“ میں صداقت قرآن ہے پس و لغفران النحیکہ انک لم  
الغفر لک“ میں اثبات رسالت ہے کمالک بھی اللہ دعویٰ میں قیامت و  
بطور دعویٰ کے پیش کیا گیا ہے۔

۲ دوسرا استدلال یہ چار قسم پر ہے (۱) دلیل عقلی محض (۲) دلیل عقلی  
مع اعتراف انہم (۳) دلیل عقلی (۴) دلیل عقلی۔ اس کا تعلق  
عقل سے ہے کہ انسان دعویٰ کو عقل سے سمجھ سکے ”چچہ خطاب کافر اور مشرک ہی  
کیوں نہ ہو وہ عقل سیم کے ذریعے سے دلیل کو سامنے رکھ کر بات کو ماننے پر مجبور  
ہو جائے جو ان دلائل میں مذکور ہو وہ سب مدعی کے اختیار میں ہے جیسے سورۃ بقرہ میں  
ہے

”یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَرٰیْکُمُ الَّذِیْ حَقَّقَکُمْ  
وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ فَتَقٰتُفُوْنَ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ  
فِرَاقًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاَخْرَجَ مِنْہِمْ  
الْغُلْمَہٗ رِزْقًا لَّکُمْ فَسَلٰتَجْعَلُوْا اللّٰہَ تَدٰہِ ذَا وَاَنْتُمْ  
تَقْفُوْنَ“ (البقرہ: ۲۱۳)

ترجمہ: ”اے لوگو! عبادت کرو اپنے پروردگار کی

(۳) میں جی اور انبیاء سابقین تمہید جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم میں

۵۷۔ اے ہم تمہیں تکرار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

”وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ ضَلِيلًا

نَسْتُ أَذْكُرُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُغْفِرُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يَبْصُرُ وَلَا

يَعْلَمُ عَنكَ شَيْئًا“ (مریم: ۴۱)

ترجمہ: ”اور آپ تذکرہ کریں کتاب یعنی قرآن

میں حضرت ابراہیم کا وہ تھے بہت بڑے سچے اور اللہ کے نبی

جب کہا انہوں نے اپنے باپ سے اے میرے باپ! تو کیوں

عبادت کرتا ہے اس کی جو نہیں سنا ہے اور نہ دیکھتا اور نہ کام

”سنا ہے تجھ سے کسی بات میں۔“

(۴) دلیل نقلی زعماء سابقین جو حضور کے دور میں موجود تھے اللہ نے سورۃ

بقرہ میں ارشاد فرمایا

”الَّذِينَ اتَّبَعَتْهُمْ إِبْرَاهِيمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلْكَ

أُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ هُمْ“ (البقرہ: ۴)

ترجمہ: ”جن کو ہم نے کتاب دیا ہے وہ اس کی

حالات کرتے ہیں جیسا کہ اس کی حدوت کا حق ہے یہی لوگ

اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“

(۵) دلیل نقلی رحمت سورہ جس میں ہے کہ

”قُلْ أَتُوحِشُ إِلَىٰ أَنْ لَا تَسْمَعَ نَافِثُ الْحَيِّ فَقُلْ لَوْ

أَنْ سَمِعُوا قُرْآنًا عَجَبًا“ (الحی: ۱)

وَيُخْرِجُ الْغَيْثَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدْعِ الْأَمْرُ“ (الحی: ۲۱)

ترجمہ: ”اے تجھ پر آپ کہہ دیجئے کون ہے وہ جو

رازق دیتا ہے ہمیں آسمان سے اور زمین سے یا کون ہے وہ جو

ہلکے سے کانوں کا اور سنگھوں کا روک رکھتا ہے وہ جو کان بے رندہ

سے مردہ اور نکال دیتا ہے مردہ سے زندہ اور کون ہے وہ جو دھیر کرتا

ہے تمام معاملے کی یقیناً کہیں گے یہ (شرک) لوگ کہ اللہ ہی

ہے۔“

(۳) دلیل نقلی یہ بات قسم پر ہے، (۱) دلیل نقلی زکریا سبقت جیسے سورۃ یحییٰ

سریئل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

”وَأَنْتَبِذْ مُوسَىٰ لِكِتَابٍ وَحَفْلَةٍ هَذِي لَيْسَىٰ

أَسْرَائِيلَ أَتَأْتُهُمْ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ وَكَيْفَ لَا“ (یونس: ۲)

ترجمہ: ”اور اے موسیٰ یہ کتاب ہے اور حلقہ ہے اے اسرائیل

اور بتایا ہم نے اس کو نبی اسرائیل کے لئے جاہلیت کا ذریعہ اور

ان کو حکم دیا کہ تباہ میرے لئے کسی کو کارساز۔“

(۲) دلیل نقلی راہبہ سابقین اور

”وَمِنْ أَسْلَفَ مِنْ قَبْلِكَ مَنْ وُضِعَ آلِهَتُهُمْ عَلَىٰ مَوْجِنِ

الْأَلْهِ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا مَا فَغْشَدُوا“ (الہی: ۲۵)

ترجمہ: ”اور نہیں بھیجا ہم نے اس سے پہلے کوئی

رسول مگر یہ کہ ہم وہی کرتے تھے اس کی طرف کہ کوئی نہیں مجبور

مگر میں، یہی میرے ہی حدوت کرو۔“

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن سنا تو کہنے لگے ہم نے تو پہلے عجیب قرآن سنا ہے۔"

(۶) دلیل نقل از حاکم: سورۃ آل عمران میں ہے:

”فَهِدِ اللَّهُ أَتَمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْفَلَاحُ وَأَوَّلُوا  
لَعْنَمُ لَا تَمَّا بِاللَّسَدِ“

ترجمہ: "یہ اللہ نے گواہی دی ہے اس کے سوا کوئی  
عبادت کے لائق نہیں ہے اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے  
بھی کہ وہ قائم ہے انصاف کے ساتھ۔"

(۷) دلیل نقلی و بیور حدیثی نے قرآن کریم میں رشد و فربہ سورۃ فصل

”أَلَا يَسْخَرُونَكَ إِذْ يُدْعَىٰ بِسْمِ اللَّهِ الْغَنِيِّ  
لِلْمَوْتِ وَالْأَرْضِ وَيَقُولُونَ مِمَّنْ هُمْ أَتَىٰ  
لَهُمُ الْوَعْدُ الْعَظِيمُ“ (آل ٢٥، ٢٦)

ترجمہ: ”کیوں نہیں مسجد کرتے اللہ کے سامنے جو کافرانہ ہے پوشیدہ چیز کو آسمان اور زمین میں اور جانتا ہے جس کو تم چھپاتے ہو اور جس کو تم ظاہر کرتے ہو وہ اللہ ہے تمہارا کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔“

۴) دلیل دہی اس کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ رحمت عام صلی اللہ علیہ وسلم کو  
نے کا حکم دیتے ہے جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ کی طرف سے ہے میں تو

وہ لوگ سے کہہ بھی نہیں سکتا بلکہ جو مجھے بذریعہ وحی جو حکم دیا گیا ہے میں آپ لوگوں کو صرف اپنی جانوں کی خاطر نبیوں کے ارشاد پر ہی تعمیل سے

قل ہی بہت ۛ بعد اُنہیں مدعوں میں ڈون  
 اللہ تعالیٰ ہی سبب میں رہی و عرب ۛ اُسے قُرب  
 (المومن ۛۛ)

ترجمہ: ”آپ فرما دیجئے مجھے ان کی عبادت سے روکا گیا ہے جن کو آپ اللہ کے سوا پکارتے ہو جب کہ میرے پاس رب کی واضح نشانیاں آجکی ہیں بلکہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دوں گا۔“

تیسرے سلسلہ شکایات مندرجہ ذیل:

ان کا مطلب یہ ہے دعوتی چیلن کرنے والے کو منکرین و ذلیل و عاجز کریں  
تاکہ لوگ نہ ہی آزمودنی و نہی کہ چھوڑ جائیں تو ان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے  
شکایت نہ پڑ سکتی ہے۔ شمس کے ساتھ قال یا قہر ہے ہوگا سزا و بیشتر اور بھی شکوہ  
کے ساتھ جواب گنہگار بھی ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ ملک میں ارشاد فرمایا

”وَقُولُوا مَنى هَذَا الْوَعْدِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ  
لَئِنْ أُنْمِئَ الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ“ (البقرة: ٢٤٥)

قریباً "اور وہ کہتے ہیں کہ قیمت والی دھندہ کب  
 پھرا ہوگا اگر تم اپنے دھندے میں سچے ہو اے پھر آپ  
 فرمائیے چٹک یہ علم اللہ کے پاس ہے۔"





وَابْسَبَّ: وہ حکم شرعی جس کا کرنا مطلوب اور چھوڑنا ممنوع ہو۔

كَقَوْلِهِ تَعَالَى فِي الْعِبَادَاتِ: "وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَاتُوا الزَّكَاةَ" (نورۃ ۴۳)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔"

قَوْلُهُ تَعَالَى: "كَيْبَ غَلَبَكُمْ الضِّيَامُ"

(نورۃ ۸۳)

ترجمہ: "تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔"

وَفِي الْمَعَامَلَاتِ: "وَأَتُوا الْيَمِينِ أَمْوَالَهُمْ"

(نورۃ ۲۰)

ترجمہ: "اور قیموں کو ان کے مال دے دو۔"

وَقَالَ تَعَالَى: "وَأَتُوا الْيَسَاءَ صَلَافِيَهُنَّ يَخْلَعُ"

(انعام ۳۱)

ترجمہ: "اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے

دو۔"

وَفِي تَدْبِيرِ الْمُعْتَزِل "لَوْ أَنَّ تَفْسَكُمُ وَأَغْلَبَكُمْ

(انعام ۶)

ترجمہ: "اچھے آپ کو اور اپنے مہر والوں کو دوزخ

سے پہنچا۔"

وَفِي السِّيَاسَةِ الْمُعَدْنِيَةِ "وَالشَّارِقِي وَالشَّارِقَةُ

(النساء ۳۸)

فَالْفُتُوَا اَيُّهُنَّ"

۵: تذکرہ کیا بھلا موت یعنی موت کے بعد آنے والے حالات کا

بیان۔ اس کو "تخلیفِ اخروی" بھی کہتے ہیں۔

## قرآن مجید کے مضامین سے کا بیان

شیخ احمد رضا صاحب رحمہ اللہ نے قرآن مجید میں ۱۰۰ مضامین

بیان کئے گئے ہیں

۱۔ توحید۔

۲۔ رسالت۔

۳۔ حکم۔

۴۔ قیامت۔

۵۔ مانے والوں کے احوال۔

۶۔ نہ ماننے والوں کے احوال۔

## علم الاحکام

مختصر تفسیر "علم حکم کی حقیت ہے جس سے معشرتی مصلحتیں سامنے آتی ہیں۔"

عبارۃً عن حکمہ اللہ تعالیٰ المتعین لافعل المتکلف (تائید آیات)

یعنی پوری حقیت سے وہ امور اور اصولی باتوں کو چاہے یا نہ چاہے۔

احکام سے مراد "علم عمیقہ فریضہ" ہیں اور ان کی تعلیمات فقہانہ۔

ہیں۔ حضرت شامی صاحب کا خیال ہے کہ "علم عمیقہ" (عمق) امر اخیری کے ذیل

میں داخل ہیں۔ اور علم اخیری کے تفصیلات کی ذمہ داری محکمین پر ہے۔

(البقرہ ۲۴۳)

فَرَحْنِ مُنْعَوِصَةٍ

ترجمہ: "اور اگر تم سڑیں ہو اور کوئی لکھے والا نہ پاؤ تو گروہی پر قہر کیا جائے۔"

وَكَلِمَاتٍ: "فَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ فَلَا يَلْبِسْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ عَلَيْهِ"

ترجمہ: "پھر جس نے دو دان کے اندر کوئی کرنے میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو تاجر کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔"

مکروہ وہ حکم ہے جس کا ترک ہی محمود ہو، اگرچہ جاب فضل کی بھی اجازت ہو۔ تیج شیخ وحاش بیمار کے باوجود حکم مکروہ کی مثال تک ذہن کی رسائی نہ ہو سکی، وہ نہ اہم!

حرام جس کا کرنا منوع اور چھوڑنا ثرودہ مطلوب ہو، جیسے

"قُلْ تَعَالَوْا أَنِزِلْ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ"

ترجمہ: "کہہ دو آؤ میں تمہیں سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنادے۔"

وَكَلِمَاتٍ: "فَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ فَلَا يَلْبِسْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ عَلَيْهِ"

(البقرہ ۲۴۳)

ترجمہ: "اور پھر جو آدمی ہو یا عورت دونوں کے

ہاتھ کاٹ دے۔"

مذہب وہ حکم شرعی ہے جس کی تعمیل مضروب و محمود ہو، لیکن ترک کی بھی اجازت ہو۔

فَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ فَلَا يَلْبِسْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ عَلَيْهِ

ترجمہ: "تو نہیں لکھو وہ شریک ان میں بہتری کے آثار پاؤ اور نہیں اللہ کے مال میں سے وہ جو اس سے تمہیں دیا ہے۔"

وَكَلِمَاتٍ: "فَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ فَلَا يَلْبِسْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ عَلَيْهِ"

ترجمہ: "کہہ دو جو حرام ہے، اور آپ سے چاہتے ہیں کہ یہ قرنی

مباح وہ حکم جس کا نہ فعل مطلوب ہو نہ ترک، بلکہ دونوں جہات اختیار کی ہوں، جیسے

"وَأَنزِلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ"

ترجمہ: "اور جب تم اس میں دو چیزیں لکھا رہے۔"

وَكَلِمَاتٍ: "فَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ فَلَا يَلْبِسْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَقِيَ نَفْسًا لَيْسَ عَلَيْهِ"

۳: "لَا تَقُلْ لِهَذَا أَمْرٌ" (یٰٰی سر تکل ۳۳)

ترجمہ: "اچھی بات بھی نہ کہو۔"

سیاست مدنیہ

معاشرہ، سرکاری اور ساج سے قتل رکھے والے مور کا حکم 'سیاست مدنیہ' دیتا ہے۔ جس میں حدود خانہ سے لے کر حدود جنگی تک سارے انسانوں کے لئے مذہبی گواہی و اصول کا سوچنا سمجھنا داخل ہے۔ مثال

۱: "وَالشَّارِقِ وَالشَّارِقَةِ" ص ۳

(۳۸: ص ۳۸)

۲: "أَمَّا حَرَمَةُ الْمَدِينِ يُحْدِثُونَ لَهُ وَرَسُولُهُ

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا، أَوْ يُصَلَّبُوا، أَوْ تُقَطَّعَ

أَنفُسُهُمْ، وَأَن تَزُولَ جَنَاحُ الْوَيْلِ... الخ." (۳۳: ص ۳۳)

ترجمہ: "ان کی بھی جگہ سزا ہے جو اللہ اور اس کے

رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو ڈرتے ہیں یہ

کہ نہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھے یا کھنڈیاں کے

باتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں۔"

۳: "كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ" الخ

(البقرہ ۱۷۸)

ترجمہ: "تم پر فرض کیا گیا ہے جتنوں میں برابری کرنا۔"

ترجمہ: "تم پر مرد و درہو تمام کیا گیا ہے۔"

وَكُلُوا: "وَلْيَقْسِي رَبُّكَ الْأَعْيُنَ لِقَاءَ

وَالْمَالِ يُدْرِي الْإِنْسَانُ

ترجمہ: "اور تمہارا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے

سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ہاں باپ کے ساتھ نکل کر دے۔"

تدبیر منزل: جنگی میدان سے تعلق رکھنے والے تمام امور کا علم،

"تدبیر منزل" کہلاتا ہے۔ اس طرح وہیں سین کے مطابق اس کے ارکان و اندیس،

زوجین، اولاد اور خدام والے ہیں۔

تدبیر منزل کی مثالیں

۱: "أَسْكُوهُمْ مِنْ حَنْثِ سَكْنَتِهِ"

(طہ ۶)

ترجمہ: "طلاق دی ہوئی عورتوں کو وہیں رکھو جہاں

تم رہتے ہو۔"

۲: عَاشِرُ وَهْنٍ بِالْمَعْرُوفِ (۱۹: ص ۱۹)

ترجمہ: "اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے

زندگی بسر کرو۔"

۳: "وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا"

(قرآن ۱۵)

ترجمہ: "اور دنیا میں ان کے ساتھ نکلنے سے پیش

## مسئلہ ”اللہ“

### قرآن و سنت اور فقہائے احناف کی روشنی میں

قرآن کریم نے جتنا زور شرک کی تردید اور توحید کے اثبات پر دیا ہے، اتنا رو کسی دوسرے مسئلہ پر نہیں دیا۔ اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر جناب سید المرسلین و خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی خدا کے نبی اور رسول تشریف لائے ان کی پہلی دعوت ہی یہی رہی ہے کہ ”فَلَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ خَيْرًا“ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی بھی ار نہیں، لہذا اسی ہی کی عبادت کرو۔

”مشرکوں کو“ رب عبادت اور ”اللہ“ ہی کے معنی میں عقائد نبوی ہوئی اور اسی عقیدہ نبوی کا شکار ہو کر وہ دودھ تو حید سے بھلک کر شرک کے حقیق گڑھے میں جا گرے۔

### ”اللہ“ کا معنی:

”اللہ“ کا معنی جس میں مشرکین کو بڑا اختلاف تھا، قرآن کریم اور حدیث شریف کی روش سے بیان کیا جاتا ہے، جس میں زمانہ سابق دعائے شرک اور زمانہ قدیم حدیث کے جاہل جلتا تھے اور ہیں۔ اور تکالیف کے وقت غیر اللہ کو ”ان“ یعنی مسموہ سمجھتے تھے، اور اب بھی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ معنی قبول کرتے ہیں کیا تو نہ تو عبادت خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص ہو سکے گی، اور نہ ہی توحید و شرک کا مفہوم سمجھ آ سکے گا، اور قرآن کریم پر ایمان اور یقین رکھنے کے باوجود عقیدہ نامکمل رہے گا، ہر ایسی سمجھ والا زبان سے ”لا الہ الا اللہ“ تو کہتا رہے گا، مگر سیکڑوں کو ”انہ“ بتاتا رہے گا۔ وہ زبانی یہ دعویٰ تو ضرور کرے گا کہ میں اللہ کے بغیر کسی کو رب نہیں سمجھتا، لیکن

## قرآن کریم کے علوم اربعہ کی تشریح

قدوة السالکین امام غزالی قدس سرہ کے نزدیک قرآن مجید میں چار مضامین

مقصودی ہیں:

۱۔ علم الاصول۔ جس میں توحید، رسالت، معاودہ کا ذکر ہے۔

۲۔ علم الاحکام۔

۳۔ علم القصد۔ جس میں انبیاء سابقین اور ان کی اقوام کا تذکرہ ہے۔

۴۔ علم السلوک: هو الثقة بالله واعتماد علی اللہ۔

### قرآن کریم کے حصص اربعہ کی تشریح

مضامین کے اعتبار سے قرآن مجید کے چار حصے ہیں۔ اور ہر حصہ ”المحمد“ سے شروع ہوتا ہے۔

۱۔ پہلا حصہ: سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ کے آخر تک ہے۔ اس حصہ میں زیادہ تر ”خاتمیہ“ کا بیان ہے۔

۲۔ دوسرا حصہ: سورۃ النعام سے سورۃ النحل کے آخر تک ہے۔ اس حصہ کا مرکزی مضمون ”ربوبیت باری تعالیٰ“ ہے۔

۳۔ تیسرا حصہ: سورۃ کہف سے سورۃ الزمر کے آخر تک ہے۔ اس حصہ میں اکثر ”تغریب باری تعالیٰ“ کا ذکر ہے۔

۴۔ چوتھا حصہ: سورۃ سب سے آخر قرآن مجید تک ہے۔ اس میں بیشتر ”مالکیہ باری تعالیٰ“ اور ”نقی شیعہ تہری“ کا بیان ہے۔

ہیں جس نے بتوں کو "ادباً من دون اللہ" بنا رکھا ہوگا۔ وہ پوری ایک نئی کے بغیر کسی کی عبادت نہیں کرتا، مگر پھر بھی بہت سے معبودوں کی عبادت میں مشغول رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"أَفَسِ يُضَاهِي السَّمْعُطُزِ إِذَا دَعَا وَهَيَّجَ الشَّوْءَ وَيَهْمِلُكُمْ خُلَفَاءُ الْأَوَّلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهُ فَلَانَا فَلَذِكُورُؤُنَّ". (آئل ۱۲)

ترجمہ:- "بھلا کون پہنچتا ہے بے کسی کی پکار کو جب اس کو پکارتا ہے؟ اور کون دور کرتا ہے سچی اور کرتا ہے تم کو تائب گھوں کا زمین میں؟ کیا کوئی الہ ہے اللہ کے ساتھ؟ تم بہت کم دھیان دیتے ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر یہ بیان فرمایا ہے کہ مجبور اور بے کسی کی پکار کو سنا اور اس کی تکلیف کو دور کرنا اور اس کی مدد کرنا "الہ" کا کام ہے، مگر وہ پکاراؤ اس اور تکلیف کو دور کرنے والا "نہ" ہوتا ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی بھی "الہ" نہیں ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جب بھی کسی عبادت میں دعا کی تو یہ فرمایا کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا"۔ (التوحید ۸۷)

ترجمہ:- "کوئی الہ نہیں مگر صرف تو۔"

مطلب یہ کہ یہ اللہ نہ تیرے خیر وoli فریاد رس ہے، اور نہ تکلیف دور کرنے والا ہے، نہ کوئی حاجت روا ہے اور نہ مشکل کش ہے۔ مشرک غیر اللہ کو فریاد رس اور تکلیف دور کرنے والا سمجھ کر پکارتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک

طرف مشرکین کی دعا "یہدغو" کے لفظ کو سامنے رکھ کر (تر) یہ فرمائی ہے کہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تو نفع کے، مےکے ہیں اور ضرر کے، اور نفع ان کو تمہاری تکلیفوں اور مصیبتوں کی اطلاع ہے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنے "خیر" پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور موتیوں کو یہ قسم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو نہ پکارو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"أَلَيْسَ لِلَّهِ الْيَقِينُ تَذَكُّوْنَ مِنْ ذُنُوبِ اللَّهِ لِيُخْلَقُوا، كُنْهَاتَا وَتِلْوَ اخْتَعَفُوا" (آئل ۷۳)

ترجمہ:- "بے شک وہ لوگ جن کو تم پکارتے ہو، اللہ کے سوا وہ ہرگز کبھی نہیں بنا سکیں گے، مگر چہ سارے جمع ہو جائیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا شرک یہ خطاب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کھنوں کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتے کرتے تھے۔

اہم المہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ "باب وقم وشرک" کو ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں

"تحقیقہ الشریک ان یعتقد الانسان فی بعض المعظمین من الناس ان الآثار العجیبة الصادرة منه انما هی صلیوت لكونه مصفا بصفة من صفات الکمال مما لم یعتقد فی جنس الانسان بل یخص بالواجب جل مجدده، لا یوجد فی غیره الا ان یخلع هو خلعة الالوهیة

وقال تعالى: "للاذعنوا مع الله احدا". وليس المراد

من الدعاء الصالحة كما قاله بعض المفسرين، بل هو

الاستعانة لقوله تعالى: بل اياه تدعون ليكشف ما

تدعون. (التوابع: ۳۲). (حجة الله البالغة ج ۱ ص ۶۲۰)

ترجمہ: "ان شرک کی قسموں میں سے ایک یہ ہے

کہ وہ لوگ بیمار کی شفاء، فقیر کی فدا وغیرہ اپنی جانچوں میں

غیر اللہ سے استعانت کرتے اور ان کے ناموں کی تدریس دیا

کرتے تھے تاکہ ان کو اپنے مقاصد میں ان تدریس کی وجہ سے

کامیابی حاصل ہو، اور حقیقت برکت کے لئے ان کے ناموں کو

پڑھتے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ واجب کر دیا کہ اپنی نماز

میں یہ پڑھا کر کہ: "بسم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ

ہی سے مدد مانگتے ہیں۔" اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "سومت پکارو

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو دعا ہے۔" اس جگہ مراد عبادت نہیں

ہے، جیسا کہ بعض مفسرین گرام نے کہا ہے، بلکہ اس دعا سے

استعانت مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لکن تم اسی کو پکارو

میں سو وہ تمہاری تکالیف دور کرے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہم انسانوں کو سمجھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"ولا تدع من ذن الله ما لا ينفعك ولا

بضرک، فان فعلت فانک اذ من الظالمین وان

علی غیرہ او یفنی غیرہ فی ذاتہ ویبقی بذاتہ او نحو

ذالک مما یظنہ هذا المعتقد من انواع العورات.

(تجلی اللہ باللہ ج ۱ ص ۱۱۰ طبع (زمرہ کراچی)

ترجمہ: "شرک کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان

ان لوگوں کی کسی بڑی ہستی میں عجیب و غریب کرامت دیکھے اور یہ

اعتقاد کر لے کہ یہ "سچ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شخص ہیں، اور کسی

دوسرے میں ہرگز نہیں پائے جاسکتے، یہ بزرگ ہستی چونکہ صفات

کمال سے محروک ہے، اور اس میں آثار اس لئے پائے گئے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو "الوہیت" کی خلعت سے نوازا ہے،

یا اس بزرگ نے فناء فی اللہ کا درجہ حاصل کر لیا ہے، اور اپنی

ذات بالکل مٹا دی ہے، اب اس سے جو کچھ صادر ہوتا ہے گویا

خدا تعالیٰ کر رہا ہے، اور اس قسم کے اور کوئی خرافات اس معتقد

کے ذہن میں آتے ہیں۔"

دیا میں سب سے پہلے "شرک" بزرگ علی کی ذات سے شروع ہوا ہے۔

حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

"ومنہا الہم کسانوا یسعون بغير الله فی

حوالہ الجہم من شفاه المریض، وغناء الفقیر، ویملون

لہم یترفعون اتجاہ مقاصدہم بتلک البدلور ویملون

اسماءہم رجاء ہر کھنڈا فار جب اللہ تعالیٰ علیہم ان

بقولوا فی صلاتہم: "ایاک نعبد وایاک نستعین۔"

فوق اسباب حریق پر امید دافع اور دفع مضرت کے وقت غیر اللہ کو پکارنا  
 اس لئے شرک ہے کہ شرک کے اصولی طور پر تین ستون ہیں:

یہ کہ پکارنے کے کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ جس کو میں پکار رہا ہوں، وہ میرے پاس ہے۔ گناہ اور بیماری مصیبتوں اس کو خیر اور ارم ہے۔ جتنی عالم، غیب یا عالم باطن کا بیان ہو، لیکن ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے نیچے دوسروں کو قیامت تک بھی مگر پکارا جائے تو اس کی خبر نہیں ہو سکتی "وہم عن عذابہم غفلون" (الاحقاف ۵) (اور اس کو خیر نہیں ان کے پکارنے کی)۔

۲ یہ کہ پکارنے والے سمجھتا ہے کہ جس کو میں پکارتا ہوں وہ میری حالت کو دیکھتا اور میری آواز کو سنتا ہے، یعنی حاضر و ناظر ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعَاءَكُمْ وَهُمْ سَجِفُوا

(۱۳۴۶)

ما استجابت لكم

ترجمہ:- "اگر تم ان کو پکارو وہ سنیں نہیں پکارتھاری،

اور اگر میں پہنچ نہ سکیں تو تمہارے کام پر۔“

بھلا وہ سے بچ پروردگار کے درکن اور سنت ہے اور پھر کام پورا کر سکتا

2

۳ پکارنے والے یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جس کو میں پکارتا ہوں وہ مجھے متعین دینے اور تحفیف دہر کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ تعہد تو فرماتا ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو، وہ خود زور مجھے، ملک نہیں، نہ زمینوں میں، نہ آسمانوں میں۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

وَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا

يُمْسِكُ غَدِيقَهُ فَمَا تَكُنْ لَهُ الْإِهْوَاءُ زَانِيَةً

بِخَيْرٍ فَلَا رَافِعَ لِعِصْمَةٍ

 $(\mathbf{m}_0, \mathbf{m}_1, \mathbf{m}_2)$ 

ترجمہ: "اور میں پکاروں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے کو  
کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ بھلا کرے تیرا اگر تو ایسا کرے تو تو بھی اس  
وقت ہوگا جیسا کہ میں۔ اور اگر پہنچائے تجھ کو اللہ تعالیٰ ضرورت  
وہی نہیں کہ نہ ہو۔ اور اگر پہنچائے تجھ کو بھلائی تو وہی  
میرے دانا نہیں اس کے فضل کو۔"

نات میں یہ بات، مولیٰ اور بلاشبہ و شب ثابت ہو چکی ہے کہ غیر اللہ کو  
ملفوظ، اسبابِ حریق پر نہ اعتدال روا، مشکل کشی سمجھ کر مصیبت کے وقت پکارنا  
”شُرک“ ہے، اور یہی مشرکینِ عرب کا شرک تھا۔

یہ یاد رہے کہ یہ سب وقت ہے تو کو پانی کے سے پکارتا، نیاری میں طلاق کے سے ختم ہو ڈاکٹر کو دنا، کسی اور ایک علی تکلیف و مصیبت میں اپنے کسی دوست، عزیز اور شہداء کو اس کی توہین یعنی طرف منعظ کرنا ہے نہ تو شراب سے اور نہ سے انہر و حکیم و غیرہ کو "اے" جانا لازم آتا ہے، کیونکہ یہ سب چار سلسلہ سہا سب کے تحت ہے، وہ کہ سلسلہ اسباب سے فوق، بخلاف اس سے جو شخص بھوک، پیاس، نیاری یا دیگر دہش کسی شخص پر، شہداء، رعب و پکار ہے، جو سیکڑا اور خراب میل در اپنی قیور میں "مرفوعہ" رہے میں تو اس پکار کے سے یہ معنی میں کہ وہ ان کو صراحتاً نظر دے کہ خبیث سمجھتا ہے، اور ان کو اس معنی میں متصرفی، مہور سنا سے کہ یہ مشکل کشائی، حاجت روائی، پہنچا دے، دعاوات و تہ کیری و خالصت میں فوق نظمی طور پر اسباب تو حرات میں "سختے ہیں، اور یہی اصل "شرک" ہے۔



## حق کی چشم کشائی:

وہ لوگ جو شرک صرف جنوں کے ساتھ ہی عقیدت و اہستہ رکھتے کو دیکھتے ہیں، وہ حضرات فقہائے کرام کی ان عبارات کا کیا جواب ارشاد فرمائیں گے، جن میں مشائخ اور میت کے الفاظ موجود ہیں؟ کیا مشائخ اور میت بھی کوئی بت ہوتے ہیں؟ (نصائے باطن، نالی اللہ تعالیٰ حقائق دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔) (مصدقہ گوشت توحید)

## مسئلہ ”مٹا کر کل“

مٹا کر کل صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، مٹا کر کل کا معنی مبنی طالب علم بھی جانتے ہیں کہ ”مٹا کر“ اسم فاعل کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور اسم مفعول کا بھی، اگر اسم فاعل کا صیغہ ہو تو اس کا معنی ہوگا ”اتھار دے رکھنے والا“، اور اگر اسم مفعول کا صیغہ ہو تو اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ”اتھار دیا گیا“، اور دوسرا یہ کہ ”چنا ہوا اور انتخاب کیا ہوا“۔ اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ”مٹا کر کل“ کا جملہ بولنا ہے اور اس سے مراد اسم مفعول کا دوسرا معنی ہو تو میرا اور میرے تمام اکابر کا بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سے علو مرتبت اور جلالت شان اور شرف نبوت کے لئے صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی چنا اور انتخاب فرمایا ہے، اور اس شان اور مفت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ہم پلہ نہیں، اور انصار اراہوں کہا جاسکتا ہے کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصرا

اور یہی ہے مومن کی خوبی ہے کہ خدا کو خدا کہے، اور رسول کو رسول، اس

بغیر نبیلا“ (ذی اسرائیل ۵۶)

ترجمہ:- ”سو وہ اختیار ہی نہیں رکھتے کہ کھول دیں

تہماری تکلیف اور نہ بدل دیں۔“

جب ملے امت نے اس مسئلہ کی حقیقت کو سمجھا تو نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ان تینوں چیزوں کا عقیدہ رکھنے والی کی تحفہ کی، چنانچہ حضرات فقہائے حنبلیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

”من قال ارواح المشايخ حاضرة تعلم،

بکفر۔“ (تذکرہ بزازیہ ص ۳۶۶، بحوالہ ترمذی ج ۵ ص ۳۳)

ترجمہ:- ”جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی ارواح

حاضر ہیں اور وہ جانتی ہیں، تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔“

اس عبارت میں حضرات فقہائے کرام نے بجلی دو چیزوں کو (یعنی غیر اللہ کو عالم انیب اور حاضر حاضر بکھتا) بیان کر کے ایسا عقیدہ رکھنے والے کی تحفہ کی ہے۔

اور تیسری چیز کا حضرت فقہائے حنبلیہ کفر اللہ تعالیٰ پر ایمان لے کر یوں قلع قمع کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دلی اور بزرگ کے لئے نذر دست مانے تو وہ کافر ہو جاتا ہے، کیونکہ نذر مانے والے کا خیال ہوتا ہے کہ:

”ان الميت يتصرف في الامور دون الله

واصفادہ بملالک کفر۔“ (بحوالہ ترمذی ج ۵ ص ۳۶۸ مصری و

شی ج ۳ ص ۱۵۵، محمودی دلی سوانح مہاشائی مکتوب ج ۳ ص ۹۳)

ترجمہ:- ”میت اللہ کے درے معاملات میں تصرف

کرتی ہے، اور اس کا یہ اعتقاد کفر ہے۔“

اس آیت سے، روایت کی طرح واضح ہوا کہ مشرکین عرب کا بھی یہی  
مذہب تھا۔ قرآن مجید میں اس کا اختیار رکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس کا کوئی شریک  
میں اور نہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
"ہذا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(بخاری ج ۲ ص ۶۰۳، مسلم ص ۱۱۳، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۷)

قرآن: "... بے شک! میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ  
سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔"

اس حدیث سے صرف اتنا ہی بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا آخری  
خبر، قرآن کریم و صحیح حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ خدا کل دورہ مکمل صرف  
اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکمل اور خدایکل نہیں ہیں۔

اعمال سنت و انجرات کے چند اقوال اور عہدہ حاصل فرمائیے۔

تمام اہل سنت و انجرات کا شیوہ کی حدت اور حرمت سے باپ میں تحقیق  
مسک ہے یہ کہ یہ جب خدا تعالیٰ کے اختیار کی چیز ہے، کسی چیز کو حاصل یا خوار کرنا  
صرف اسی کا کام ہے، اس میں متنازع ہے، اور یہ خاص اسی کا حق ہے، کسی دوسرے  
کو اس نوع سے دخل نہیں ہے، نہ بالذات کسی کو یہ اختیار حاصل ہے، اور نہ ہی اللہ  
تعالیٰ سے یہ اختیار کسی کو تو نہیں کیا ہے، اور چنانچہ محقق کمال، مدین ابن ابیہم انجلی  
مذہب تخریر فرماتے ہیں

میں تو جین نہیں بلکہ عین محبت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بچے مناس سے جناب رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو جدا کرنا ناخن سے گوشت کو جدا کرنے کے مترادف  
ہے۔ اور اگر سر معصوم کا پیدا معنی (بہرہ جہان کے اختیارات صلی اللہ علیہ  
وسلم کو دینے گئے تھے) اور دیا جانے یا ہم ذیل کا یہ حق مراد ہی جائے کہ "کسرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے اختیارات رکھنے والے ہیں، تو میرا اور میرے تمام  
اکابر بلکہ حضرت مسیح و مرثیہ و اہل بیت و ائمہ اہل بیت و ائمہ اہل بیت و ائمہ اہل بیت و  
سے کہ غیری در شریعت خود پر حاکم اور مختار صرف اللہ ہی ہے، اس نے فوق و اسباب  
اختیارات کسی کو نہیں دیئے۔

قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ مناس تو ہر حال میں اس کا اقرار کرتے ہی ہیں  
کہ مالک کل اور مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن قرآن کریم کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ  
مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ تمام کائنات کا خدا (ہدیرا) صرف اللہ تعالیٰ ہی  
کومانتے تھے، سورہ یونس وغیرہ میں اس کی پوری تشریح موجود ہے۔

یہاں صرف ایک ہی آیت قرآن کی جاتی ہے

"قُلْ مَنْ مَبْدُوءُ مَلَكُوتِ كُلِّ شَيْءٍ وَفَوْقَهُمْ يَخِزُّ وَلَا  
يُخَازُ عَلَيْهِمْ اِنْ كُنْتُمْ لَعَلُّفُونَ سِيفُونَ لَوْ يَهْدِي"

(مومن ۸۸، ۸۹)

ترجمہ: "آپ یہ بھی کہنے کہ وہ کون ہے جس کے  
ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے  
مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم جانتے ہو؟ وہ  
ضرور کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں۔"

”الحاکم لا خلاف فی انہ اللہ رب العالمین۔“

(تحریر ص ۲۶)

ترجمہ: ”اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ہم

دیسے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو پرورش کرنے والا ہے سب  
جہانوں کا۔“

اور علامہ محبت اللہ بھاری اٹکلی رحمہ اللہ مسلم اثبوت میں لکھتے ہیں

”لا حکم الا من اللہ۔“ (ص ۱۳)

ترجمہ: ”حکم صرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی

ہوتا ہے۔“

بعض نے یہاں ایک الجھن پیدا کر دی ہے کہ حضرت انبیاء عظام علیہم

السلام اور اولیاء کرام کو جو مختار کل کہا جاتا ہے، تو اس کا معنی یہ ہے کہ ان کو یہ اختیارات

عطائی طور پر حاصل ہوئے ہیں، مستقل اور ذاتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے،

اور عطائی طور پر کسی کو مختار کل کہنا شرک نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ پیرو و نصاریٰ اور مشرکین عرب کا یہی عقیدہ تھا کہ

اللہ تعالیٰ سے اپنے بعض بندوں کو جہن کے مخصوص خلوص میں تعریف کر کے کا اختیار

دے دیا ہے، چنانچہ مشرکین کا یہ عقیدہ ”خضر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں

یوں بیان فرمایا ہے کہ جب وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے تو یہ تمیز کی کرتے تھے

”لک لا شریک لک الا شریکنا هو

لک نملکک وما ملک

(مسلم ج ۱، ص ۳۷۹، مشکوٰۃ ص ۳۳۳)

ترجمہ: ”ہم حاضر ہیں! حیرا (ذاتی اور مستقل طور

پر) کوئی شریک نہیں ہے، مگر وہ شریک کہ (جس کو تو نے

اختیارات دے رکھے ہیں اور) تو اس کا مالک ہے اور وہ (ذاتی

اور مستقل طور پر) کسی چیز کا مالک نہیں ہے۔“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ مشرکین

عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ

”ان اللہ هو السید وهو المذہب لکنہ قد یخیر

علی بعض عبیدہ لیس الشرف والتألہ ویجعلہ متصرفا

فی بعض الامور الخاصۃ ویقبل شفاعتہ فی عبادہ بمزلة

ملک الملوک یعث علی کل قطر ملکاً ویقلدہ تدبیر

ذلک المملکۃ لیس عدا الامور العظام“

(تجہ اللہ الہف ج ۱، ص ۶۱، مجمع نور محمد کراچی)

ترجمہ: ”آقا تو خدا ہی ہے اور وہی ہدایت دہر رہی ہے،

لیکن وہ کبھی اپنے بعض بندوں کو بزرگی اور الوہیت کا لباس پہنا

دیتا ہے، اور ان کو بعض خاص کاموں میں تصرف کرنے کا اختیار

دے دیتا ہے، اور ان کی اپنے بندوں کے حق میں شفاعت قبول

کرتا ہے، جیسے شہنشاہ جو بڑے کاموں کے علاوہ خاص خاص

صوبوں میں اپنے نائب مقرر کرتا ہے، اور ان خاص صوبوں کے

کچھ اختیارات ان کے سپرد کر دیتا ہے۔“

کسے غیر گریہ کی چہا تو کافرا!  
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافرا!  
مجھے آگ پر بہر جہد تو کافرا!  
کاکب میں دے کرشہ تو کافرا!  
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راجیں!  
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں!  
نہیٰ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں!  
اماموں کا رتبہ تجی سے بڑھائیں!  
حراروں پہ دنا رات نذرین چڑھائیں!  
شہیدوں سے چاہکے مانگیں دعا کریں!  
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے!  
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان چلے!  
(مسدس جلد)

اور پھر شاہ صاحب قدس سرہ نام نے کفر فرماتے ہیں کہ یہود نصاریٰ اور  
مشرکین کا یہی عقیدہ تھا، بلکہ فرماتے ہیں کہ

"والعلا من منافقین دین محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم فی يوم هذا!" (ہجرت ہجرت ص ۱۴۳)

ترجمہ: "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا  
نام بیٹے واسے اہل رجب کے منافقوں کا بھی یہی عقیدہ ہے،  
ہمارے اس زمانہ میں۔"

حضرت شاہ صاحبؒ کے بیان سے معلوم ہوا کہ یہود نصاریٰ اور مشرکین  
عرب کا یہ عقیدہ مرکز نہ تھا کہ خدا اور بہت در حضرت نبیہ کریمؐ اسلام اور  
وہ اللہ کو ذاتی اور مستقل طور پر یہ عقیدہ حاصل تھے، بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ  
خدا ذاتی اور غیر مستقل طور پر ہمارے جیسے کئی کئی نبیوں کے سامنے عہدہ چھوٹے  
چھوٹے عہدہ میں ان کو تصرف کا حق تھا، مگر ہر دور جو اس عقیدہ کے یہود نصاریٰ اور  
مشرکین کو بدعتوں سے قتل کریم میں تاؤ اور مشرک کہہ سے فیصلہ آپ کے  
ہاتھ میں ہے کہ جو فرقہ دینا اور آخرت کے تمام اقیانوس میں بدعتوں سے ثابت  
کرے کیا مسلمان رہے گا؟ کیا یہیں سے تو صرف تمہارے تہذیب سے  
اور وہ کافر ٹھہرے گئے، لیکن یہیں تو "ہوں" کی حد ہی کی ہے۔ یہی وہ  
اور ذاتی، ہر قہر اور گنہگار ان کے "اللہ" ہیں، (تہذیب و تمدن)

اور بھی تک محسوس نہیں کہ یہ جہد کہاں کہاں اور کس کس تک پہنچے گا۔ ہے"  
(مکملہ دل کا سرور)

مواہظہ اہل حنین عالی نے کیا ہی خوب کہا ہے

جبکہ وہ قلموں کو اٹھاتے تھے کہ ان میں سے کون مخلص (سیدہ)  
مریم کی پرورش کرے اور آپ ان کے پاس اس وقت بھی موجود  
تھیں تھے جبکہ وہ بچھڑ رہے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی کفالت اور ان کے نفیل حضرت  
زکریا علیہ السلام کے والدین کی نفیل بیان فرمائی اور اسی تفصیل "حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے لوگوں کو بتائیں جا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کے ظہور کے  
وقت وہاں موجود نہ تھے، اللہ تعالیٰ و کمال اعظم میں فرمایا کہ یہ فیہ کی خبریں ہم نے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بتائی ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے آپ کے عام رعاہیت  
میں ہر جگہ موجود ہونے کی نفی فرمائی ہے۔

دوسری دلیل:

"وَمَا كُنْتَ بِجَنَابِ الْمَرْفُوعِ إِذْ قُلْنَا يَا مَرْيَمُ  
الْأَمْرُ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ" (القصص ۲۵)

ترجمہ: "...اے محمد (صحتی صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ  
کوہ طور کے چبچے کی طرف موجود نہ تھے جب ہم نے ماری  
(علیہ السلام) کو بتایا اور آپ وہاں حاضر نہ تھے۔"

اس آیت میں فرمایا جب حضرت ماری علیہ السلام کو کوہ طور پر عبادت  
خداوندی سے سرفراز فرمایا تو "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح وہاں موجود نہ تھی۔

تیسری دلیل:

"ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ الْكِتَابِ نُوْحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا

مسئلہ "حاضر و ناظر" اور اس کے ادوار

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ زندگی کے تین دور ہیں:

۱ پہلا دور وہ ہے جبکہ ابھی تک "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح جسم  
القدس میں جلوہ گر نہیں ہوئی تھی۔

۲ دوسرا دور وہ ہے جبکہ حضور علیہ السلام نے فخر ہو کر غیر آہ و دنا کو تیار  
کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وجود باوجود سے کائنات کو مستحضر و مستقیم  
فرمایا۔

۳ تیسرا دور وہ ہے جبکہ "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو داغ  
مفاہت دے کر عالم برزخ میں قدم رکھا۔

دراغوی ہے کہ ان تین دوروں میں حضور علیہ السلام کی ذات پاک ہر  
جگہ موجود نہیں رہی۔

پہلے دور کے متعلق قرآنی تصریحات

پہلی دلیل:

"ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ الْكِتَابِ نُوْحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا

كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا

كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ" (آل عمران ۴۳)

ترجمہ: "...یہ فیہ کی خبروں میں سے ہم نے آپ کو  
بذریعہ وحی مطلع کیا ہے، اور آپ ان کے پاس موجود نہیں تھے۔

كُنْتُ لَدَيْهِمْ أَتَابِعُوا أَمْرَهُمْ يَمْكُرُونَ  
(جس ۳)

ترجمہ: "یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم

تیرے ہاں پہنچے ہیں اور آپ ان کے پاس موجود نہیں تھے جبکہ  
وہ اپنی بات طے کر رہے تھے اور وہ اپنی تجویزیں کر رہے تھے۔"

اس آیت میں فرمایا جب یہ صلیب علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا اس وقت آپ کی  
روح وہاں موجود تھی بلکہ اللہ سے فرمایا یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے آپ کو حق  
کے ذریعہ بتائی۔

دوسرا دور اور اس کے دلائل

پہلی دلیل:

"لَا تَزِلُّوْا اَسْوَاقَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّاسِ"

(الحجرات ۲)

ترجمہ: "اپنی آوازوں کو نبی کریم کی آواز پر بلند

کر۔"

اس آیت سے روایت کی شرح واضح ہو اگر حضرت رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم ہر جگہ موجود ہوتے تو مسلمانوں کے لئے ہر جگہ زور سے بولنا شروع  
کرتے مگر یہ واقعہ یہ نہیں ہے کہ بلکہ یہ واقعہ رسول کے ساتھ خاص ہے۔

دوسری دلیل

"مُسْحِنُ الْيَدَى اسْرَى يَعْنِيهِ الْبَلَاغُ الْمُسْتَحْد"

محرم الی المسجد، لا تقضى الذي برضا حوله، لثوبه  
من ايماناً هو الشئع البصير (ای سربل)  
ترجمہ: "شریکوں سے پاک ہے خدا تعالیٰ کی  
ذات جس نے اپنے (پیارے) بندے کو رات کے کچھ حصے میں  
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک پیر کر لیا، جس کے اور گروہم نے  
برکت نال فرمائی ہے، تاکہ ہم (سرور کائنات کو) اپنے بعض  
دلائل قدرت دکھائیں، یہ شک اللہ ہر بات کا سننے والا اور ہر  
چیز کا دیکھنے والا ہے۔"

اس آیت قدرے میں قدرے معراج کے واقعہ کو ذکر کیا گیا ہے، اور اس میں  
دو لفظ قابل غور ہیں

۱۔ اسْرَى۔ ۲۔ لثوبه۔

پہلے کے لئے ضروری ہے کہ نقل مکانی ہو، اور رات کے لئے ضروری ہے کہ  
ایک چیز دکھائی جائے جو پہلے سے نہ دیکھی گئی ہو یا نہ سمجھی گئی ہو۔  
پہلی پروردگار عالم نے 'اسْرَى' سے سرور کائنات کے ہر حال حاضر ہونے کی  
نئی فرمائی، اور 'سْرَى' سے ملاحظہ ہونے کی، اور اپنی ذات کے متعلق تصریح  
فرمادی کہ یہ شان خدا تعالیٰ کے لئے خاص ہے، "امہ هو المسبح البصير" جی ہر  
ایک کو تو نہ پکارا سزاوار ہے جو کو ہر وقت ایک خدا تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔

حضور علیہ السلام کا تیسرا دور

چودہ سو سال کے فتنہ اور امت نبویہ صلیب علیہ السلام کے متعقبن ۱۴۰۰ کا



جواب اول:

جس تمام عالم کے اسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام نبی خانوے میں  
موجود نہیں تو اس کا یہ حال کہ ہمیں ان ناموں میں 'حاضر و ناظر' کے نام نہیں مل سکے  
بظاہر سے

تجھ کو کرنے ہیں ہزاروں دشت ملے

مضطرب کیوں؟ چکی ہی منزل میں ہے!

جواب دوم:

چلے ہم دو دست کے لئے یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صرف بھی  
تادم نام ہیں، لیکن یہ تو فراموش نہ کیا کہ ناموں میں سے کسی نام کا عربی و غیرہ  
زبان میں سکونت اور آسانی کے لئے ترجمہ بھی کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

اگر آپ کا جواب نفی میں ہے، تو فراموش نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو "خدا" کہنا چاہ کر ہے  
یا نہیں؟ اگر آپ میں سب کشتی فراموش کر "خدا" کہنا چاہ رہے، تو کیا ہم یہ سوال  
کر سکتے ہیں کہ ان تمام ناموں میں تو "خدا" (یعنی خدا) کوئی نام نہیں آیا، پھر  
یہ چاہ کیسے ہو گیا؟ یہی تو آپ کہیں گے کہ یہ "نامک" یا "رب" وغیرہ کا فارسی یا کُسی  
اور زبان میں ترجمہ ہے۔ یہی عربی زبان میں "الکاف" یا "کافی" زبان میں "خدا" یا  
طرح آپ یہاں بھی کچھ لیتے کہ ان تمام ناموں میں سے کسی کا ترجمہ شاید 'حاضر  
و ناظر' ہو، کیا یہ احتمال ہے یا نہیں؟ بلکہ آپ در بین اسطورہ مشکوٰۃ شریف (ج  
۱ ص ۹۹) مطلع کیاں کر دیکھیں کہ "الہاشیہ" کا معنی کبھی ہے 'ای حاضر' اور مشہور  
فہرست اور 'مشرقی شرح' (ص ۳۳) میں لکھا ہے شہید، حاضر و گودہ کی طرح  
میں 'کافی' معنی کیا ہے کہ چناؤ دیکھئے ۱۰، یعنی 'ناظر'۔ دیکھو صراح (ص ۶۰)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ حمد اور مکان کا محتاج نہیں ہے، اور اس  
کے مشہور و معروف نام خانوے ہیں، لیکن یہ ناموں کے علاوہ اور نام اللہ تعالیٰ  
کے نہیں؟ اگر ہر بدعت کو حرموں اور محرموں سے فرصت نہیں مل سکی تاکہ وہ کتابوں کی  
حرف و جوش کر سکے تو ایسے میں آپ کو صرف چند حوالے بتا دوں، ماحذوفی رسم  
نہ شرف مسلم شریف (ج ۲ ص ۳۲۲) میں درج ہے: حاضر و ناظر و غیرہ تفسیر ص ۲۸  
(ج ۲ ص ۲۹۳) میں رقمراز ہیں کہ

"تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب نام  
صرف یہی خانوے نہیں ہیں، بلکہ ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ اس  
کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ  
نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام جمع کئے ہیں، پھر صاف لکھا ہے  
کہ "وحدہ اقلین" یہ بھی بھی قلمبند ہیں۔"  
امام مازنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"۱۰۰۰ کے نزدیک ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) نام اللہ  
تعالیٰ کے مشہور و معروف ہیں، جو کتاب و سنت میں پائے جاتے  
ہیں۔"  
(تفسیر کبیر صفحہ ج ۱ ص ۳۱)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ  
"اللہ تعالیٰ کے پانچ ہزار دو نام ہیں جو قرآن کریم،  
صحیح حدیث اور سابق آسمانی کتابوں میں نازل کئے گئے ہیں۔"  
(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۹)



میں اسوں نے اپنی قوم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا، ان الفاظ سے یہاں کیا گیا

قَالَ عَسَىٰ زُكُومٌ أَنْ يُهَبَّكَ عَذْرَاكُمُ  
وَيَسْتَجِيبَنَّكُمْ فِي الْأَرْضِ لِيُظَرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

(附圖)

ترجمہ: "مکھا، نزدیک ہے کہ تمہارا رب ہلک کر دے تمہارے دشمن کو اور تمہیں زمین کا غلیظ بنا دے پھر وہ نظر کرے تم کیسا کام کرتے ہو۔"

۱۲۔ اللہ تعالیٰ ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

”لَمْ جَعَلْنَاكُمْ عَدُوًّا لِّىَ الْآرْضِ مِنْ تَقْوِيهِمْ  
نُظَرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ“ (الرعد ١٣)

ترجمہ "پھر تم کو ہم نے غائب کیا زمین میں ان کے بعد کہ نظر کریں تم کہا کرتے ہیں۔"

اس آیت میں بھی "النظر" کا لفظ موجود ہے۔

۳۔ مسند غیاثی (ص ۲۸۶) میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں یہ

”أَنَّ اللَّهَ مُتَخَلِّفٌ فِيهَا الْبَاطِلَ خَبْرًا  
يَعْمَلُونَ“

12  $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$

44

اب فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ "خیرہ" اور "بصیر" جی ہے یا نہیں؟ اور کیا "شہید" کا معنی "مناض" اور "بصیر" کا معنی "دینا" جی "ناظر" درست ہے یا نہیں؟

ہمارا اہل معرفت کا مصعب ذرا کہ صرف خدا ہی ہے، یا خوب کہا گیا

خدا را دعا ہے کہ ہر نیک و بد کا

ب' آپ اپنی آپ کا دھنا، اثرات حدیث اور شریعت کی طرف پیچھے رہتے  
کہ تم "شبیہ" "مقلی" "مقلد" کہو گے، "مقلد" تو ہماری حد سے سارے مقلد کی رو  
سے صرف دلی ہو سکتا ہے جو پیچھے نہ ہو، اور پھر آجائے۔

اور کہیں گے جو کہیں اُن کی جھانمیں بے محل

ہم کسی کا غمزدہ نہ ہوا کرتے تھے

۲۱۔ یہ سوال کہ شب "شہید" کا معنی "متر" ہے تو یہ غلط فہم ہے۔  
 اسی وجہ سے وہ "شب" کی امتداد لایا گیا ہے، لہذا وہ "متر" نہیں ہوگا، تو اس کا جواب  
 سورۃ القرون آیت ۴۳ میں ہے: "ننکون، شہداء، علی الساس ویکون  
 الرسول عندکم شہیداً" کے تحت فقیر کئی احوال اور دیگر کتب میں لکھیں۔

جواب سوم:

اس دعوت کا یہ بھی کہنا ہے کہ "ناظر" وہی ہو سکتا ہے جو جس فی "مکتوب" سے دیکھے۔ اس لئے اس قاعدہ کو سامنے رکھ کر بہر حال کامی اور حقیقی شکر یہی کہ میں تم کے کہ میں قرآن کی آیات اور احادیث کا مطلب سمجھاؤں۔

۱ قرآن کریم، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ واقعہ اور قصہ جس

ان میں دو بزرگ کے ساتھ ہے، مگر جس طرح اس کی شان کے شایان  
 ہے۔ وہو معکم میں ماضی "خدا کی معیت کا اظہار کرنا سر سب دینی اور  
 ان میں ان کی تعالیٰ عبادت ہے، اور اہل سنت والجماعت کے مسند و متفقہ عقیدہ کی  
 مدینہ صاف و روزی ہے۔

5: بلکہ ترمذی شریف (ج ۲ ص ۲۲۰)، ابن ماجہ (ص ۲۹۷)،  
 ترمذی (ج ۲ ص ۲۵۵) اور مشکوٰۃ شریف (ص ۳۳۷) اور جامع الصغیر (ج ۱  
 ص ۲۵۰) میں یہ جملہ صاف طور پر مذکور ہے:

ان معہ یسجدون فیہا فساطرہ کیف  
 تعملون

ترجمہ: "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 اللہ تعالیٰ انہیں زمین کا غلیظ بنائے والا ہے، اور پھر دیکھئے والا  
 ہے کہ تم کیا کرتے ہو؟"

اس حدیث میں تو اللہ تعالیٰ کے سب سے صاف "ناظر" کا لفظ موجود ہے، یہ بھی  
 واضح کر دیجئے اور ماضی محمد سعید صاحب کا بھی مراد ہوئی تم ملتان کا یہ بیان بھی دیکھ  
 دیجئے کہ حدیث میں "حاضر و ناظر" کوئی نام نہیں، اور قرآن و حدیث  
 میں ہی "حاضر و ناظر" کا لفظ احادیث و روایات حدیثی کے سے وارد نہیں ہوا۔ سلف  
 صالحین نے حدیثوں کے سے یہ لفظ بول بول کر انہیں قیامت تک ثابت نہیں کر سکا کہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم یا انہیں یا مہمجدین نے بھی اللہ تعالیٰ کے سے "حاضر و ناظر" کا لفظ  
 استعمال کیا ہو۔ بلکہ

کا بھی صاحب ہی اپنے اس پر تو توجہ نہ کرے فرمائی (شرعیہ) ن کا اس بھی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین کا غلیظ  
 بنائے گا، پھر نظر کرے گا تم کیا کام کرتے ہو؟

۲: صحیح مسلم (ج ۲ ص ۳۸۵) اور مشکوٰۃ کی ایک طویل حدیث میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يُنْظِرُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَتَنْظُرُهُمْ عَزَائِهِمْ  
 وَعَمَلُهُمْ أَلا تَقَالُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ." الحديث.

یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر در دیکھتا تو تمام عرب و عجم والوں پر  
 ناراض ہو کر اہل کتاب میں پڑھائی، حدیثوں کی تائید سے بڑھ کر۔

ایک حدیث میں یہ آتا ہے کہ "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ.... وَلَكِنْ يَنْظُرُ  
 إِلَى أَعْمَالِكُمْ." (مسلم ج ۲ ص ۳۷۷، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۳،  
 جامع الصغیر ج ۱ ص ۲۵۰)

کہ اللہ تعالیٰ اندری صورتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ اہل طور کو نہ غور صورت ہے  
 اور کون بدلتا ہے) لیکن تمہارے اعمال کو وہ دیکھتا ہے۔

ن دونوں حدیثوں میں صاف صاف یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "نظر" نہ  
 "نظر" کرے گا، اور "دیکھتا" ہے، لیکن اہل بدعت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نظر نہیں  
 کر سکتا، چونکہ اس کی جسمانی آنکھیں ہی نہیں، مگر آپ و اللہ و ملائکہ سے "صورہ"  
 ہو چکا ہوگا کہ یہ اہل بدعت کی قرآن و حدیث سے جہالت اور بھارت ہے۔ یہ ایک  
 بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح غور کرتا ہے، جو اس کی شان سے، حق اور مناسب  
 ہے، کیونکہ "انہیں کھنڈہ شہید" لیکن نظر بہر حال وہ کرتا ہے۔



اور مسلم علی، المدنی، والفوری وغیرہ میرہ نہ ہوں گے، جو حقوق کی شان کے لائق ہیں۔ مگر سراج، منار، اصحاب، مجمع البحار اور مفرات کے حوالے نقل کر دینے سے کیا ہوتا ہے؟ غرض اور دلیل میں تطابق بھی اہل علم و انصاف کے نزدیک شرہ ہے۔

۱۰۔ شرح حدیث نے "اشیاء" کے معنی جو "الیٰ شہر" کے لئے ہیں، اور ان طرح حضرت مجدد الملوک علی اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کے لئے جو "حاضر" کا لفظ اطلاق کیا ہے وہ کیا ہے؟ کیا یہ کچھ جائے گنہگاروں نے بنا کر لفظ بول کر اللہ تعالیٰ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے؟ اعیان اللہ تعالیٰ سوچ و رد و ستمل کر بتلا کر کیونکر عند اللہ جواب دی ہوگی، نہ بھولیں اس رنگ کی پرہیز نہیں ہے کچھ اعتبار اس کا کہ وہ اسے کی یہ پٹی ایک دن عدم کا رستہ تجھے بنا کر۔

لطیفہ

اگر اہل دعوت ناگوار نہ سمجھے تو اہل بدعت کے اس قول کی (کہ اللہ تعالیٰ "ناظر" نہیں) ایک توبہ اور صحیح عمل عرض کروں وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قراء اور بنی آدموں پر تھوڑا مال خریدتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں، ورنہ سے اللہ تعالیٰ بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا قیمت کے دن، اور نہ اس کو پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

ی طرح بخاری (ج ۲ ص ۸۶۱) اور مسلم (ج ۲ ص ۱۹۵) میں یہ حدیث آتی ہے:

"لَا يَنْظُرُ اللَّهُ مَنْ جَوَّزَ قَوْلَهُ خَيْلَانًا"

اور حضرت مجدد الملوک علی فرماتے ہیں کہ

"حق سبحانہ و تعالیٰ پر احوال جزئی کی مطلق است و حاضر و ناظر شرم دہ کرے۔"

(مکتوب سر ۸۷۷، دہرہ اول، ص ۱۶۶)

اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی لکھتے ہیں:

"وہاں کہ خدا تعالیٰ حاضر است غائب نہ۔"

(احادیث قدسیہ ص ۲۹)

مولوی احمد سعید صاحب کالمی نے کتب بحث سے "حاضر" کے چند معانی نقل کر کے پھر یہ لکھا ہے کہ لفظ "حاضر" اپنے حقیقی لغوی معنی سے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی شان کے ہرگز لائق نہیں۔ (تسکین الخواطر ص ۷۷)

اور یہ لکھا ہے کہ اہل علم نور خدائیں کہ معنی مطلقہ کے اعتبار سے کیا اللہ تعالیٰ پر لفظ "حاضر" کا اطلاق ممکن ہے؟ نہیں، اگر نہیں اللہ (حاشیہ تسکین الخواطر ص ۶۱) یہ ان کی جہالت یا غلطی کی علامت ہے۔

۱۱۔ اس سے کہ منظور معنی جو درست ہے۔ نقل ہے میں و اطلاق کے حال کے مناسب نقل کئے ہیں، انہوں نے یہ کہہ دیا۔ اللہ تعالیٰ پر لفظ "حاضر" کا اطلاق ناجائز ہے؟ اور انہوں نے یہ کیا کہا ہے کہ "حاضر" کا لفظ جب خدا تعالیٰ کے لئے اطلاق کیا جائے تو اس سے یہی منظور معنی مروا ہوں گے؟ یہ سنی اور سنی صادق پستی کا ثبوت دیا ہے، مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ لفظ "حاضر" (جو "شہید" کا غلط ترجمہ ہے) کا اطلاق جب اللہ تعالیٰ پر ہوگا تو ہی طرح ہوگا جو جس کی جہالت شرم کے لائق اور مناسب ہوگا اور اس کے لئے "حاضر" کے معنی "اب کی الحضور"



”عمم“ ہوا ”عربی“ کا مراد وندی ہے۔

وکیل نمبر: ۳۰

”وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ

الْغُيُوبِ“ (المائدہ: ۱۶)

ترجمہ: ”اور جو خیرے دل میں ہے، وہ میں نہیں

جانتا ہے، لیکن تو ہی مجھی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔“

نفوس کے اندر کا علم جانتا ہی ”عالم الغیب“ ہونے کی علامت ہے۔

وکیل نمبر: ۳۱۔۔۔

”وَعِنْدَ مَعَانِي الْعُيُوبِ لَا يَخْلُفُهَا إِلَّا غُيُوبٌ وَيَعْلَمُ

مَا فِي الْبَيْتِ وَالْبَيْتِ وَمَا سَفَطُ مَنْ وَرَقَهُ لَا يَخْلُفُهَا وَلَا

حَبِيَّةٌ فِي ظُلُمَاتٍ لَا رُصْ وَلَا رُطْبٌ وَلَا فِي كِتَابٍ

مُتَنِي“ (النجم: ۵۹)

ترجمہ: ”اور اسی کے پاس غیب کی کتابیں ہیں،

جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو کہ جنگل و دریا میں ہے

وہ سب جانتا ہے، اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے،

اور کوئی دانہ زمیں کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی

تراور شک چڑ ہے، مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہیں۔“

وکیل نمبر: ۵۰

”عَمَّ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةُ“ (الانعام: ۷۳)

یہ غیر اللہ کا غیب پر قیصر ہونا کہ جب چاہے جان لے، یہ بھی نصوح قلبیہ سے ثابت

نہیں، بلکہ جب ہے کہ لفظ ”عمم“ اور لفظ ”غیب“ دونوں ل کر غیر اللہ کے لئے قرآنی

آیت اور متواتر مشاہیر روایات میں ثابت نہیں ہے، اس ذیل میں پیسے ان دلائل کا

بیان ہوگا جن میں ”عمم غیب“ کو صفات خداوندی میں شمار کیا گیا ہے۔

وکیل نمبر: ۱۰۰۔۔۔

”إِنِّي أَعْلَمُ غُيُوبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ“

(البقرہ: ۳۳)

ترجمہ: ”میں آسمانوں اور زمین کی سبھی ہوئی

چیزیں جانتا ہوں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود دعویٰ کے قریب سے کہ آسمانوں اور زمین

کے غیب ہست کی کا علم مجھے حاصل ہے۔

وکیل نمبر: ۲۰۰۔۔۔

”قُلُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ“

(المائدہ: ۱۰۹)

ترجمہ: ”وہ لوگوں کے ہمیں کچھ خبریں تو ہی مجھی

باتوں کو جاننے والا ہے۔“

اس آیت میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جب قیامت کے دن سوال

ہوگا کہ ان لوگوں نے آپ کی کیا قدر کی؟ انبیاء عرض کریں گے کہ خداوند بخشنے والوں

کو تلاش جاننے والا ہے، اور ہم تیرے علم کے متعلقے میں کوئی چیز نہیں ہے، اس سے

ترجمہ: "بھگی اور طاہری باتوں کا چہتا والا ہے۔"

دیکھ نمبر ۶۰

"لَمْ يَخْلُقْنَا اِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَاَنْ

اللَّهُ عَلِيمُ الْغُيُوبِ (آپ ۱۰۶)

ترجمہ: "کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کا بھید اور

ان کا عشاء چہتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتیں جانتے والا

ہے۔"

حقی چیزوں، سرگوشیوں کا جاننا "علام الغیوب" ہی کا کام ہے۔

دیکھ نمبر ۷۰

"لَمْ يُزَكِّوْا اِلٰی عَلِيٍّ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ

(آپ ۱۰۹)

ترجمہ: "پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی

حرف دہانے چاہو گے۔"

دیکھ نمبر ۸۰:.....

"وَسُيِّرُوْا اِلٰی عَلِيٍّ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ"

(آپ ۱۰۵)

ترجمہ: "اور غائب تم غائب اور حاضر کے جاننے

والے کی طرف لے گئے چاہو گے۔"

دیکھ نمبر ۹

فَقُلْ اَعْلَمُ الْغَیْبِ

ترجمہ: "سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی

جانتا ہے۔"

دیکھ نمبر ۱۰

"وَيَعْلَمُ الْغَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْاَنْۢبِیَآءِ یُزَجِّعُ

الْاَمْرَ ثَمَلًا" (آپ ۱۰۳)

ترجمہ: "اور آسمانوں اور زمین کی پاشیدہ بات اللہ

ہی جانتا ہے، اور سب کام کا رجوع اسی کی طرف ہے۔"

سب امور کا مرجع توبہ ہو گا ہے کہ جبکہ عالم الغیب ہو۔

دیکھ نمبر ۱۱:

"لَا یَعْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ: "تمام آسمانوں اور زمینوں کا غیب اسی کو

ہے۔"

دیکھ نمبر ۱۲

اِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

مَدَاتٌ مُّضَدُّوْر (آپ ۱۰۸)

ترجمہ: "یہ ایک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے

غائب جانتا ہے، یہ فکر وہ سمجھوں گے پھر خوب جانتا ہے۔"

"محم حبیب" اور "محم احمد" کا یک نوا جاننا قابل غور ہے، جس سے واضح سمجھ چا سکتے ہیں کہ "سمان اور زمین کی جتنی چیزیں ہیں اور سمجھوں گے، وہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔"

دلیل نمبر ۱۳۔

"لَقَدْ سَلَىٰ وَرَثَتِي لَمَّا تَبَيَّنَتْ عَلَيَّ الْغَيْبُ لَا يَغُتَابُ  
عَسْءَ مَقْطَعُ دَرْدَىٰ، السَّمُوتُ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا اضْغَرُ  
مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَحْمَرُ، لَا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ" (۳۱)

ترجمہ: "کہہ دوں" (آئے گی) قسم ہے میرے  
رب غائب کے جاننے والے کی! البتہ ضرور تم پر آئے گی جس  
سے آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز ذرہ کے برابر بھی غائب نہیں  
اور نہ ذرہ سے چھوٹی اور نہ بڑی کوئی بھی ایسا چیز نہیں جو لوح  
محفوظ میں نہ ہو۔"

مگر آسمانوں اور زمین کے ذرے ذرے کا علم کسی اور کے لئے جاہل  
ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا اپنے متعلق عام غیب فرما کر یہ تخریج کرنا، قیضا مذکورہ واقعہ  
رہتا۔

دلیل نمبر ۱۴۔

"إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ."

(۸ عرات)

ترجمہ: "یہ فکر اللہ آسمانوں اور زمین کی سب

چیزیں جانتا ہے۔"

اس تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام اشیاء کا تفصیلی علم صرف اللہ تعالیٰ کے  
لئے خاص ہے۔ ہر خاص و عام اشیاء کا جاننے والا اللہ تعالیٰ ہے، لوگوں کے تجربات جن کا  
تعلق روحانی طور پر قلب کے وسط سے ہے، اس کو بھی صرف اللہ ہی جانتا ہے،  
آسمانوں اور زمین کی درمیانی فضا میں رہنے والے تمام حیوانات، زمین کے خاروں  
میں سرچنے والے اشیاء، خزانوں و دفنان، ہر چھوٹے بڑے واقعات کا علم، شانِ خداوندی  
کے لائق ہے، اسی کے لئے خاص و لائق ہے، جس میں نہ کوئی بی شریک ہے، نہ کوئی  
جنم و ملک اور نہ اولیاء اللہ۔

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
متعلق اعلان کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں:

دلیل نمبر ۱۵:

"لَقَدْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ، وَلَا أَغْلَمُ

الْغَيْبُ" (۵۰)

ترجمہ: "کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے

پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں۔"

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عقیدے کا بلیغ و بان

بیغی ترجمان سے اعلان فرمایا۔



رہی امداد، " (قن ۴۵)

قریب: "کہہ دو مجھے خبر نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا اس کے لئے میرا رب کوئی مدت ٹھہراتا ہے۔"

گزشتہ دہائی کا خلاصہ یہ ہے کہ

”علم غیب“ خاصہ نہادہ کی، حدیث پذیر یہی وہی یا لاء اللہ تعالیٰ بوقت ضرورت جنہوں کو کبھی دیتے ہیں، اور اویسا، اللہ کو کبھی، اسی طرح فیہ پر قبضہ اور قدرت بھی اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ حیاء سے علم (حیب کی غی کر کے کی وجہ سے نہ کی شان میں کوئی کی نہیں آتی، جب اللہ تعالیٰ ان کو اعلان نہ دے تب بھی وہ غیبی رہتے ہیں، اور جب ان کو راجعاً وہی عزت سے اعلان مل جائے، جیسے کہ حضرت سیدان علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اطلاع ملی، خبر ہے کہ بتا دیا تو چھوٹی اور بڑی کا یہ بتا دیا نہ بتا دیا تو وہ اور یوسف علیہ السلام کے متعلق نہ بتا دیا۔

اس مسئلے کو دو عقلی مثالوں سے سمجھیں۔ "عیب" مشاعرہ کے خراف ہے، جو "نہ" مشاعرہ میں ہے، "ذی" نہیں، اور "جو" "غیب" ہے "و" مشاعرہ "میں نہیں" ہے۔

پہلی مثال

”ف“ نے کہ معطر کی سیر کی اور وہی پر آخر ”ب“ کو بتایا کہ کہ معطر میں اتار فرمات ہو ہے۔ ”ب“ نے آکر یہ خبر ”ج“ کو بتائی، ”ج“ کو یہ پتا چلا کہ ”ب“ کہ معطر نہیں گیا، ”ج“ نے تعدیق کرنے کے سے عجز نہ جانے کی ضمان دی۔

يُسْمَوْنَكَ عِي الشَّاعَةِ أَيَّانُ مَرْسَهَا قُلْ أَمَّا

عَنْهَا عِدَّةٌ رِيْنِيْ

اس کی آمد کا کون سا وقت ہے؟ کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب  
 ہی کے ہاں ہے۔"

اس آیت میں علم قیامت کے تحقق خداوندی فیصلے کا ذکر ہے۔

ولیل نمبر ۳۰۔

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ۖ فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ صَوَابَ عِبَادَتِي ۖ إِنَّمَا مَا شَاءَ  
 إِلَهُهُ ۖ وَلَوْ كُنتَ عَنِ الْعُلُوبِ لَاسْتَكْرَهْتَ مِنَ الْحَبِيرِ وَمَا  
 مَشَى السَّوَاءُ (١٨٩-١٩٠)

ترجمہ: "کہہ دو میں اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا بھی مالک نہیں، مگر جو اللہ چاہے، اور اگر میں قیوب کی بات چاہوں تو بہت کچھ حاصل کر لیتا، مجھے بھی تکلیف نہ پہنچے۔"

وایت میں حکمران صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق عمر غیب کی نفی

دیکل نمبر: ۴۴

أَقْبَلْ نَافِثِي الْفَرِيقَتِ مَا تَوَعَّدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ

(حصہ اول)

موجودہ نمبر میں

پارہ ۱: الم

سورة الفاتحہ مکیتہ

خداوند یہ سورت سارے قرآن حکیم کے مضامین کا اجمالی نقشہ ہے۔

ماخذ توحید آیت ۲۰، قیامت آیت ۳۰، رسالت وغیرہ آیت ۶۔  
برگزیدگان آیت ۶۰۔ مردودین آیت ۷۰۔

سورة البقرة

خداوند سورة البقرة رکوع ۱۸ تا ۲۸۔ اصلاح الیہودی جنم علم الفاسدہ  
(قادی)۔ رکوع ۱۹ قندرب فداق۔ رکوع ۲۰ تا ۲۳ تدبیر منزل۔ رکوع ۲۴ تا ۲۷  
سیاست مدعی کے دو شعبے ملک گیری، ملک دہی۔ رکوع ۲۸ تا ۳۰ حدیث کبریٰ۔

توضیح الخلاصہ:

اس سورت میں علم الہیاتی یعنی توحید و رسالت اور معاد۔ مذکرات و عبادت  
یعنی تذکیر بالہ واللہ تذکیر بالہام واللہ اور تذکیر بربا بعد الموت۔

قرآن کریم سے خاکہ حاصل کرنے والے اور نہ حاصل کرنے والوں کے  
تائید۔ مکرین قرآن کے شہرت اور اس کے حواہات۔ حضرت آدم علیہ السلام کا  
قصہ۔ نبی راسل پر خصوصی نجات اور ان کے اہل و عیال کی خوشنیتوں اور اس کے

بار میں اتار رکھ رہے تھے، وہی اس نے یہ خبر مشہور کر دی کہ "ب" عالم انجیب  
ہے، کیونکہ یہاں وہ کر کے عرب کی خبر بتا رہا ہے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو "و"  
نے "کرع" کیا جناب "سپ" حیران نہ ہوں، یہ خبر تو "ب" کو "لف" کے بتائی تھی،  
تس چکر "ج" نے یقین کیا کہ واقعی "ب" کو ظلم قیام نہیں تھا، کیونکہ ہم قیام وہاں  
ہے جو پہلے ذریعے کے لئے وہاں نہ لانا پڑے گا کہ "ب" عالم انجیب ہے۔

دوسری مثال:

نیشن ماسٹر بذریعہ تا معلوم کر لیتا ہے کہ گاڑی پہلے نیشن سے چل چکی  
ہے، علم دیتا ہے کہ کھٹی بجو، مسافر دیکھتے ہیں کہ ابھی تک گاڑی نظر نہیں رہی، چند  
منٹ کے بعد مسافروں میں پھیل جاتی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ گاڑی نظر نہ گئی  
ہے، یقین جانتے کہ کوئی شخص بھی نیشن ماسٹر کو "عالم انجیب" ماننے کے لئے تیار نہیں  
ہے، محض اس لئے کہ اسے کسی "اسٹے سے یہ چل رہا ہے، جو پھر اسٹے سے معلوم ہو وہ  
"علم قیام" نہیں اور جو "علم قیام" ہے وہ اسے اور ذریعہ کا محاکات نہیں ہے۔

(مہاشین اہل سنت)

غرض علم قیام خداوند ذات خداوندی کا ہے کسی اور بار، کسی ہی اور  
فرشتہ حتی کہ مہاشین، مہاشین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم قیام  
نہیں تھا اور اس کے برعکس عقیدہ اس پر غیر اسدی ہے، اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا  
فرمائے آمین!

بندہ عبد القیوم قادی علی حد

سورہ اسرارہ کراچی

نیل پامل کرنے سے جی چراتے ہیں وہ ان قرآن سے اور کون سی چیز مانع ہے  
ماخذ آیت ۳۳۔

غلامہ رکوع ۶ (۱) تذکیر کا، اللہ وبرا بعد موت سے پیوستہ رکوع ۱۱  
کتاب۔ (۲) اور اس کا ہادی قروی زندگی میں لیں و ناکام ہوئے۔ ماخذ (۱) آیت ۴۷  
۵۶۴۔ (۲) آیت ۵۸، ۵۹۔

غلامہ رکوع ۷ پیوستہ کا مصری زندگی میں ناکام ہونا یعنی مدنی اور کیف  
چیزوں کا مسئلہ کرنا وغیرہ۔ ماخذ آیت ۶۱۔

غلامہ رکوع ۸ پیوستہ کے امر میں حدیث فوقی، حیدر سازی اور تحقیق یعنی  
معائنے کی تک پہنچنے کی کوشش کرنے گئے۔ ماخذ آیت ۶۵، ۶۴۔

غلامہ رکوع ۹ (۱) پیوستہ مسلمانوں کے مساوی رہ کر بھی کام نہیں کر سکتے  
یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جملہ امور سے کمال کام کرے کی عقلا تین صورتیں ہو سکتی

یہ مثلاً دو قسمیں ہیں۔ پہلی کو متیوع و در دوسری کو تابع مانا جائے اور دوسری صورت  
یہ ہے کہ وہ اس قسم میں رہے جس سے کہ دوسری قوم متیوع و پہلی

قوم تابع ہو۔ اس سے پہلے نذر چکا کہ پیوستہ میں متیوع بننے کی قابلیت نہیں رہی، کہ ان  
کی اتباع کی جائے۔ اس آیت میں (۷۵) بتایا جاتا ہے کہ ہمیں اس کی جمع نہیں

رہی چاہئے کہ پیوستہ ۱۸۷ ص ۱۸۷ بت جانتا ہے کہ اس سے ساتھ مساوی رہ کر کام  
کریں گے۔ اور آگے فلو قبوسا غلب (۸۸) یہ بتایا جائے گا کہ وہ پیوستہ ۱۸۷ سے

حق رہ کر بھی کام نہیں کر سکتے لہذا وہ ہر فلا سے بکا رہیں۔ (واللہ اعلم) (۲) اور  
ان کی طبی کمزوریاں۔ ماخذ (۱) آیت ۷۵۔ (۲) آیت ۷۸، ۷۹۔

غلامہ رکوع ۱۰۔ پیوستہ کی طبی کمزوریاں۔ ماخذ آیت ۸۳، ۸۵۔

نما۔ حضرت براہیم علیہ السلام کا تذکرہ اور ہمت اور یکی کی توحید۔ سمجھتہ صلی  
علیہ وسلم کی عقلی قابلیت کا، اپنی تہذیب خلق تہذیب مانی۔

سیاست دینیہ اور سائنس ہیں۔ علم سائنس سے تو میں اور علم دینی سے  
تو انہیں۔ صدیقی معارف و احادیث سنی کا بیان صلی کے اوصاف پر کی تفسیر اور اس

کے نتائج، حکمت کی لطیفیت اور خالق فی سبیل اللہ۔ فعل کی خدمت اور عیوب کے  
تاریخ۔ سوئی حرمت اور سحر اس سے جان۔ تجارت اور اس سے شراعت و عریقے۔

اعراض کی صورت و تحقیق پانچوں اہل ایمان کی ذمہ داری کے تحت کیا گیا ہے۔  
غلامہ رکوع ۱۱ پیوستہ دو کتاب ان کتاب (۱) و (۲) اوصاف متعین۔

ماخذ آیت ۳۳، ۳۴۔  
غلامہ رکوع ۱۲ اعراض و مناقب، قرصہ یعنی ناقابل اصلاح اور قابل

صلاح۔ ماخذ آیت ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵۔ پہلی قسم سے مناقب کا ذکر ہے جو  
نا قابل اصلاح ہو چکے ہیں۔ آیت ۲۰ میں قابل اصلاح مناقب کا ذکر ہے۔

غلامہ رکوع ۱۳ تذکیر بگاہ اللہ سے منافقین نمبر (۲) یعنی جن کی  
حالت قابل اصلاح ہے اس کے قانون کا ذکر ہے۔ ماخذ آیت ۲۱، ۲۲۔

غلامہ رکوع ۱۴ ضرورت اہم یعنی حسب اہم علیہ اس کے تعلق اللہ  
کی روشنی خیرہ ہم سے نہیں ہوئی تو اس سے اس کے سے یہ چیز بطریق ان ضروری

ہوگی۔ ماخذ آیت ۳۷۔  
غلامہ رکوع ۱۵ نفی ملہ من اللہ جماعت کی ضرورت، (اور وہ مسلمانوں

کی جماعت ہے) تاکہ پیوستہ بکار ہو چکے ہیں، تاکہ ان کو تہذیب و ادب سے اللہ سے دعوت  
ان کتاب دی گئی۔ ماخذ آیت ۳۲، ۳۳، لوگوں کی طبی کی وجہ سے دلاتے ہیں اور خود

خاصہ رکوع ۸: (۱) تفسیر تسمات علی القہد یعنی نبی کے کسی حصہ  
جس پر قدرت مانی ہے۔ ۶۔ (۲) باپ تہذیب اخلاق کے دو مسائل، ذکر، شکر۔  
۵۔ (۱) آیت ۱۳۹۔ (۲) آیت ۱۴۰۔  
خاصہ رکوع ۱۹: باپ تہذیب اخلاق کے بقید مسائل غلاظہ، عجز، و غیرہ  
تفسیر شریعت۔ ۱۵۸، ۱۵۹۔  
خاصہ رکوع ۲۰: تفسیر منزل کے پانچ مسکوں میں سے پہلا مسئلہ کسب  
دروغ یعنی اللہ نے عقل دے دی ہے لہذا عقل کے وسیعے ترکیب و تعمیل اشیاء سے  
درغ کماتا۔ ۱۶۳۔

خاصہ رکوع ۲۱: مسئلہ دوم صرف کرنے کے اصول یعنی جب انسان کو  
کوئی خلعت پہن کر نماز منظور ہو تو وہ اپنے طہر کو ایسے رنگ میں پہن جاتا ہے جس کے  
چشم نظر مقصد پر ہوا ہو جائے۔ مثل پہنوں بننے کے لئے دودھ، گوشت، انڈے اور  
دوسری مٹوئی غذاؤں کو زہر کر دیا جاتا ہے، اسی طرح جس شخص کو دنیا میں بلا کا کام کرنا  
سے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے روحانی مرنے یعنی نبی کے مشورہ سے چیزیں  
صرف کرے تاکہ اس کا مصعب اور رادہ جہد چار ہو جائے۔ نبی کی تعلیم کا یہ ثر ہوتا  
ہے کہ انسان کی عقل میں یہ علوم اور خیالات بھر دیئے جاتے ہیں جن سے اس کے  
اور وہ میں جھگڑ پیدا ہو اور وہ جہد میں مقصود پر پہنچ سکے، اس کے برعکس لقاہ شیطانی  
اور اجتناب شیطان کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی ہمت پست ہو جاتی ہے اور نہ منزل  
مقصود پر پہنچنا نصیب ہوتا ہے لہذا اسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بر چیز کو چارت کے کر طمان  
پھر سقزی اور پسندیدہ چیزوں کا استعمال کیا کرو، واللہ اعلم۔ ۱۶۸۔

خاصہ رکوع ۲۲: مسئلہ سوم لقاہ مفہوداری مسئلہ چہرہ لقاہ مفہوداری یعنی

خاصہ رکوع ۱: بیود کے امراض مستقر ہیں، اور وہ مسلمانوں کے ماتحت  
رو کر بھی کام نہیں کر سکتے۔ ۸۸، ۸۹۔

خاصہ رکوع ۱۲: حالت اکٹہ میں بیود کا مشقہ یعنی خدائی تعلیم  
(تورات) کو چھوڑ کر شیطانی تعلیم کے پیچھے لگ گئے، اور بدورت و بدورت کی تعلیم کے  
دوسرے دہنے تھے۔ ۱۰۳۔

خاصہ رکوع ۱۳: (۱) اہل کتاب سے مقاطعہ اور (۲) بحث فرغ فی  
الشرائع۔ ۱۰۳۔ (۲) آیت ۹۹۔

خاصہ رکوع ۱۴: بیود بحث فرغ فی اشرائع چھوڑ کر مساجد نبیہ کو غیر آباد  
کرتا چاہتے ہیں۔ ۱۱۳۔

خاصہ رکوع ۱۵: مسلمات بیود پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ بیت  
اللہ الحرام ہونا چاہئے۔ ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸۔

خاصہ رکوع ۱۶: اہل میں اہل اسلامک بیود کے مسلم اعظمیہ یا روگوں  
وہ ہے یعنی اہل تعلیم علیہ السلام وراثت کی اور اور جہد ملی اور مینشی جہد سلام کو دیا گیا  
ہے۔ ۱۳۹۔

## پارہ ۲: سيقول

خاصہ رکوع ۱۷: (۱) تحویل قہد کا حقیقی حرب (۲) در اہل کتاب کی  
خوشنودی بیت المقدس کو قہد مانے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ ان کی خواہشات کے  
اجارے سے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ بدترین جرم ہے۔ ۱۴۳ (۱)۔  
(۲) ۱۴۵۔

سے بچنے کا ایسا سچا چیلنج ہے کہ تو ان کے لئے جو ہے کہ تو ان سب کے لئے اور ہمیشہ کے لئے لازم ہے اگر سن بھلا تا ضروری ہے لیکن اگر بھلا کے لئے ہمیشہ کے لئے تیار نہیں رہو گے تو بد بھی پیسے کے (لاہور لون و بھلا تلو کو) کا کفار چونکہ ہمیشہ کو شام

خلاصہ رکوع ۱۳۳۔ قرآن غنیف، خفیف کا بے ۱/۲ فرض یہ ہے کہ

غدارہ رکوع ۲۔ تافین مسلک صحیح کی برہادی اور موافقین کی سرفراری کا  
اظہار۔ ماخذ: آیت ۱۵۰۱۲۔

غدارہ رکوع ۳۔ مسلک صحیح کے معاندین کا رد و راست پر آشکارا شکل ہے۔  
نور مسلمانوں کو اپنی کامیابی کے لئے گامزن ہونا چاہئے۔

غدارہ رکوع ۴۔ اللہ تعالیٰ کے دربار سے عزت پانے کے لئے  
(مستطعمین) غداروں کے برگزیدہ در چیدہ ہندوں کے قتل قدم پر چلنا ہوگا۔  
ماخذ: آیت ۳۳، ۳۱۔

غدارہ رکوع ۵۔ بشریت پیدائش عیسیٰ علیہ السلام اور صاعدہ تعلیم عیسیٰ علیہ  
السلام۔ ماخذ: آیت ۵۱، ۴۵۔

غدارہ رکوع ۶۔ موحید اور بدعتی علیہ السلام کا ذکر۔ ماخذ: آیت ۵۵۔  
غدارہ رکوع ۷۔ اہل کتاب کو مسلک صحیح کی طرف دعوت اور ان کا  
اعتراف بلکہ وہ مسلمانوں کو گمراہ نہ چاہتے ہیں۔ ماخذ: آیت ۶۴، ۶۳۔

غدارہ رکوع ۸۔ اہل کتاب کا مسلمانوں کے خلاف سعی کرنا۔ ماخذ:  
آیت ۷۲۔

غدارہ رکوع ۹۔ تمہارا۔ مقتداؤں (یعنی انبیاء و پیغمبر اسلام) نے تو رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کا اقرار کیا تھا تو تمہیں بطریق ولی آپ کے اتباع کو کفر  
جناب کرنا چاہئے۔ ماخذ: آیت ۸۱۔

### پارہ ۴: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

غدارہ رکوع ۱۰۔ (۱) پیہود کے شہ کا جواب (۲) درس گاہ ابراہیمی کی

خلافت توحید میں اپنی اور اپنے تعین کی جاں اور جان خرچ کرے۔ ماخذ:  
آیت ۲۵۵، ۲۵۳۔

غدارہ رکوع ۳۵۔ اوقات مزیدہ توحید کی شروعات بھی فیذی کے  
دور ہے جتنی مسلمانوں کے فیذہ کو چاہئے اس قسم کے واقعات کی (یعنی جو اس رکوع  
میں مذکور ہیں) اشرا شاعت کرے تاکہ مومنوں کو مزید ایمان حاصل ہو اور شاید  
تافین کو لگی اس سے کچھ مدد پہنچ جائے۔ ماخذ: ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸۔

غدارہ رکوع ۳۶۔ فرض مومنین صاف اور شہادہ خالق فی سبیل اللہ کی  
شرط اور اس میں اضافہ یعنی مومنین صاف اور شہادہ دو قسم کے ہوں گے، اہل دوست و اہل  
علم۔ اس رکوع میں اہل دوست کے فرائض مذکور ہیں اور دوست ترقی کرنے کی چار  
شرعیں مذکور ہیں۔ ماخذ: آیت ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۵۔

غدارہ رکوع ۳۷۔ اذنی مال کی پانچویں شرط یعنی عہد پیریں اللہ سے  
نام دو۔ اور اہل علم کے فرض کی طرف اشارہ۔ ماخذ: آیت ۳۶۶، ۳۶۹۔

غدارہ رکوع ۳۸۔ اذنی فی سبیل اللہ کی ضد یعنی سوداگری کی ممانعت۔  
ماخذ: آیت ۳۷۸۔

غدارہ رکوع ۳۹۔ قانون دین۔ ماخذ: آیت ۳۸۲۔  
غدارہ رکوع ۴۰۔ شوری خلافت و قتل و ماخذ: آیت ۳۸۳۔

### سورۃ آل عمران:

غدارہ رکوع ۱۔ نصاریٰ کو دعوت ان کتاب و قرآن کتاب میں صحیح اور  
غلط کی تفسیر۔ ماخذ: آیت ۱۳، ۱۲۔

۱۱۔ اری ہے۔ (۱) گل، (۲) ستران حق۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۸۱۔ (۲) آیت ۱۸۷۔

۱۲۔ رکوہ ۲۰۔ نصاریٰ کی پاکیزہ خصال کی تعظیم۔ ماخذ: آیت ۱۹۹۔

سورۃ النساء مدنیہ:

خلاصہ سورۃ النساء:۔ سورۃ النساء میں اصلاح عرب ہوگی، اس میں دو

باب آئیں گے

۱۔ تہذیب منزل۔ ۲۔ سیاست مدنیہ۔

اور تہذیب منزل کا باب دو ضلعوں پر مشتمل ہے:

۱۔ قانون اصلاح مال۔ ۲۔ قانون اصلاح ازدواج۔

اصلاح ازدواج میں اصلاح اولاد خود بخود ہو جائے گی، اور اگر ماں کی رعایت

صحیح ہو جائے یعنی ماں کو صحیح در شروع طریقہ سے حاصل کیا جائے، تو خیر کا سنگ میاد

قائم ہو جائے گا، ورنہ سنگ بنیاد ہی میں کجی اور خرابی آ جائے گی، کیونکہ جس کا لقمہ حرم

ہے نہ اس کے قدم میں نور ہوگا، نہ اس کے کام میں برکت ہوگی، نہ اس کی عبادت درجہ

قبول پائے گی۔ ورنہ دعا مستجاب ہوگی، سب خوشییں جمع ہوں گی اور قلب سنگ ہوتا

جائے گا، پھر اولاد بھی کسی طرح ہوگی۔ غرض ان خرابیوں کا انتظام مشکل ہوگا۔

خلاصہ رکوہ ۲۱۔ درآہ مال ناچاڑ کی روک تھام۔ ماخذ: آیت ۶۴۔

خلاصہ رکوہ ۲۲۔ درآہ ماں کا صحیح قانون۔ ماخذ: آیت ۱۲، ۱۳۔

خلاصہ رکوہ ۲۳۔ قانون اصلاح محتاج ازدواج اور مدارج محتاج۔

ماخذ: آیت ۲۱، ۲۲۔

خلاصہ رکوہ ۲۴۔ ایسا طرز معاشرت جس سے اخلاقی خرابیوں سے بچا جاسکے۔

حرف دعوت (۳) متعلقہ عن اہل الکتاب۔ ماخذ: آیت ۹۳، ۹۶، ۱۰۰۔

خلاصہ رکوہ ۱۱۔ تم میں سے بیشک مسلک صحیح کی طرف ایک جماعت کو

بھی جونا چاہئے، اور اس کی طرف دعوت دینے والی جماعت کے نتائج اخروی۔ ماخذ

آیت ۱۰۰، ۱۰۳۔

خلاصہ رکوہ ۱۲۔ امت مسلمہ کا فرض یعنی بحیثیت امت کے یہ فرض ہے

کہ ہر معروف اور غیبی عن لکھ کرے لہذا جو شخص بھی اس مت کا فرد کہلائے گا اس

کے دوسرے فرض عائد ہو جائے گا۔ اور منافقین سے متعلقہ۔ ماخذ: آیت ۱۱۸، ۱۲۰۔

خلاصہ رکوہ ۳۔ غزوہ بدر کی کامیابی کا راز کہ راز اور منافقین سے علیحدگی

ہی تھا، اس لئے کہ طہالت میں اسطفا مت تھی۔ ماخذ: آیت ۱۲۳۔

خلاصہ رکوہ ۱۳۔ اصلاح لغزش واقعہ احمد۔ ماخذ: آیت ۱۳۰، ۱۳۲،

۱۳۳۔

خلاصہ رکوہ ۱۵۔ کام قندہ اللہ تعالیٰ کے مجروس پر ہونا چاہئے نہ کہ کسی

خاص مسئلہ کے حل پر۔ ماخذ: آیت ۱۳۳۔

خلاصہ رکوہ ۱۶۔ احمد کی شکست تہار کی فطرت یعنی تہار کی اپنی فطرتوں کی

وجہ سے فتح ہوتے ہوئے شکست ہوگی۔ تازار اور عصیان ارسوس کا نتیجہ ہے۔ ماخذ

آیت ۵۲۔

خلاصہ رکوہ ۱۷۔ سب سے شہرہ مشہور کو کن خوبوں سے حق فرمایا،

بڑی بہت احمد فتح بدو کا تہرہ ہے۔ ماخذ: آیت ۱۵۹، ۱۶۵۔

خلاصہ رکوہ ۱۸۔ بدو مغربی کی کامیابی کا باعث۔ ماخذ: آیت ۱۷۳۔

خلاصہ رکوہ ۱۹۔ (۱) تدرہ سرافش یہود جن سے مسلمانوں کو احتراز

ہوں۔ ماخذ آیت ۲۳، ۲۴۔

### پارہ ۵: والمحصنات

غلامہ رکوع ۱۵: قانون اصلاح معاملات۔ ماخذ آیت ۲۹۔

غلامہ رکوع ۶: تقسیم مراثی زوجین اور فرضی شریک۔ ماخذ:

آیت ۳۶، ۳۷۔

غلامہ رکوع ۷: (۱) تحصیل قانون ٹی کے لئے سیکلہ کی ضرورت۔

(۲) ترک سیکلہ سے مستغفرت کا مندر۔ (۳) قانون نبی کو چھوڑ کر غیر اللہ کے قانون

کو وہ درجہ دینا جس میں بھی ایک طرح کی شک کی ہو ہے۔ ماخذ (۱) آیت ۳۳۔

(۲) آیت ۳۷۔ (۳) آیت ۳۸۔

غلامہ رکوع ۸: ترک مسک (۱) مکتب اللہ سے اتنا جیت و طاغوت

کرنا پڑے گا۔ (۲) اور طاعوت کا نتیجہ نازل جنت لینی ہے۔ ماخذ

(۱) آیت ۵۱۔ (۲) آیت ۵۲۔

غلامہ رکوع ۹: مسک صحیح کے ترک کرنے پر یہ ان طاغوت

کرنا پڑے گا۔ (۲) قبیلہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب۔ ماخذ

(۱) آیت ۶۰۔ (۲) آیت ۶۵۔

غلامہ رکوع ۱۰: اشاعت قانون عدل میں قتل کی ضرورت یا غصوں

مستغفلین کی حمایت کے لئے۔ ماخذ: آیت ۷۳، ۷۴۔

غلامہ رکوع ۱۱: موت کا خیال دل سے نکال کر کھس تیار کر کے

نکالنا پڑے گا۔ (۲) اس سفر قتل میں ہر ضروری کو ختم لینی پر محمول کر کے اطاعت

یہ گریز نہ کی جائے۔ (۳) اور جہاں تک ہو سکے جیت غزوات کو بڑھانے کی سعی

نہ ہے۔ ماخذ: (۱) آیت ۷۷، ۷۸۔ (۲) آیت ۷۹۔ (۳) آیت ۸۳، ۸۴۔

غلامہ رکوع ۱۲: اقسام اللہ و اقسام اللہ سے لڑنے ممنوع ہے، اور قسم

دین سے بدعت ممنوع ہے۔ ماخذ: (۱) جن سے لڑنے ممنوع ہے۔ آیت ۹۰۔ (۲) جن

سے بدعت ممنوع ہے۔ آیت ۹۱۔

غلامہ رکوع ۱۳: مسلمانوں میں قتل کا انداز، میدان قتل میں مؤمن

نہ کہ جہاں تک ہے۔ مسلمانوں کی اقسام اور جہاں سے اقسام اللہ کا ذکر۔

ماخذ: آیت ۹۲، ۹۳، ۹۴۔

غلامہ رکوع ۱۴: حکم قتل کے بعد مسلمانوں کی قسم راجح کا ذکر۔ ماخذ

آیت ۹۵۔

غلامہ رکوع ۱۵: بیت قتل۔ ماخذ: آیت ۱۰۲، ۱۰۳۔

غلامہ رکوع ۱۶: اہل حل و عقد کو خزان (جنت) کے لئے وئے اور حرم

(گناہگار مجرم) کی طرف داری نہیں کرنی چاہئے۔ ماخذ: آیت ۱۰۵۔

غلامہ رکوع ۱۷: مؤمنین و اپنے مسک صحیح سے ہر نہیں ہٹا چاہئے۔

ماخذ: آیت ۱۱۵۔

غلامہ رکوع ۱۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسک سے ہٹنے والے

مرض ثلث میں مبتلا ہو کر شیطان میں سے قتل ہوں گے۔ ماخذ: آیت ۱۱۸۔

غلامہ رکوع ۱۹: مسائل ملک داری۔ ماخذ: آیت ۱۲۵، ۱۲۶۔ مسائل

حلف و بیعت کی جو قسمیں سرور اللہ و بیعت و بیعت ہیں، ان کو ضرور ادا کرنا ضروری ہے۔



اشارات ضروریہ:

سورۃ النہد میں دو باب ہے۔ تدبیر منزل، سیاست مدنیہ۔ سیاست کے بحر  
و دہ ہے حکم گیری، حکم داری۔ حکم گیری شتم سوچنی، پلنگہ داری شروع ہوتی  
ہے۔

خلاصہ رکوع ۲۸۰۔ (۱) تحقیق استقلال۔ (۲) بے اعتدالی کے آثار۔  
(۳) درک کے نتائج۔ ۱۔ آیت ۱۳۵۔ (۲) آیت ۳۔ (۳) آیت ۳۸  
۱۳۹۔

خلاصہ رکوع ۳۱: (۱) فطری نقص منافقین۔ (۲) مقابلہ عن الکفار۔ ماخذ:  
(۱) آیت ۱۳۳، ۱۳۴۔ (۲) آیت ۱۳۳۔

### پارہ ۶: لا یحب اللہ

خلاصہ رکوع ۲۲: فطری اہل کتاب۔ ماخذ آیت ۱۵۳، ۱۵۵۔  
خلاصہ رکوع ۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ادیان سابقہ سے  
صورتِ محمد ہے۔ ماخذ آیت ۱۲۳۔

خلاصہ رکوع ۲۴: اہل کتاب نے انبیاء و مہم اسلام تو مان گئے تھے، لیکن  
وہ تو ان تعلیم کے حامی تھے جس سے مشرک صلی اللہ علیہ وسلم ماری ہیں۔ ماخذ  
آیت ۱۶۲۔

### سورۃ المائدہ مدنیہ

موضوع سورۃ: صلح عرب۔

خلاصہ رکوع ۱: اہل حق عہد الہی کی تشکیل۔ ماخذ آیت ۳۴۔

خلاصہ رکوع ۲: طریقہ تیز حیثیات اور تاکید الہی کے بھاق۔ ماخذ:  
آیت ۶۶۔

خلاصہ رکوع ۳: نفس بھاق کے نتائج۔ ماخذ آیت ۳۔  
خلاصہ رکوع ۴: (نفسِ منہ کے باعث ملت جس کا ذکر پہلے نوع میں  
آیا ہے) لعنت سے بزدلی پیدا ہوئی۔ ماخذ آیت ۲۲۔

خلاصہ رکوع ۵: لعنت الہی کا دوسرا اثر سلب عقل ہے، عقل پر یہاں پرہ  
پڑ جانے کے حوالوں سے بھی حکم عقل ہو جائے۔ ماخذ آیت ۳۰، ۳۱۔

خلاصہ رکوع ۶: ایسا طریقہ عمل جس سے نفسِ عہد کی نوبت نہ آئے۔ ماخذ:  
آیت ۳۵۔

خلاصہ رکوع ۷: تقرب الی اللہ کے لئے اتباعِ کتاب اللہ ضروری ہے۔  
ماخذ آیت ۴۹۔

خلاصہ رکوع ۸: اہل حق الہی سے مقابلہ تاکہ اتباعِ کتاب اللہ  
ہو سکے۔ ماخذ آیت ۵۱۔

خلاصہ رکوع ۹: دشمنانِ خدا سے مقابلہ کا سبب استہزاء علی الدین ہے۔  
ماخذ آیت ۵۸، ۵۹۔

خلاصہ رکوع ۱۰: امت مقصد کی تخلیق اور مسائل حل ہونے۔ ماخذ  
آیت ۶۰۔

خلاصہ رکوع ۱۱: اہل کتاب کی تبلیغ میں صداری مقدم و رہبر مقرر ہیں۔  
ماخذ آیت ۸۲۔

خلاصہ رکوع ۱۳ اسباب بھارتِ جم نے چھپیں دکھائے ہیں، اب بھی  
ادھر سے رہو تو تم جانو۔ ماخذ آیت ۶۳۔

خلاصہ رکوع: ۱۲۰ تمناے انبیاء علیہم السلام وقت شہادت۔ ماخذ بیت ۱۸۰

خاصہ رکوع: ۳: (۱) بزرگ اجازت کتاب اللہ سے لفظ فی الشریک۔  
(۲) اور مشرکین کی عصمت۔ ماخذ: (۱) آیت ۲۲: ۲۱۔ (۲) آیت ۲۳۔



آیت ۶۳، ۵۹۔

خلاصہ رکوع ۹:- تذکیر پیام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ مافذ:

آیت ۷۲، ۶۵۔

خلاصہ رکوع ۱۰:- تذکیر پیام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ مافذ:

آیت ۷۳، ۷۳۔

خلاصہ رکوع ۱۱:- تذکیر پیام اللہ سے دعوت الی الکتاب۔ مافذ:

آیت ۸۵، ۹۳۔

## پارہ ۹: قال الملا

خلاصہ رکوع ۱۲:- پہلی تہ شدہ استوں پر تحدیدی نچو اور غاصین اسلام کے

لئے نصیب۔ مافذ: آیت ۹۳، ۹۲، ۹۱۔

خلاصہ رکوع ۱۳:- ام سبقتی کی کا باعث تحدید رسولی قد درقہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ مافذ: آیت ۱۰۴، ۱۰۳۔

خلاصہ رکوع ۱۴:- بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ مافذ: آیت ۱۰۹۔

خلاصہ رکوع ۱۵:- بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ مافذ: آیت ۱۱۰۔

خلاصہ رکوع ۱۶:- بقیہ قصہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ مافذ: آیت ۱۳۰۔

خلاصہ رکوع ۱۷:- موسیٰ علیہ السلام اپنی امت اہلبیت کے لئے قانون

پینے کے واسطے گوہر پر تحریف لے گئے۔ مافذ: آیت ۱۳۱۔

خلاصہ رکوع ۱۸:- موسیٰ علیہ السلام کے گوہر پر جانے کے بعد امت

نے بت پرستی شروع کردی۔ مافذ: آیت ۱۳۲۔

خلاصہ رکوع ۱۹:- (۱) گوسہ پرتی پر یوں فطبت و دلت، (۲) موسیٰ

ہارے نامی مت کی دانی نصرت کے شراب۔ مافذ: آیت ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰۔

خلاصہ رکوع ۲۰:- (۱) دعوت امت موسیٰ علیہ السلام اور (۲) اس کے

ناب۔ مافذ: آیت (۱) ۱۵۸۔ (۲) آیت ۱۵۹۔

خلاصہ رکوع ۲۱:- دعوت الی الحق کے بعد داعی بری المذمہ ہے۔ مافذ:

آیت ۲۵۔

خلاصہ رکوع ۲۲:- (۱) کتاب مذکی طرف دعوت دینے کی ضرورت مس

سے محسوس ہو رہی ہے۔ تم میں سے ہر ایک برابر امت خدا تعالیٰ کی عدا کی عہد کر آوا

سے، ہند اس کے اپنے کے لئے بدیت کی ضرورت تھی تاکہ تم قیامت کے ان عدم

طرح کا حد نہ کرنے پاؤ۔ (۲) ایک دوسری ہند بھی بڑی بدست موجود ہے کہ

شیطان تمہیں گمراہ کرے کے لئے کمر بستہ ہے، چنانچہ عیم باغور کو س نے بہکا ہی یا۔

(۳) دعوت کتاب اللہ کو رد کرنے والے انعام سے بھی بدتر ہیں۔ مافذ:

(۱) آیت ۱۷۳۔ (۲) آیت ۱۷۵۔ (۳) آیت ۱۷۹۔

خلاصہ رکوع ۲۳:- دعویٰ کو اغراض کی حالت میں استدراج مہلت کا

مست اللہ میں داخل ہے۔ مافذ: آیت ۱۸۲۔

خلاصہ رکوع ۲۴:- کتاب اللہ کا اتباع چھوڑ کر شرعین و شرک مشکل

مکہ تائمن سے، لہذا اتباع کتاب اللہ ضروری ہے۔ مافذ: آیت ۸۹، ۱۹۰۔

۳۰۳

## سورۃ الانفال مدنیہ:

تہمید (تمام اقوام عام کی تبلیغ) یہاں تک تمام اقوام عالم کو مسلمانوں سے تبلیغ کر دی، سورۃ انفال میں یہ لکھا کہ، سورۃ آل عمران میں لکھا کہ، سورۃ النساء اور سورۃ مائدہ میں عرب کو، سورۃ الانعام میں یمن کو، سورۃ اعراف میں بقیہ اقوام عالم کو، چھ مہینے کا قانون، قانون ۱۵ جامع ہوتا ہے جو اپنے قبیلوں کو حسب نفع اور دفع ضرر کے راستے بتائے، لہذا تبلیغ کے ذریعہ تمام غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کا طریقہ بتلادیا گیا ہے، مسلمان اگر چہ کئی ہی حکمت عملی سے کام لے گا اور موقوفہ حسنہ سے کھائے گا، مگر آخر قیام تک یہی ہوگا کہ غیر مسلم اپنے مذہب سے علیحدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو جائے گا۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ مذہب خواہ کتنا ہی گھٹا اور غیر حقوق ہو انسان اس پر جان و جان اپنی معاونت نہیں کرتا ہے۔ اس سے چند چیزیں نکلیں کہ مسلمانوں کو اپنے واقعات پیش نہیں کریں کہ غیر مسلم اپنے مذہب کی نفاذ کے لئے مسلمانوں پر حملہ کرنے سے لئے تیار ہو جائیں۔ اس وقت مسلمانوں کے سامنے تین صورتیں ہوں گی:

۱۔ لڑائی کر جان بچائے۔

۲۔ بعض ہندوؤں کے اصول کے مطابق سنی گروہ کو مارے یعنی خاموش ہو کر رہ گئے، یہاں تک کہ مارنے والا تھک جائے اور مارنا چھوڑ دے۔

۳۔ پاؤں کو مقابلہ کرے۔

اگر ہمارے پرست اپنے جھوٹے مذہب پر جان دینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں تو مسلمان کو اپنے سچے تعالیٰ یعنی خدائی مذہب پر بھڑکی اولیٰ جان دینے کے لئے تیار سر رکھ رہنا چاہئے۔ وہی دو صورتیں حریت، غیرت اور شجاعت کے خلاف

ہیں۔ ہر مسلمانوں کے لئے فقہ تیسری راہ عمل ہے، کیونکہ مذہب، جذبات حریت و حریت کا مربی ہے، نہ کہ اس کا قاتل کرنے والا۔

## قانون جنگ کی دفعات

۱۳۳۔ حال قانون جنگ کے اس حصہ پر مشتمل ہے جو دفعہ نمبر سے تعلق رکھتا ہے، یعنی اس ۱۳۳ میں بتایا گیا ہے کہ اگر دشمن مقابلہ کرنا چاہے تو مسلمانوں کے حسب جنگ کیا ہوں گے؟ ان اصول کو تیرہ دفعات میں بیان کیا گیا ہے، اور ان کا کوئی قانون جنگ ان تیرہ دفعات سے باہر نہیں جاسکتا۔

## ابتداء دفعات:

دفعات قانون کی ابتداء دوسرے رکوع کی آیت "یا ایہا الذین امنوا اذا لقتکم" لآئینہ سے ہوگی۔ اس سے پہلے لڑنے کا حکم نہیں تھا، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ جو کراہت یا غیرت میں اختلاف نہیں کرنا چاہئے، اس کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق دوسرے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کریں گے، جتنے ماہ سے ہی پر قدرت کر دیا اور اپنے حقوق نہ چھوڑا۔

خلاصہ رکوع ۱۔ دفعہ اختلاف متعلق قیمت در۔ دفعہ ۳۳۔

خلاصہ رکوع ۲۔ قانون جنگ کی دفعہ اول (صرف لڑائی میں)

استقامت۔ دفعہ ۱۵۔

خلاصہ رکوع ۳۔ (۱) دفعہ دوم میدان جنگ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو۔ (۲) دفعہ سوم اس طاعت کو رندگی سمجھو۔

(۳) دفعہ چہارم ادائے قرض میں خیانت نہ کرو۔ ملاحظہ: (۱) آیت ۲۰۔

(۲) آیت ۳۳۔ (۳) آیت ۲۷۔

غلامہ رکوع ۴ دفعہ پنجم حصوں فرقان کے لئے اتر اور تقویٰ۔ ماخذ آیت ۲۹۔

غلامہ رکوع ۵ (۱) دفعہ ششم۔ (۲) دفعہ ہفتم علیہ قیاس قانون تقسیم مانم۔  
ماخذ (۱) آیت ۳۹۔ (۲) آیت ۴۰۔

### پارہ ۱۰: اوعلموا

غلامہ رکوع ۶ دفعہ ہفتم و نهم۔ (۸) (۱) میدان جنگ میں ذکر الہی کا تحفظ رہے۔ (۹) (۲) تلقین ترک منازعہ۔ ماخذ آیت ۳۶، ۳۵۔

غلامہ رکوع ۷ (۱) مناقبین کو اس یمن کی مددقت پر حثا نہیں۔  
(۲) در کفار کا تحقق پانہ درست نہیں، اس لئے تم ہی جیتو گے، دو تم سے جیت نہیں سکے۔ ماخذ آیت ۵۱، ۴۹۔

غلامہ رکوع ۸ دفعہ دہم و یزدائم (۱) آیت جنگ کی تیاری، اس دم مصالحت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ ماخذ آیت ۶۱، ۶۰۔

غلامہ رکوع ۹ دفعہ دہم و یزدائم تکم تحریر علی اعتبار۔ ماخذ آیت ۶۵۔  
غلامہ رکوع ۱۰ دفعہ یزدائم مقصد یہ ہے کہ میں مسلمانوں میں سے فقط ان قوموں اور امتوں کا خیال رکھتا ہوں جو مرکز سے وابستہ ہیں۔ ماخذ آیت ۷۳۔

سورة التوبة مدنیہ

موضوع سورۃ: اعلان جنگ۔

غلامہ رکوع ۱۱ مسلسل درجہ۔ (۱) طمان جنگ۔ (۲) مہبت غور۔

(۳) آیت مسجد کے مساجد کفار۔ (۴) آیت غیر مسجد کے مساجد۔ ماخذ آیت ۱۔ (۲) آیت ۲۔ (۳) آیت ۳۔ (۴) آیت ۴۔

غلامہ رکوع ۲ ہجرتی صحت۔ ماخذ آیت ۸۱۷۔  
غلامہ رکوع ۳: دفعہ اظہار عداوت۔ ماخذ (۱) آیت ۱۷۔  
(۲) آیت ۱۹۔ (۳) آیت ۲۳۔

غلامہ رکوع ۴: ہجرتی دو غلہ۔ (۱) قلت تعداد۔ (۲) اور ضرورت پات  
تہی کا فقدان مانع جہاد نہیں ہو سکتا۔ (۳) اور کس سے لڑا جائے۔ ماخذ  
(۱) آیت ۳۵۔ (۲) آیت ۲۹۔ (۳) آیت ۲۹۔

غلامہ رکوع ۵: مسلمانوں کو تمام اقوام عالم سے لڑنا ہوگا اس لئے سال  
میں چار مہینے صحت اور آرام کے ہیں۔ ماخذ آیت ۳۶، ۳۵۔

غلامہ رکوع ۶: تمام مسلمانوں کو لڑنا پڑے گا۔ ماخذ آیت ۴۸، ۴۸۔  
غلامہ رکوع ۷: خود اپنے آپ کو جہاد سے (۱) مستثنیٰ رکن عدمت حق  
ہے اور تمام علیحدہ مستثنیٰ۔ ماخذ (۱) آیت ۴۵۔ (۲) آیت ۳۶۔ (۳) آیت ۳۹۔  
(۴) آیت ۵۸۔

غلامہ رکوع ۸: مستثنیٰ کی قسم رابع۔ ماخذ آیت ۶۱۔  
غلامہ رکوع ۹: (۱) مناقبین کا نصب اہلین۔ (۲) اور ان کی مزا۔  
(۳) مؤمنین کا نصب عین۔ (۴) اور ان کی جزا۔ ماخذ (۱) آیت ۶۷۔  
(۲) آیت ۶۹۔ (۳) آیت ۷۱۔ (۴) آیت ۷۲۔

غلامہ رکوع ۱۰: (۱) مؤمنین کو کفار اور منافقین سے جہاد اور دشمنی کا

علم۔ (۲) اس شخص کی قسم خاص کا ذکر، ماخذ (۱) آیت ۷۳۔ (۲) آیت ۷۵۔  
 غلامہ رکوع ۱۰ (۱) نتیجہ تکلف۔ (۲) تقدیر کے بعد اس کی حالت میں  
 تحریر۔ ماخذ (۱) آیت ۸۔ (۲) آیت ۹۳۔  
 غلامہ رکوع ۱۴: تحریر تکلف پر توجہ آپکار۔ ماخذ آیت ۹۰۔

### پارہ ۱۱: يعتذرون

غلامہ رکوع ۱۳ اقامت ساقین۔ (۱) اقامت معافی کیونکہ ان میں لذت  
 افتقادی ہے، اور اس ناصب میں لذت میں سمیں ہے۔ (۲) قابل معافی ن  
 میں خلق مادی سے عتقادی نہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۰۔ (۲) آیت ۱۰۶، ۱۰۴۔  
 غلامہ رکوع ۱۳: (۱) قطع مومنوں کا مسک۔ (۲) اور قابل معافی  
 حضرات کا قطعین سے حق منافقین کے بعد جب قطعین کا مسک وضع کیا جاتا  
 ہے۔ ماخذ (۱) آیت ۱۱۱۔ (۲) آیت ۱۱۸۔  
 غلامہ رکوع ۱۵: السداد تکلف کے لئے اشاعت تعلیم۔ ماخذ۔  
 آیت ۱۲۲۔

غلامہ رکوع ۱۶: طریق جنگ کی تعلیم۔ ماخذ آیت ۱۲۳۔

### سورة یونس

موضوع سورة دعوت ان قرآن۔ اعلیٰ تسلک آیات الکتاب  
 الحکمہ (سورة یونس کی سب سے بڑی آیت) نتیجہ وسیع مایوسی تک آتی ہے  
 (سورة یونس کی سب سے بڑی آیت) شد مدہ ۱۰۰ جز سے جس میں کسی طریقہ سے  
 موضوع کا ذکر کرتے ہیں۔ (۱) کن الناس عجا (۲) ان الدین لا یروون لقائنا

(۱۳) الدین آمنوا وعملوا الصلحت (۴) جہانہم وسلمہم بالیست۔  
 (۵) دینی علیہم آیات (۶) اس حل میں شرکت تکم (۷) او ما کن ہذا  
 الدین ن یفتی الیہ (۸) اور بقولوں افتی الیہ (۹) وہمہم میں یوم  
 نہ وہمہم میں لا یوم نہ (۱۰) ایہا الناس قد حادکم موعظہ (۱۱) او ما  
 سکون فی شان وعانتو مہ من قرآن (۱۲) الدین اموا وکانو یظنون  
 (۱۳) او کحل عیبہم بید روح (۱۴) او عرقسا الدین کدبو بایاتا (۱۵) انہم  
 بعضا من بعدہ رسلا (۱۶) انہم یفت من بعدہم موسیٰ الیہ (۱۷) انہم کنت  
 فی شک مما امرک الیک (۱۸) او لا سکون من الدین کدبو (۱۹) او لو  
 شاء ربک (۲۰) انہم یفت الناس ن کشم فی شک (۲۱) انہم یفت الناس  
 قد جاکم الحق من ربکم۔

غلامہ رکوع ۱: ہم نے انہیں کتاب حکیم دی، اور احسان یہ کیا کہ انہی  
 کے سرخسہ نہایت کی معرفت پیغمبر دی، پیغمبر، یہ حق ہے اس کے کہ وہ  
 انہیں، اس کی تاخیر کو یاد دہ کر اعراض کر رہے ہیں۔ ماخذ آیت ۲۱:۔

غلامہ رکوع ۲: (۱) پیغام الہی کی قیادت سے قوالا کرتے ہیں، اور  
 جب معیت آتی ہے تو اس کے روزے پر آکر ہاتھ پھیلاتے ہیں، معیت اس جاتی  
 سے توجہ نہ فرماتے ہیں۔ ماخذ آیت ۱۳۔

غلامہ رکوع ۳: اسے تا فرماؤ جس دنیا کی زندگی پر تم مفرور ہو رہے  
 حقیقت سے اس پر مفرور ہو، تم یہ بات الہی کے تسلیم کرنے سے اعراض نہ کرو۔  
 ماخذ آیت ۲۴۔

غلامہ رکوع ۴: (۱) یہ لوگ خدا تعالیٰ کو خالق، رازق، مدبر مانتے ہیں۔

خلاصہ رکوع ۱۱: (۱) اسے لوگوں کے لئے ایک کتاب کی بنا پر میں اپنا مسلک  
بہانے کے لئے تیار نہیں۔ (۲) جو شخص اس قرآن کو خدای تعالیٰ کے لئے  
۱۰۸ آیت ۱۰۸۔ (۲) آیت ۱۰۸۔  
سورۃ ہود مکیہ

ممنوع سورۃ رعدت لی عذیبہ۔

خلاصہ رکوع ۱۱: مقصد تخریل کتاب مذہب توحید کی تکمیل اور سادہ  
فکر و اشتغال سے استغفار ہے۔ ماخذ آیت ۳۲۔

## پارہ ۱۲: وما من دابة

خلاصہ رکوع ۱۲: (۱) مکررین توحید، رحمت الہی کو زوال و مہر کا سبب  
نہیں سمجھتے بلکہ ایک اتفاقی امر سمجھتے ہیں۔ (۲) اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کو  
جس سے بیکار بنانے کے لئے طرح طرح کی چیزیں تیار ہیں۔ (۳) انہی میں سے  
خسروں کا باعث ہوگا اور ان توحید کا سبب ہوں گے۔ ماخذ (۱) آیت ۱۰۔  
(۲) آیت ۱۲، ۱۳۔ (۳) آیت ۲۲، ۲۳۔

خلاصہ رکوع ۱۳: تذکیر بایم اللہ، حضرت نوح علیہ السلام توحید کی طرف  
دعوت دیتے ہیں۔ ماخذ آیت ۲۹۔

خلاصہ رکوع ۱۴: معاشرین توحید کا آخر برپا ہوتے ہیں۔ ماخذ  
آیت ۳۳۔

خلاصہ رکوع ۱۵: تذکیر بایم اللہ، واقعہ قوم لوط (۱) انہیں توحید کی طرف

(۲) پھر بھی اس کے انکار کی قیاس سے لی جاتے ہیں۔ (۳) اور قرآن پر غور و خوض  
کونے کا اثر اٹھاتے ہیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۳۱۔ (۲) آیت ۳۳۔  
(۳) آیت ۳۷۔

خلاصہ رکوع ۱۵: (۱) مکرر تکذیب سے روکنا۔ (۲) قرآن سے بیزاری  
عدالت کرنا چاہئے۔ (۳) یہ بات کے اندر سے، قرآن حکیم کو اس طرح سمجھ سکتے  
ہیں؟ ماخذ (۱) آیت ۳۱۔ (۲) آیت ۳۳، ۳۴۔

خلاصہ رکوع ۱۶: یہ مکررین موصفت اللہ (قرآن) اللہ و ساری دنیا  
کے خدائے الہی کی بنیاد پر بننے کے لئے تیار ہیں۔ ماخذ آیت ۵۴،  
۵۷۔

خلاصہ رکوع ۱۷: (۱) ہم آپ کی عبادت قرآن اور بقیہ اعمال حیات  
سے پورے وقف ہیں۔ (۲) یہ اللہ اور کون سا دوسرا الہی کی عبادت میں کوئی تفریق نہ  
ہوگا۔ (۳) اور آپ جو شخص کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہوں۔ ماخذ (۱) آیت ۶۱۔  
(۲) آیت ۶۲۔ (۳) آیت ۶۵۔

خلاصہ رکوع ۱۸: تذکیر بایم اللہ، دیکھتے ہیں کہ اللہ اسلام اور بعد کے  
انبیاء و پیغمبروں سے عبادت کئے اسے برپا ہوئے۔ ماخذ آیت ۷۷۔

خلاصہ رکوع ۱۹: تذکیر بایم اللہ، دیکھتے ہیں کہ انہی نے اپنے شکر سمیت موسیٰ  
علیہ السلام سے عبادت کئے کے باعث فرقہ کو کیا۔ ماخذ آیت ۹۰۔

خلاصہ رکوع ۲۰: (۱) اسے ظالمین قرآن! اس میں شک مت کرو۔  
(۲) جو شخص شک کی بنا پر اس کی تکذیب نہ کرے۔ (۳) اور نہ تیار ہوگا جو  
پہلے پہلے نے وادوں کا ہوا۔ ماخذ (۱) آیت ۹۳۔ (۲) آیت ۹۵۔ (۳) آیت ۱۰۴۔



خلاصہ سورۃ: جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو بعد از تکلیف رخت اور سرداری نصیب ہوئی وہ ان کے بھائی تادم ہوئے، اسی طرح قریش کے بھی یہ نکتہ کے دوز تادم ہوئے۔

خلاصہ رکوع ۱: حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی تعبیر سرفرازی۔ ماخذ آیت ۶۔

خلاصہ رکوع ۲: حضرت یوسف علیہ السلام کی عہدگی کی درخواست، و ان کا القاء فی غلیات الحب۔ ماخذ آیت ۵۱، ۵۲۔

خلاصہ رکوع ۳: امتحان امانت حضرت یوسف علیہ السلام۔ ماخذ آیت ۲۳۔

خلاصہ رکوع ۴: باوجود جہت برکت کے یوسف علیہ السلام کو بعض معاصی کی بنا پر انہوں نے جیل خانہ بھیجا۔ ماخذ آیت ۳۵۔

خلاصہ رکوع ۵: حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا چھوٹا امتحان۔ ماخذ آیت ۴۱۔

خلاصہ رکوع ۶: حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست کا ایک بڑا امتحان۔ ماخذ آیت ۴۶، ۴۷۔

### پارہ ۱۳: وما ابری

خلاصہ رکوع ۷: امتحان امانت و فراست کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کی سرفرازی۔ ماخذ آیت ۵۳۔

خلاصہ رکوع ۸: حضرت یوسف علیہ السلام کی سرفرازی کے بعد کمان

موت دی جاتی ہے۔ (۲) نکار کے باعث ہلاک ہوتے ہیں۔ ماخذ آیت ۵۰۔ (۲) آیت ۶۰۔

خلاصہ رکوع ۶: تذکیر پیام اللہ (۱) قوم خود نے دعوت توحید کو رکھا۔ (۲) اور ہلاک ہوئی۔ ماخذ آیت ۶۔ (۲) آیت ۶۷۔

خلاصہ رکوع ۷: تذکیر پیام اللہ قوم کو طلاق باندہ بگاڑنے کے باعث ہلاک ہوئی ہے۔ ماخذ آیت ۸۲، ۸۳۔

خلاصہ رکوع ۸: تذکیر پیام اللہ (۱) شیعہ علیہ السلام کی دعوت الی التوحید۔ (۲) قوم کا انکار کے باعث ہلاک ہونا۔ ماخذ آیت ۸۳۔ (۲) آیت ۹۳۔

خلاصہ رکوع ۹: تذکیر پیام اللہ (۱) اقرعون کا حرم فتنہ اللہ کو بندوں کی سے توڑنا تھا۔ (۲) اس نے تاج و درختوں انہوں کو عین ہونے۔ (۳) تمام برہد شدہ قوموں کا حرم انکار توحید ہی تھا۔ ماخذ آیت ۹۷۔ (۲) آیت ۹۹۔

(۳) آیت ۱۰۱۔

خلاصہ رکوع ۱۰: (۱) آپ کی دعوت پر بھی جو دشمن، پیسے عریضہ میں گئے۔ (۲) آپ اللہ تعالیٰ کی عداوت میں شاہنشاہ ہیں، اسی پر خداوندیں پھر دیکھیں کیا نتائج نکلتے ہیں۔ ماخذ آیت ۱۲۱، ۱۲۲۔ (۲) آیت ۱۲۳۔

سورۃ یوسف مکیہ

موضوع سورۃ: رسول مصلیٰ علیہ وسلم کے مستقبل کے متعلق خوش گوئی۔

(۲) آیت ۶۔ (۳) آیت ۸۔

خلاصہ رکوع ۳۔ (۱) اس کتب کو گنج ماننے اور نہ ماننے والے برابر نہیں دیتے۔ (۲) جس طرح دوسرے کے علم میں فرق ہے، اسی طرح جزائے اعمال میں بھی فرق ہوگا۔ ماخذ (۱) آیت ۱۹۔ (۲) آیت ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳۔

خلاصہ رکوع ۴۔ (۱) مخالف کہتے ہیں کوئی ایسی نشانی ظاہر ہوتی جس سے ہمارے دل قرآن پر مطمئن ہو جاتے۔ (۲) یہاں دلوں کو اس ذکر ہی (قرآن شریف) سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ (۳) قرآن مجید تو اعلیٰ درجہ کا موثر ہے، لیکن تمہارے دل پہاڑ، ریش، اور مردوں سے بھی زیادہ بے کار ہو چکے ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۲۴۔ (۲) آیت ۲۹۔ (۳) آیت ۳۱۔

خلاصہ رکوع ۵۔ (۱) آپ سے پہلے بھی نبیوں کا تسلسلہ نہ پایا، یہی وہ وہ پیچیدہ اندھنوں سے مہلت دی کہ وہ اپنا مذہب پکھنایا۔ (۲) اس کے بعد آخرت سے عذاب میں مبتلا ہونا جس کے۔ ماخذ (۱) آیت ۳۲۔ (۲) آیت ۳۵۔ خلاصہ رکوع ۶۔ (۱) انہیں آپ کے نبی ہونے سے شبہ نہ ہو، یہ ہے تو یا پہلے انبیاء و مرسلین سے نبی بننے نہ تھے۔ (۲) بہرحال آپ کا کام پیدم پکچیا ہے اس کے بعد ہم خود ان سے جملہ لیں گے۔ ماخذ: (۱) آیت ۳۸۔ (۲) آیت ۴۰۔

سورۃ ابراہیم:

عنوان عام ساری سورۃ کا۔ مقصد بھٹ انبیاء علیہم السلام۔

خلاصہ رکوع مقصد بھٹ محمدی، موسوی، ایک ہے۔ ماخذ آیت ۵۰، ۵۱۔

میں قہار کا پڑنا اور کلی وعدہ ان کے بھائیوں کا معص میں آیا۔

خلاصہ رکوع ۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا دوبارہ آنا اور اپنے چلتی چلتی کو حکمت غیبی سے رکھ لینا۔ ماخذ آیت ۶۹، ۷۰۔ خلاصہ رکوع ۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا تیسری دفعہ آنا اور آپس میں تقارن کرنا۔ ماخذ آیت ۸۸، ۹۰۔

خلاصہ رکوع ۱۱۔ نبی امم میں کے سارے خاندان کا معص میں آنا، اور بچپن والے خواب کی تعبیر کا انجام پانا۔ ماخذ آیت ۹۹، ۱۰۰۔ خلاصہ رکوع ۱۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں عقلمندوں کے لئے چٹن گوئی ہے۔ ماخذ آیت ۱۱۱۔

سورۃ الرعد حکیمہ:

عنوان سورۃ الرعد: آداب نبوت کے ظہور ہونے کے بعد بھی بعض ہمتیں منور نہیں ہوئیں، بلکہ اپنے کفر و غفلت کی غفلت میں گنجل رہتی ہیں۔ خلاصہ رکوع ۱۔ (۱) اس شدت تاہم تو ساریت سے متعلق تھی، لیکن موعظین اس کے سننے سے انکار کرتے ہیں۔ (۲) وہ رب کی تہذیب کا انکار کیا۔ حصہ (سری) مانستے ہیں۔ (۳) دوسرے سے انکار کرتے ہیں، اس لئے قرآن کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ماخذ (۱) آیت ۱۔ (۲) آیت ۲، ۳، ۴۔ (۳) آیت ۵۔

خلاصہ رکوع ۲۔ (۱) علم الہی ان کی ہر دست بردباری ہے۔ (۲) اگر یہ نامک صدق نہیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی نہ سے ہے پر وہ ہے۔ (۳) لیکن آئندہ چل کر اللہ تعالیٰ سے یہ بھی بھلائی کی امید نہ رکھیں۔ ماخذ (۱) آیت ۹۰، ۹۱۔

خاصہ رکوع ۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در تہم نبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے۔ ماخذ آیت ۱۰، ۱۱۔

خاصہ رکوع ۳ مخالفین انبیاء علیہم السلام سے اس کے متوجہین کی بیڑی۔ ماخذ آیت ۲۱۔

خاصہ رکوع ۴ مخالفین نبیاء علیہم السلام کا مقصد۔ عظم اور اس کی قیمت میں بیڑی۔ ماخذ آیت ۲۲۔

خاصہ رکوع ۵ متبعین حق کو محسن خلق کی اطاعت کی تلقین۔ ماخذ آیت ۳۔

خاصہ رکوع ۶ (۱) اپنی حق میں سونہ اور ایسی خوش نظر رہے۔ (۲) اور دس گاہ باریکی سے غفلت رہے۔ ماخذ (۱) آیت ۳۵۔ (۲) آیت ۳۷۔

خاصہ رکوع ۷ معرضین حق کی قیامت کے دن احساس اور توبہ درخواست۔ ماخذ آیت ۳۸۔

سورۃ الحج مکیہ:

موضوع سورۃ: دعوت کے بعد مخالفین کو مہلت کا ملنا سنت اللہ ہے۔

پارہ ۱۴: ربیعہ

خاصہ رکوع ۱ (۱) پہلی ۲۰ کی طرح مخالفین اسلام کی جانب کی ایک مدت دینے ہے۔ (۲) ان کی غفلت سے یہ نکل سکتا ہے، ہم اس قرآن کے مفاد ہیں جو اسلام کا ترجمہ ہے۔ ماخذ (۱) آیت ۲۴۔ (۲) آیت ۴۔

خاصہ رکوع ۲ (۱) جس طرح ہم نے تمہاری جسمانی غذا کے لئے

خاصہ رکوع ۲ (۲) اسی طرح روحانی غذا کے لئے بھی خاص جہم ہے کہ "ہاں پر تہمہ را کوئی دشمن بھی نکل سکتا۔" ماخذ (۱) آیت ۱۹۔ (۲) آیت ۷۔

خاصہ رکوع ۳ (۱) اگر تم نے قرآن حکیم کی تعلیم نہ پائی (۲) تو لغوی کردہی کے باعث شیطان تمہیں گمراہ کر دے گا۔ (۳) پھر آخرت میں تمہارا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ ماخذ (۱) آیت ۲۴۔ (۲) آیت ۳۸۔ (۳) آیت ۳۹۔

خاصہ رکوع ۴ اگر تم (بذریعہ تعلیم قرآن) متقی بن گئے تو پھر ٹھکانا جنت ہوگا۔ ماخذ آیت ۴۵۔

خاصہ رکوع ۵ تذکیر بایام اللہ، دیکھ لو حق سے اعراض کرنے والوں کا کیا نتیجہ نکلا۔ ماخذ آیت ۷۳، ۷۴، ۷۵۔

خاصہ رکوع ۶ (۱) تذکیر بایام اللہ۔ (۲) اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو ان سے من موزوں۔ (۳) اور قرآن حکیم کو مضبوط پکڑ لو۔ (۴) ان ٹھکانے کرنے والوں کے شر سے بچنے کے لئے ہم کافی ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۸۰، ۸۱۔ (۲) آیت ۸۵۔

(۳) آیت ۸۷۔ (۴) آیت ۹۵۔

سورۃ التحل مکیہ

موضوع سورۃ: مقصد وہی دعوت الی التوحید ہے۔

خاصہ رکوع ۱ (۱) مقصد وہی دعوت الی التوحید ہے۔ (۲) تذکیر بایام اللہ۔ ماخذ (۱) آیت ۲۔ (۲) آیت ۳۳۔

خاصہ رکوع ۲ تذکیر بایام اللہ کے ذریعہ سے دعوت الی التوحید۔ ماخذ آیت ۱۰، ۱۱۔

(۱) آیت ۶۳۔ (۲) آیت ۶۴۔

خلاصہ رکوع ۹۔ اس شہد کا ازالہ کہ انسان کی زبان سے کلام الہی کس طرح جاری ہو سکتا ہے۔ ماخذ: آیت ۶۶، ۶۷۔

خلاصہ رکوع ۱۰۔ ضرورت توحید کی مثال۔ ماخذ: آیت ۷۱، ۷۲، ۷۳۔

خلاصہ رکوع ۱۱۔ دلائل توحید۔ ماخذ: آیت ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱۔

خلاصہ رکوع ۱۲۔ (۱) قیامت کے دن ان منکرین کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ (۲) آپ تک اپنے شرک و کفر سے اس دن خود بخوار ہوں گے۔ (۳) اگر آپ اپنی اصلاح کرتا چاہیں تو قرآن رہنمائی کے لئے موجود ہے۔ ماخذ: (۱) آیت ۸۳۔ (۲) آیت ۸۷۔ (۳) آیت ۸۹۔

خلاصہ رکوع ۱۳۔ قرآن حکیم کا اصلاحی نظام (پروگرام) یہ ہے۔ ماخذ: آیت ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴۔

خلاصہ رکوع ۱۴۔ (۱) بوقت ضرورت نظام نامہ میں جب تہدیل دینی سے توجہ لگائی جائے تو قرآن حکیم کے خواہ مخواہ ہونے کی دلیل بنالیتے ہیں۔ (۲) یہ خاص قیامت کے دن نقصان اٹھائیں گے۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۰۰۔ (۲) آیت ۱۰۸، ۱۰۹۔

خلاصہ رکوع ۱۵۔ (۱) قیامت کے دن گرفت سے بچنے کے لئے ہتھیار، جزا، نہیں لے سکتے، لیکن بد عمل کی سر باز رہیں گے۔ (۲) آپ گمراہ سے بچنا چاہتے ہیں تو اس وقت اپنی اصلاح کر لیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۱۰۔ (۲) آیت ۱۱۹۔

خلاصہ رکوع ۱۶۔ اگر اللہ تعالیٰ کے شرکاء بندے بننا چاہتے ہیں اور دنیا و آخرت کی بھرتی کے خواہ میں تو ایمان علیہ السلام کا نمونہ اختیار کریں۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۲۰۔ (۲) آیت ۱۲۱۔

خلاصہ رکوع ۱۷۔ (۱) تمہارا معبود ایک ہے۔ (۲) وہی تمہارا معبود اور معبود میں کام آئے گا۔ (۳) یہ آیت یہ ہے کہ تمہیں کہیں کہیں اس کی قدر کرنے کے گستاخی کرتے ہیں اور اس کی طرف شخص محبت سے نہیں منسوب کرتے ہیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۵۱۔ (۲) آیت ۱۵۳۔ (۳) آیت ۱۵۵، ۱۵۶۔

خلاصہ رکوع ۱۸۔ (۱) انہی ستوں کی طرح اس پر بھی شیطان مسلط ہو چکا ہے۔ (۲) اس قرآن کا ہر حرف کی اصلاح فقط قرآن حکیم سے ہو سکتی ہے۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۷۱۔ (۲) آیت ۱۷۲۔

خلاصہ رکوع ۱۹۔ (۱) منکرین توحید دنیا میں زیادہ (۲) اور آخرت میں ہم رسید ہوں گے۔ (۳) اور اللہ کے لئے تمہیں جس قسم کی عذبتیں دے گا اور اس کی جزائیں خیر پائیں گے۔ ماخذ: (۱) آیت ۲۶۔ (۲) آیت ۲۹۔ (۳) آیت ۳۰۔

خلاصہ رکوع ۲۰۔ (۱) منکرین توحید کا مسئلہ تقدیر کو آڑ بنانا۔ (۲) اگر مشیت ہی شرک کو جائز رکھتی تو یہی پتہ ہم توحید کیسے لگاتے؟ (۳) آیت ۳۵۔ (۴) آیت ۳۶۔

خلاصہ رکوع ۲۱۔ (۱) توحید پرستی کے باعث جن لوگوں کو دین مآلوف چھوڑنے پر مجبور کیا گیا ہے انہیں دین آخرت میں جزائیں خیر سے ملیں گی۔ (۲) تعقل باللہ کی اصلاح کے واسطے قرآن حکیم نازل ہوا۔ ماخذ: (۱) آیت ۳۸۔ (۲) آیت ۴۰۔

خلاصہ رکوع ۲۲۔ (۱) تمہارا معبود ایک ہے۔ (۲) وہی تمہارا معبود اور معبود میں کام آئے گا۔ (۳) یہ آیت یہ ہے کہ تمہیں کہیں کہیں اس کی قدر کرنے کے گستاخی کرتے ہیں اور اس کی طرف شخص محبت سے نہیں منسوب کرتے ہیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۴۱۔ (۲) آیت ۴۳۔ (۳) آیت ۴۵، ۴۶۔

خلاصہ رکوع ۲۳۔ (۱) انہی ستوں کی طرح اس پر بھی شیطان مسلط ہو چکا ہے۔ (۲) اس قرآن کا ہر حرف کی اصلاح فقط قرآن حکیم سے ہو سکتی ہے۔ ماخذ: (۱) آیت ۴۷۔ (۲) آیت ۴۸۔

خلاصہ رکوع ۲۴۔ (۱) منکرین توحید دنیا میں زیادہ (۲) اور آخرت میں ہم رسید ہوں گے۔ (۳) اور اللہ کے لئے تمہیں جس قسم کی عذبتیں دے گا اور اس کی جزائیں خیر پائیں گے۔ ماخذ: (۱) آیت ۴۹۔ (۲) آیت ۵۲۔ (۳) آیت ۵۵، ۵۶۔

خلاصہ رکوع ۲۵۔ (۱) تمہارا معبود ایک ہے۔ (۲) وہی تمہارا معبود اور معبود میں کام آئے گا۔ (۳) یہ آیت یہ ہے کہ تمہیں کہیں کہیں اس کی قدر کرنے کے گستاخی کرتے ہیں اور اس کی طرف شخص محبت سے نہیں منسوب کرتے ہیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۵۷۔ (۲) آیت ۵۹۔ (۳) آیت ۶۱، ۶۲۔

خلاصہ رکوع ۲۶۔ (۱) منکرین توحید کا مسئلہ تقدیر کو آڑ بنانا۔ (۲) اگر مشیت ہی شرک کو جائز رکھتی تو یہی پتہ ہم توحید کیسے لگاتے؟ (۳) آیت ۶۳۔ (۴) آیت ۶۴۔

خلاصہ رکوع ۲۷۔ (۱) تمہارا معبود ایک ہے۔ (۲) وہی تمہارا معبود اور معبود میں کام آئے گا۔ (۳) یہ آیت یہ ہے کہ تمہیں کہیں کہیں اس کی قدر کرنے کے گستاخی کرتے ہیں اور اس کی طرف شخص محبت سے نہیں منسوب کرتے ہیں۔ ماخذ: (۱) آیت ۶۵۔ (۲) آیت ۶۷۔ (۳) آیت ۶۹، ۷۰۔

خلاصہ رکوع ۲۸۔ (۱) منکرین توحید دنیا میں زیادہ (۲) اور آخرت میں ہم رسید ہوں گے۔ (۳) اور اللہ کے لئے تمہیں جس قسم کی عذبتیں دے گا اور اس کی جزائیں خیر پائیں گے۔ ماخذ: (۱) آیت ۷۱۔ (۲) آیت ۷۴۔ (۳) آیت ۷۶، ۷۷۔

خلاصہ رکوع ۲۹۔ (۱) دلائل توحید۔ ماخذ: آیت ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱،

## پارہ ۱۵: سبحان الذی

سورۃ بنی اسرائیل مکیہ:

خداوند سورت۔ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی باقی ادیان سے نسبت کیا ہے؟ جس طرح آپ ام النبیاء علیہم السلام ہیں، اسی طرح آپ کا دین امام الادیان ہے۔

خداوند رکوع ۱۔ دعوت حقہ در اس پر ایک کہنے کی ضرورت۔ ماخذ آیت ۱۰۰۔

خداوند رکوع ۲۔ جس طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں وہ نہار روحانی ہے جس میں بیدار ہو کر اپنی قوتوں کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ ماخذ آیت ۱۳۔

خداوند رکوع ۳۔ تفصیل حکام دعوت حقہ۔ ماخذ آیت ۳۰ تا ۳۳۔

خداوند رکوع ۴۔ تفصیل حکام دعوت حقہ۔ ماخذ آیت ۳۴ تا ۳۷۔

خداوند رکوع ۵۔ دعوت حقہ پر ایک کہنے میں حوسخ ہیں، ان کی تردید۔ ماخذ (۱) آیت ۳۲۔ (۲) آیت ۳۵۔ (۳) آیت ۳۷۔ (۴) آیت ۳۹۔

خداوند رکوع ۶۔ دعوت حقہ پر ایک کہنے میں جو سواخ ہیں، ان کی تردید۔ ماخذ آیت ۵۳، ۵۶۔

خداوند رکوع ۷۔ اگر دعوت حقہ پر ایک نہ کہی تو گزرگا وہ دنیا میں ایک و درست ذکوہ جو تہارے حجاج ایمان کو سل کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

لہذا اگر تم نے اس دعوت پر ایک کہہ کر یہ خطرناک راستے کی تو حجاج ایمان

خلاصہ رکوع ۸۔ اس دعوت پر ایک نہ کہی تو محی باطن قائم رہے گا۔

خداوند رکوع ۹۔ اگر مئی دنیوی اور اخروی سے بچنا چاہتے ہو تو وضع شلاو رست سے جرحہ فوجی کیا کرو۔ ماخذ آیت ۸۳۔

خداوند رکوع ۱۰۔ سوالات غیر متعلقہ سے احتراز لازمی ہے۔ ماخذ آیت ۸۵، ۹۰، ۹۳۔

خداوند رکوع ۱۱۔ غیر متعلقہ سوالات سے احتراز لازمی ہے۔ ماخذ آیت ۹۴، ۹۸۔

خداوند رکوع ۱۲۔ دعوت حقہ پر ایک کہنے والوں کے اوصاف۔ ماخذ آیت ۱۰۶، ۱۰۹۔

سورۃ الکہف مکیہ:

خداوند سورۃ۔ تمہید کے بعد انسان کی چار قسم کی زندگی کی تفصیل ہے، اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہر شعبہ زندگی میں تعلق باللہ درست ہونے پر اصلی عزت اور چہرہ راحت نصیب ہوتی ہے۔

اقسام زندگی (۱) اونٹنی درجہ کا دیندار۔ (مثلاً) اصحاب کہف۔ رکوع سے ۴ تک۔

(۲) اونٹنی درجہ کا دنیا دار۔ (مثلاً) اصحاب الکھنن۔ رکوع ۵ سے ۸ تک۔

(۳) اہل درجہ کا دیندار۔ (مثلاً) حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ رکوع ۹، ۱۰۔

۱۔ مگر (۲) اور ملاقات کے بعد شرائط استفادہ کا طے پانا۔

پارہ: ۱۶: قال الم

خواصہ کوٹھ ۱۰۔ (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عین مرتبہ شراکۃ تلکذکر  
 کوٹھ۔ (۲) اور جدا کر دیئے گئے۔ فاخذ (۱) آیت ۸۵، ۸۴، ۸۳۔ (۲) آیت ۸۸۔  
 خواصہ کوٹھ ۱۱۔ (۱) ذوالقرنین کے پاس ہر طرح کا دنیاوی سوار و  
 سوار موجود تھا۔ (۲) لیکن اس کے باوجود باقی روح فی نہیں تھا، اس نے اس کا ذکر  
 فقیر قرآن میں آیا۔ فاخذ (۱) آیت ۸۳، ۸۴۔ (۲) آیت ۹۸۔  
 خواصہ کوٹھ ۱۲۔ (۱) مشرک کی سرانجام ہے۔ (۲) اور اس کے سارے  
 اعمال رائیج ہیں ہوں گے۔ فاخذ (۱) آیت ۱۰۲۔ (۲) آیت ۱۰۳، ۱۰۴۔

سورة مريم مكية:

خداوند مودت :- خدایات فاسد و معصوم کسی طایفہ المسلمین کی اصلاح۔  
خداوند رکوع :- دگر چہ انکس بھی حیدہ السلام جو معصوم قانون کے خلاف  
ہوئی کسی۔ ماند آیت ہے۔

خلاصہ رکوع ۳ (۱) واقعہ اہل بیت علیہ السلام۔ (۲) در خلاصہ تفہیم  
بہشتی علیہ السلام۔ خاند (۱) آیت ۲۱۶-۲۱۷ (۲) آیت ۳۰-۳۱۔  
خلاصہ رکوع ۳ بعض انبیاء علیہم السلام کی خصوصیات متفقہ کا ذکر۔ خاند:  
آیت ۵۰، ۵۱۔

خطابہ رکوع ۴۰ بعض نبیہ و عیسیٰ، السلام کی خصوصیات مختصہ کا ذکر۔ ماخذ

(۴) اہل درجہ کا دنیا دار۔ (مثلاً) ذوالقرنین۔ رکوع ۱۱، ۱۳۔

فلاحہ رکوع: (۱) تہجد۔ (۲) اصحاب الکہف کا کہنہ میں چھپنا۔

(۳) اور الفرض - باقہ (۱) سے (۲) اور (۲) سے (۳)۔

خداوند رکوع ۲ صحابہ کلمہ کے پچھنے کا سبب توحید پرستی تھی۔ - محمد  
۱۶۔

غلطیوں کو مٹانے کے لئے (۱) انھیں کے بعد ایک کو خرید طعام کے لئے بھیجنا۔

(۲) لوگوں کا انداز یہ ہے کہ اس پر قیاس کر کے قیمت کے قائل ہوں۔ ملاحظہ  
(۱) آیت: ۱۹۔ (۲) آیت: ۲۱۔

خواصہ رکوع ۴۰:۔ عار میں سوکر اٹھنے کی میعاد تین سو نو سال تھی۔ ماضی: آیت ۲۵۔

علامہ رابع ۵ ( ) یک توحید پرست کا دہاں والے مشرک ساتھی کو متنبہ کرتا: (۲) بڑی کی تباہی کے بعد مشرک کی خدمت۔ (۱) بیت ۳۷، ۳۸۔ (۲) آیت ۳۳۔

خاصہ رکوع ۶ ختمہ مضمون سابقہ احوال صادر کے مقدمہ میں متاع دنیا کی بے عظمتی۔ اخذ: آیت ۳۶، ۳۷۔

خلاصہ رکوع ۷۰ تعلق باللہ توڑے والے مشرک اپنے انٹس شیڈ کے ساتھ رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ ماخذ آیت ۵۰۔

خادمہ رکوع ۸ رب کے جہاں پر بھی جو شخص اس سے تعلق نہ  
جوڑے اس سے بڑھ کر اور کون بد نصیب ہے۔ ماخذ: آیت، ۵۷۔

خلاصہ مکتوب ۹ ( ) موسیٰ علیہ السلام کا خضر علیہ السلام کی ملاقات کے

آیت ۵۶، ۵۳، ۵۔

غلام رکوع ۵ اللہ فی الشکر ہم الحجاز کے نہ گئے کا نتیجہ ہے۔

ماخذ آیت ۸۱، ۶۶۔

غلام رکوع ۶: ذکر نتیجہ سورۃ مريم۔ ماخذ: آیت ۹۱ تا ۸۸۔

سورۃ طہ مکہ:

عنون سورۃ دھوت ان التوحید۔

غلام رکوع رحمن کی رحمت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کی رہنمائی کے لئے ہدایات بھیجی جائیں، لیکن مستفیضہ قدرت سلبہ دے ہی ہوں گے۔ ماخذ آیت ۳

۵۵۔

غلام رکوع ۲ ہارون علیہ السلام کی موت کے لئے موسیٰ علیہ السلام کی مشاورت مع ذکر احسانات موسیٰ علیہ السلام۔ ماخذ آیت ۳۱ تا ۳۵، ۳۴ تا ۳۱۔

غلام رکوع ۳: (۱) موسیٰ وضرہ والوں کا تسلیم حق سے انکار کرنا۔ (۲) در سلیم الفطرت والوں کا تسلیم حق کرنا۔ ماخذ (۱) آیت ۵۶، (۲) آیت ۷۰۔

غلام رکوع ۳: اہم جنت کے بعد موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے خروج اور معاندین حق کا ان کے پیچھے پڑ کر چاہا ہوا۔ ماخذ آیت ۷۷، ۷۸۔

غلام رکوع ۵: (۱) ہارون علیہ السلام کا نبی اسرائیل کی صلاح سے عاجز آجانا۔ (۲) اور موسیٰ علیہ السلام کے آنے سے اصلاح ہونا۔ ماخذ (۱) آیت ۹۱، (۲) آیت ۹۷۔

غلام رکوع ۶: معرشتن حق کے لئے شفاعت نہیں ہوگی۔ ماخذ:

آیت ۱۰۹۔

غلام رکوع ۷: (۱) واقعہ عصیان آدم علیہ السلام۔ (۲) اور عصیان کے ارادے کے لئے تذکیر کی ضرورت ہے۔ (۳) اور اعراض ذکر سے غمی کا پانی رہنا۔ ماخذ (۱) آیت ۱۲۱، (۲) آیت ۱۲۳، (۳) آیت ۴۵۔

غلام رکوع ۸: تفتین مہر اور تعلق پندہ کی درستی کے لئے شب وروز سنی جاری رہے۔ ماخذ آیت ۱۳۰۔

## پارہ ۷: اقرب

سورۃ الانبیاء مکہ:

موضوع سورۃ دھوت اہل الذکر اور انبیاء عظیم سلام کا آفاقی اور نفسی مصائب میں اہل ایمانی نجات پانا۔

غلام رکوع ۱: دھوت اہل الذکر۔ ماخذ: آیت ۳

غلام رکوع ۲: تذکیر بایم اللہ۔ ماخذ: آیت ۱۵ تا ۱۱۔

غلام رکوع ۳: (۱) تذکیر بآلاء اللہ۔ (۲) اور اخیر میں تذکیر بمر بعد الموت۔ ماخذ (۱) آیت ۳۱ تا ۳۳، (۲) آیت ۳۵۔

غلام رکوع ۴: تذکیر بمر بعد الموت۔ ماخذ: آیت ۴۷۔

غلام رکوع ۵: (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ (۲) اور لوط علیہ السلام کا مصائب آفاقی سے نجات پانا۔ ماخذ (۱) آیت ۶۹، ۷۰۔ (۲) آیت ۷۷، ۷۸۔

غلام رکوع ۶: متعدد انبیاء عظیم سلام کا اپنی اپنی مصیبت سے نجات پانا۔ ماخذ آیت ۷۶، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶۔

خادمہ رکوع ۷: (۱) حمدی المصنوع یعنی اعلان توحید کا اعادہ۔ (۲) اور توحید پرستوں کا مملکت لینی میں خراج ہو کر رہنا۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۰۸۔ (۲) آیت ۵۵۔

خادمہ رکوع ۸: تعلق باللہ درست کرنے والے ضرورت کے وقت دُعا و دعا پر غور ہو کر کہیں سے اس کی ضرورت کا نہیں اللہ تعالیٰ ہوگا۔ ماخذ: آیت ۵۸۔

خادمہ رکوع ۹: آغوشوں رکوع کا ترجمہ ہے، یعنی دُعا کی ضرورت اسی نے پیدا فرمائے ہیں۔ ماخذ: آیت ۶۵۔

خادمہ رکوع ۱۰: (۱) غیر اللہ سے تعلق جوڑنے والوں کے ضعف کا بیان۔ (۲) اور متعلقین باللہ کی کامیابی کا ذکر۔ ماخذ: (۱) آیت ۷۳۔ (۲) آیت ۷۷۔

## پارہ ۱۸: قد افلح

سورة المؤمنون مکیہ

موضوع سورة تعلق باللہ کی دینی پر دنیا اور آخرت کی عزت کا دار و مدار ہے۔

خادمہ رکوع ۱: (۱) تعلق باللہ درست کرنے والوں کے اوصاف۔ (۲) اور اس تعلق کی ضرورت۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۱۵-۱۱۶۔ (۲) آیت ۱۶۴-۱۶۵۔

خادمہ رکوع ۲: تذکرہ یا اللہ جن لوگوں سے تعلق باللہ درست نہیں کیا، انہیں ذلیل و خوار بنا دیا۔ ماخذ: آیت ۲۳-۲۴۔

خادمہ رکوع ۳: تذکرہ یا اللہ جن لوگوں نے اپنا تعلق باللہ درست نہیں کیا انہیں رسوا کیا گیا۔ ماخذ: آیت ۳۱۔

خادمہ رکوع ۷: (۱) حمدی المصنوع یعنی اعلان توحید کا اعادہ۔ (۲) اور توحید پرستوں کا مملکت لینی میں خراج ہو کر رہنا۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۰۸۔ (۲) آیت ۵۵۔

سورة الحج مکیہ:

موضوع سورة نبوت پر ایمان تعلق باللہ کی دینی پر غور ہے۔

خادمہ رکوع ۱: جو قادر مطلق انقلابات ہمہ گیر نظام عالم پر قادر ہے وہ سارے نظام کے انقلاب پر بھی قادر ہے۔ ماخذ: آیت ۶۵-۶۷۔

خادمہ رکوع ۲: بعض آدمی تعلق باللہ درست کرنے کے بعد اپنا دُعا و اعتقاد کے وقت تعلق تو ذکر ہے کہ حقوق کے ساتھ جا کر جوڑتے ہیں۔ ماخذ: آیت ۱۱ تا ۱۳۔

خادمہ رکوع ۳: (۱) تعلق باللہ قائم کرے والوں کی جرات کا ذکر۔ (۲) اور دوسری گاہ توحید سے روکنے والوں کی سزا۔ ماخذ: (۱) آیت ۲۳۔ (۲) آیت ۲۵۔

خادمہ رکوع ۴: تعلق باللہ درست کر کے دئے تعلیم شاعر اللہ سے توحید گلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ماخذ: آیت ۳۳۔

خادمہ رکوع ۵: تعلق باللہ درست کرنے والے اپنے طبیب مال قربان کر کے اپنے جذبہ صداقت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ماخذ: آیت ۳۳-۳۴۔

خادمہ رکوع ۶: متعلقین باللہ ہمیشہ اُن کے ہی ہیں، لیکن مملکت انہی میں جنات و پھیلے والوں کی سرکوبی کے لئے سرکوب ہیں۔ ماخذ: آیت ۳۹۔



- خلاصہ رکوع ۳ (۱) تمام انبیاء علیہم السلام کا نصب اُمین توحید۔  
 (۲) نتائج تعلیم یکساں اور مقصد تعلق باللہ کی اصالت۔ ماخذ (۱) آیت ۵۲، ۵۱۔  
 (۲) آیت ۵۳۔  
 خلاصہ رکوع ۵ تکبیر بآلاء اللہ سے تعلق باللہ کی طرف توجہ۔ ماخذ  
 آیت ۵۸، ۵۹۔  
 خلاصہ رکوع ۶ (۱) تعلق باللہ توڑنے والوں کا ایم لہجہ اذاعت میں احساس  
 (۲) اور عرق فیصلہ۔ ماخذ (۱) آیت ۱۰۶۔ (۲) آیت ۱۰۴، ۱۰۳۔  
 سورۃ النور مدنیہ

موضوع سورۃ قانون استدعا و اخلاق۔

- خلاصہ رکوع ۱ (۱) اخلاقی ثابت ہونے کے بعد مراسم رعایت نہی  
 جائے۔ (۲) اخلاقی کو جماعت شرعہ سے خارج کر دیا جائے۔ (۳) ثبوت جرم میں  
 پوری تحقیق ہو، اگر تہمت لگے ثبوت نہ دے تو سزا دی جائے۔ ماخذ  
 (۱) آیت ۲۔ (۲) آیت ۳۔ (۳) آیت ۳۔  
 خلاصہ رکوع ۲ واقعہ ایک تہمید قانونی جواب۔ ماخذ آیت ۱۱۔  
 خلاصہ رکوع ۳ بقیہ واقعہ ایک جو قانونی جواب کی تہمید ہے۔ ماخذ:  
 آیت ۲۳۔

خلاصہ رکوع ۴ قانونی جواب۔ ماخذ آیت ۲۷۔

خلاصہ رکوع ۵ تیشیل نورانی۔ ماخذ آیت ۳۵۔

خلاصہ رکوع ۶ درج مستندہ نورانی۔ ماخذ آیت ۳۶، ۳۵۔

خلاصہ رکوع ۷ نورانی سے کیا حق مستفید ہونے والوں کے لئے  
 خلافت ارشی کا وعدہ۔ ماخذ آیت ۵۵۔

خلاصہ رکوع ۸ قانون الہی کا وعدہ استغناء نہ ہونے پائے چکر قانون  
 جواب تعلق اخلاق کے لئے تھا، اس لئے جہاں جہ نوری کا شمار نہیں ہے، وہاں جواب  
 ضروری نہیں ہے۔ جیسے: "الدین لکم یسلطوا علیکم منکم" اور "اللسوا بعد من  
 اللہ"۔ ماخذ آیت ۵۸، ۵۹۔

خلاصہ رکوع ۹ (۱) نورانی کے ساتھ من صحبت کی تلقین۔ ماخذ:  
 آیت ۱۱، ۱۲۔

سورۃ الفرقان مدنیہ

موضوع سورۃ سورۃ نور دولت الی الخیر، اجازت نورانی میں جو مواضع  
 ہیں ان میں سورۃ فرقان میں ہے۔ خالقین نور کو توحید قرآن حکیم در رسالت میں  
 شک ہے، ان مسائل کے حقائق قیامت تھائیے جائیں گے، اس کے بعد آدمی دوسم  
 کے ہو جائیں گے۔

خلاصہ رکوع ۱۰ اجمال مسائل خلاصہ (۱) توحید۔ (۲) قرآن حکیم۔  
 (۳) رسالت۔ ماخذ (۱) آیت ۱۱۔ (۲) آیت ۲۳۔ (۳) آیت ۶۴، ۶۳۔ (۴) آیت ۹۵۔  
 خلاصہ رکوع ۲۰ مسکن رسالت۔ ماخذ آیت ۲۰۔

## پارہ ۱۹: وقال الذین

خلاصہ رکوع ۳ تعقیب مسکن قرآن۔ ماخذ آیت ۳۳۔

خلاصہ رکوع ۴ قیہ مسکن کتاب اللہ (میں تکبیر بایم اللہ)۔ ماخذ

خلاصہ رکوع ۵: تعبیہ مسئلہ توحید۔ ماخذ آیت ۳۵، ۳۷، ۳۸۔

خلاصہ رکوع ۶: اوصاف عباد الرحمن جن کے گاہبات رفیع ہو گئے ہیں۔

ماخذ آیت ۶۳-۶۴۔

سورۃ الشعراء، مکیہ

موضوع سورۃ سورۃ نور کے اخیر میں ذکر نور تھا، سورۃ فرقان میں ظالمین کے گاہبات رفیع کے تھے، سورۃ شعراء میں قصص نور اور عافین نور کی کے ساتھ سلوک نبی صفت عزیز، رنیم ہوگا جنی ہمیشہ قصص کے ساتھ صفت رحیم کا سلوک رہا، اور معاندین کے ساتھ صفت عزیز نے سلوک کیا، حاصل یہ ہے کہ اس سورۃ میں عزیز و رحیم کے مظاہر کا بیان ہوگا۔

خلاصہ رکوع ۱: ۱۔ (۱) ظالمین کے قرآن پر ایمان نہ لانے سے آپ زیادہ مغموم نہ ہوں۔ (۲) اگر تم چاہیں تو نور ان کی گردنیں خم کر دیں۔ (۳) جس چیز کی یہ تکذیب کرتے ہیں، اس کے متعلق چند قوموں کے واقعات ان کے سامنے آجاتے ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۳۔ (۲) آیت ۴۔ (۳) آیت ۶۔

خلاصہ رکوع ۲: قصہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون، اس سورۃ میں اہم سبابت کے واقعات بیان کئے گئے، اہم ترین ہیں۔ چنانچہ فرعون اپنی ضدی کا اوجہ دہے۔ اس لئے اس کا قصہ سب سے پہلے آیا ہے۔ ماخذ آیت ۱۰۔

خلاصہ رکوع ۳: بنیہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ ماخذ آیت ۳۳۔

خلاصہ رکوع ۴: بنیہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و فرعون۔ ماخذ آیت ۵۱۔

خلاصہ رکوع ۵: فرعون اپنی ضدی منواتحاد (س) کا ذکر قصہ، سابق میں

۱۔ اے موسیٰ، سام کی قوم مشرک ہے، اور جو رسول یہ کو شریک خدا بنائی ہے۔

۲۔ آیت ۷۷۔

خلاصہ رکوع ۶: صلیب صفت عزیز و رحیم دکھانے کے لئے حضرت نوح

۱۔ سلام اور ان کی قوم کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ ماخذ آیت ۱۰۵۔

خلاصہ رکوع ۷: ۱۔ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم عاد کا ذکر (ظہن تذکیر

۲۔ اے موسیٰ، سام اور قوم فرعون کا قصہ) یہ قصہ بھی صفت

عزیز و رحیم کا مظہر ہے۔ ماخذ آیت ۱۳۶-۱۳۹۔

خلاصہ رکوع ۸: ۱۔ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ۔ ماخذ آیت ۶۰

۷۵۔

خلاصہ رکوع ۹: حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ (یہ بھی

صفت عزیز و رحیم کا مظہر ہے)۔ ماخذ آیت ۷۷-۸۰۔

خلاصہ رکوع ۱۰: ظالمین قرآن کو نہ جانتا ہے اگر تم بھی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو تسلیم نہیں کرو گے تو قہر سے ساتھ بھی صفت عزیز و رحیم کا

سلوک کرے گی۔ ماخذ آیت ۷۶-۷۷۔

موضوع سورة معاندین حق پر اقام جنت ہونے کے بعد عذاب نازل ہوگا، جس طرح مادہ فاسدہ جب تک پک نہ جائے، جراح شش نہیں لگتا، اسی طرح معاندین روحانی عذاب کی سختی اس وقت لگائے گا جس وقت مادہ فاسدہ پختہ ہو جائے گا، گویا معاندین کا کفر زمرے سے چھوڑنے کی طرح ہے، اس عضو کو کاٹ دیا جاتا ہے جس میں وہ پھونڈا خاہر ہوتا کہ باقی جسم اس کے اثر سے بچ جائے۔ اسی طرح شرک و کفر میں جکڑ ہونے والوں کو نیک مدت تک عذاب کرنے کے بعد کاٹ دیا جاتا ہے تاکہ بقیہ مدت کی روحانی زندگی بچ جائے۔

خلاصہ رکوع ۱ (۱) معاندین حق پر اقام جنت ہونے کے بعد عذاب نازل ہوتا ہے۔ (۲) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے مخالفین کو جب آپ کی صداقت کا یقین ہو گیا (وَصَحَّحُوا بِهَا) اور پھر بھی اصلاح کی نہ تیار کر دیئے گئے۔

ماخذ: (۱) آیت ۵۱، ۵۲۔ (۲) آیت ۱۳۔

خلاصہ رکوع ۲ حضرت سلیمان علیہ السلام یقین کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ ماخذ: آیت ۳۱۔

خلاصہ رکوع ۳ (۱) یقین نے مشورہ کے بعد دیہہ بچھا۔ (۲) سلیمان علیہ السلام نے دیہہ کی اور اقام جنت پر مادہ فاسدہ کے اخراج کی دھمکی دی۔ (۳) دھمکی سے ان کی اصلاح ہو گئی، اور بچ گئے۔ ماخذ: (۱) آیت ۳۲، ۳۵۔ (۲) آیت ۳۷۔ (۳) آیت ۳۲۔

خلاصہ رکوع ۴ (۱) اصلاح علیہ السلام کی قوم مادہ فاسدہ پکنے کے بعد جہاد

دی۔ (۲) علیؑ ذہا القیاس لوط علیہ السلام کی قوم۔ ماخذ: (۱) آیت ۳۵۔ (۲) آیت ۵۶۔

### پارہ ۲۰: امن خلق

خلاصہ رکوع ۵ تحکیم آباد اللہ (ما قبل سے رو کیا، اس دین کے نعمت۔ احسان فراموش و مذکورہ العذر سزاؤں کا ملنا خلاف نصاب ہے، ہرگز نہیں! ماخذ: آیت ۶۰، ۶۲۔

خلاصہ رکوع ۶ (۱) معاندین حق کا انکار مجازا۔ (۲) اور اس کی تردید۔ ماخذ: (۱) آیت ۶۷۔ (۲) آیت ۶۹۔

خلاصہ رکوع ۷: اعادہ دعوتی (جس دن مادہ فاسدہ کے اخراج کا وقت آئے گا یہ ہل نہیں سکیں گے)۔ ماخذ: آیت ۸۵۔

### سورة القصص مکیہ:

موضوع سورة اس سورة میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقبل کی پیش گوئی ہے، جس طرح فرعون پر موسیٰ علیہ السلام و ربی سرانکل سنہ فتح پائی، اسی طرح کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان فتح ہوں گے۔

خلاصہ رکوع ۱ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ میں مسلمانوں کے لئے پیش گوئی ہے۔ ماخذ: آیت ۳۰۔

خلاصہ رکوع ۲: موسیٰ علیہ السلام کا جوان ہونے کے بعد بلا اجازت فرعون مصر سے نکلتا (فرعون کے مکرخص تربیت کے لئے رکھے گئے تھے، اب اگر اجازت دیتے تو شاہزادی کی طرح پر سفر کرتے، مفسر یہ ہے کہ انہیں خدا کی

خلاصہ روئے ۹: حوالہ، منصوص، یعنی تھلی والوں کی چابی اور ٹیکسوں کی  
داری، نہ تھلی کے قبضہ میں ہے۔ ماخذ: آیت ۸۴، ۸۵۔

### سورۃ النملکوت مکیہ

موضوع سورۃ سورۃ حکمت سورۃ قصص کے مضمون کا تہ ہے، سورۃ  
قصص میں اس صفت کی کامیابی اور سرگزشت کا جو احوال بیان کیا گیا ہے، وہ جہاد اور ہجرت  
سے پورا ہوا، چونکہ یہی سرائیل کے جذبات حریت و غیرت و ہمت دے دینے کی غرض  
سے مرد ہو چکے تھے اس لئے ان کی کامیابی تو انہیں عیب سے ہوئی، یہاں وہ قصہ نہیں  
ہے اس لئے ظاہر قوت ہونے سے سم اور حقیقت میں عانت الہی سے کامیابی ہوگی۔  
خلاصہ روئے ۱: امت محمدیہ (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کا اقتدار جہاد  
سے ہوگا۔ ماخذ: آیت ۶، ۱۳۔

خلاصہ روئے ۲: تذکیر یا یا م اللہ اور شروع واقعہ ابراہیم علیہ السلام۔ ماخذ  
آیت ۱۲، ۱۳۔

خلاصہ روئے ۳: تذکیر یا یا م اللہ، بقیہ واقعہ ابراہیم علیہ السلام، اور لوط  
علیہ السلام۔ ماخذ: آیت ۲۱، ۲۲، ۲۸۔

خلاصہ روئے ۴: تذکیر یا یا م اللہ (بقیہ واقعہ لوط علیہ السلام اس کے بعد  
شعیب علیہ السلام کا واقعہ اور پھر قصہ۔ ماخذ: آیت ۲۱، ۳۲، ۳۶، ۳۸۔

### پارہ: ۲۱: اتل ما اوحی

خلاصہ روئے ۵: معاندین حق کی پروا نہ کریں اور تعلق ہاتھ کو بند رہیں  
قرآن مضبوط سے اٹھائیں۔ ماخذ: آیت ۳۵۔

رنگی کا حس ہوتا کہ بنی اسرائیل کی تکلیف کو سمجھیں۔ ماخذ: آیت ۳۱۔

خلاصہ روئے ۳: موسیٰ علیہ السلام کا شعیب علیہ السلام کی خدمت میں  
جانا، اور اس سے نیک خدمت کرنا، تاکہ غلو کی رنگی کا نہیں پورا حس ہو۔ ماخذ  
آیت ۲۷، ۲۸۔

خلاصہ روئے ۴: غلو کی بنی اسرائیل کے بعد موسیٰ علیہ  
السلام کا مع جبر کے معرکہ حلف جانا اور راست میں نبوت کا عطا ہونا۔ ماخذ  
آیت ۲۹، ۳۰۔

خلاصہ روئے ۵: (۱) فرقہ فروع کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو توحید ملی  
بنی اسرائیل کی طرف موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہونے کا (۲) بنی اسرائیل کی طرف رسول  
نہضی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہیں، اور ان پر اتمام حجت ہو رہا ہے۔ ماخذ  
(۱) آیت ۳۳۔ (۲) آیت ۳۶، ۳۷۔

خلاصہ روئے ۶: (۱) جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی جہاد ایک جہاد  
پیدا ہوئی تھی، اسی طرح یہ بھی ہوگا۔ (۲) جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ  
میں بھیج کر تھلی قیام کرنے والوں کو تباہ کیا گیا تھا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو اللہ تعالیٰ (تذکرہ) میں بھیج کر ہے اور تھلی قیام کرنے والوں کو تباہ کیا  
جائے گا۔ ماخذ (۱) آیت ۵۳۔ (۲) آیت ۵۹۔

خلاصہ روئے ۷: معاندین حق جن میں مشرکوں کی حمایت کر رہے ہیں،  
قیمت کے دن وہ ان سے ہزار ہوں گے۔ ماخذ: آیت ۶۳۔

خلاصہ روئے ۸: کلام اللہ معطر کا گھڑا توڑنے کے لئے کھاروں کی مثال  
دی جاتی ہے۔ ماخذ: آیت ۷۶۔



## سورة الاحزاب مکيه

موضوع سورة آپ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں کفار اور منافقین کی پروا نہ کریں، بلکہ اقارب بھی اوائے فرض میں عاجز نہ ہونے چاہئیں۔

خاصہ رکوع اجمال مسلک ثانیہ۔ ماخذ آیت ۳۳-۱ (۲) صا جعل اللہ سے امھالکم تک۔ (۳) صا جعل دعیالکم سے علوا دعیالکم۔ (۴) آیت ۶۔ (۵) وواحدة امھالہم۔ (۶) واولوا الا وھام سے فی الکتاب مسطورا تک۔ (۷) آیت ۷۔ (۸) آیت ۸۔

خاصہ رکوع ۲ تفصیل اجمال ثبوت۔ (ماخذ ہو پہلا رکوع)۔ ماخذ آیت ۲۰-۹۔

نوٹ:- دوسرے اور تیسرے رکوع میں ثابت کیا جائے گا کہ آپ نے کفار اور منافقین کی پروا نہیں کی۔

خاصہ رکوع ۳ تفصیل اجمال اول۔ ماخذ آیت ۲۱۔

## پارہ ۲۲: ومن یقتل

خاصہ رکوع ۴ تفصیل اجمال دوم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دل نہیں ہیں کہ ایک سے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں، اور دوسرے سے ازواج کو راضی نہیں۔ ماخذ آیت ۲۸۔

خاصہ رکوع ۵ تفصیل اجمال سوم (چھکے اویا (حق) حقیقی بیٹے نہیں ہوتے، اس لئے ان کی ازواج کے ساتھ طلاق کی اجازت ہے)۔ ماخذ آیت ۳۷۔

خاصہ رکوع ۶ تفصیل اجمال چہارم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین

سے سوا کوئی اور کے قتل سے زیادہ گھٹتے ہیں)۔ ماخذ آیت ۳۵، ۳۶۔

ذیل حضور انور میں یہ صفات پائی جاتی ہیں تو ان کی برکت سے مسلمانوں نے مفاد کو آپ بقیتاً زیادہ گھٹتے ہیں۔

خاصہ رکوع ۷ تفصیل اجمال پنجم و ششم (ازواج مطہرات مؤمنین کی راجائی نہیں ہیں، ان کی توقیر و حرمت بمراد وادہ کے ہے، اور ان سے نکاح ادا کرنا حرام ہے، لیکن تہرہ نہا نہیں کہیں ہیں، اس کے پرہ نہیں کرنا چاہئے)۔ ماخذ آیت ۵۵، ۵۴۔

خاصہ رکوع ۸ تفصیل اجمال ششم (قیامت کے دن انبیاء و عیلم اسلام سے سوں سو گنا کہ انہوں نے تبلیغ فرمائی اور کیا تہرہ برآمد ہو، امت و کام الہی کی پوری قدر کرے تاکہ قیامت کے دن ان کے حق میں بہتر گواہی آپ دے سکیں)۔ ماخذ آیت ۵۹، ۶۶، ۶۷۔

خاصہ رکوع ۹ تفصیل اجمال ہفتم۔ (مسلمان اپنے نبی کی ایذا دہی سے بچو، اور اپنے فرض منصبی کی سبکدوشی کا طریقہ حضور نور سے سیکھو)۔ ماخذ آیت ۶۹، ۷۲، ۷۳۔

## سورة سبا مکيه:

موضوع سورة: تفسیر مسند مجازات۔

خاصہ رکوع ۱: اجمال مسند مجازات۔ ماخذ آیت ۳۔

خاصہ رکوع ۲ (مر یہ ٹوٹ شکر گزار نہیں تو دیکھو اسلام اور سیدنا علیہ السلام کی طرح سرفراز کئے جا رہے ہیں)۔ (۲) اور گرد نہ آئے تو قوم کی

۱۔ میں سوچے اسی طرح مستفید ہوں اور مہربان رہا نہیں ہو سکتے۔ ہافہ  
آیت ۲۴: ۸

خلاصہ رکوع ۳: جس طرح ایک پانی سے مختلف مذاواق اور مختلف  
ادویات درخلف اجڑیں شہید ہوتی ہیں اسی طرح رحمت الہی سے باب مفتوح  
ہونے پر قلوب سے مختلف کیفیات خدہ ہوتی ہیں۔ ہافہ آیت ۲۸: ۱۰

خلاصہ رکوع ۵: ہم تمہیں عید بنا کر رحمت الہی سے باب مفتوح کر رہے  
ہے، ہاں تمہارے تو ہم تمہارا ہے، اور نقصان بھی تمہارا ہے۔ ہافہ آیت ۳۹: ۳

سورۃ یونس مکیہ:

موضوع سورۃ: مسائل مذکورہ توحید، رسالت، حیات۔

خلاصہ رکوع ۱: اجمالی مسائل خلاصہ۔ ہافہ (۱) رسالت آیت ۳۰۔

(۲) توحید آیت ۱۱: ۲۵ (۳) حیات آیت ۳

خلاصہ رکوع ۲: تفصیل مسئلہ رسالت۔ ہافہ آیت ۳۰: ۳

## پارہ ۲۳: ومالی

خلاصہ رکوع ۳: تفصیل مسئلہ توحید۔ ہافہ آیت ۳۳۔

خلاصہ رکوع ۴: تفصیل مسئلہ حیات۔ ہافہ آیت ۵۱۔

خلاصہ رکوع ۵: اعادہ مسائل خلاصہ بطور تہیہ۔ ہافہ (۱) رسالت

آیت ۷۹: ۷۰ (۲) توحید آیت ۷۹: ۷۰ (۳) حیات آیت ۸۲: ۷۸

طرح گفتگو سے مراد ہو سکتے۔ ہافہ (۱) آیت ۱۰: ۱۳ (۲) آیت ۱۵: ۱۷

خلاصہ رکوع ۳: کُرخوف حیات سے تعلق ہائے قائم نہ رکھ کر غیر اللہ کا  
تعلق شفاعت کے لئے بھی مفید نہ ہوگا۔ ہافہ آیت ۲۲: ۲۳

خلاصہ رکوع ۴: ضابطہ اور مصلحتیں کا یوم اجارہ میں ہونا۔ ہافہ  
آیت ۳۳: ۳۴

خلاصہ رکوع ۵: ضابطہ اور مصلحتیں نے اپنے دھرم میں نہیں معبود بنا رکھا  
تو ان کی طرف سے بھاری۔ ہافہ آیت ۳۶: ۳۷

خلاصہ رکوع ۶: یوم اجارہ کے تھکے میں میری ذاتی کوئی غرض  
نہیں ہے۔ ہافہ آیت ۷۰: ۷۱

سورۃ قمر مکیہ:

موضوع سورۃ: حیات سے پہلے جس حیرت کی ضرورت ہے وہ بذریعہ  
رساں رسل ہوگی تاکہ گرفت کے وقت یہ کیسے نہ چکیں کہیں کسی اطلاع گرفت کی  
مگی۔

خلاصہ رکوع ۱: اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خالق نہیں اور گرفت ہاں ہاں بھی  
ہی ہے، لہذا مگر صراط کرنا چاہو تو بذریعہ مانگ مقدم جو تعظیم الہی ہے اس پر عمل  
کرو۔ ہافہ آیت ۱۱: ۱۲

خلاصہ رکوع ۲: جس طرح کھادی در پٹھان کیسا نہیں ہو سکتے اسی  
طرح ذاتی سے استفادہ کرنے والے اور معرض براہر نہیں ہو سکتے۔ ہافہ آیت ۱۲: ۱۳

خلاصہ رکوع ۳: نور اور غلبہ، سایہ اور دھوپ، مرادہ اور زندہ، جس طرح

سورة الصفّت مكيه:

موضوع سورة: دعوت ان التوحيد۔

فردہ رکوع (۱) ثبوت ابن توحید۔ (۲) تجارت کے باعث  
توحید کی ضرورت محسوس نہیں کرتے، لہذا (۱) بیت ۳۔ (۲) بیت ۶۔

فلازمہ روک: ۴: (۱) دولت الی التوحید۔ (۲) مطمئن نہ کیر بما بعد  
انوت۔ - مقررہ (۱) بیت ۲۶، ۲۷۔ (۲) بیت ۳۵، ۳۶۔

۸۷، ۱، ال۔

خود مرکوب<sup>۳</sup> توحید پرستوں کی کامیابی - ماخذ "بت"، ۹۰، ۸۱، ۸۶.

غلام رسولؑ۔ توحید پرستوں کی کامیابی۔ ماخذ آیت: ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵۔

خلاصہ دیکھو: ۵۔ توحید پرستوں کی کامیابی۔ ماخذ: آیتہ: ۱۷۱۔

سورة هـ مكية

موضوع سورت تمام اہم سابقہ کی ترقی کا باعث بن گیا۔

ضمیمہ نمبر ۱۰۸ قس فی مذکر کے پسپانے سے کوچ اور کر رہے ہیں، حالانکہ تمام اہم سائنسدان کی بنیادی کا باعث بنی اللہ تعالیٰ۔ ضمیمہ نمبر ۱۰۹۔

خدا سرور کوخ ۲۔ اب بھی اب دانات ان غلہ اختیار کر لیں تو رحمت الہی  
ان کو ادا دینے کے لئے تیار ہے۔ ماخذ آیت: ۲۵، ۲۴۔

نوٹ: نقص جبرت کے لئے ہوتے ہیں، اس قصہ سے معلوم ہوا کہ

ثابت و استظهار سے رحمت الہی خود کرا آتی ہے۔

خلاصہ رکوع ۱۳:۔۔ ادب و انابت سے رحمت الہی ان پر حود کر سکتی ہے۔  
خذ آیت ۳۰۔

نوٹ: اس آیت کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے ادب الی اللہ کا واقعہ ہے۔

خلاصہ رکوع ۳۔۔۔ اوب واثبت الی اللہ رجوع رحمت الہی کے لئے اکسیر ہے، مخالفین کو یہ اختیار کرنی چاہئے۔ ماخذ ۳ آیت ۴۴۔

خلاصہ رکوع ۱۵: ضرورتِ انابت الی اللہ۔ ماخذ آیت: ۸۳، ۸۴۔

سورة الزمر عليه

موضوع سورة: الخطأ في العبادة.

خلاصہ دیکھو: ۱۔ دعوت الی الاصلاح فی السجادۃ بکبریا اللہ ماخذ  
تقریب ۸، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲۔

خلاصہ رکوع ۲۰: الدعوت الی الاخلاص فی العہد ہالذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ: آیت ۱۸، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۲۰۔

خود رکوع ۳ لدعوة الى المخلص في اليهودية بالانجيل بامام الله۔  
الحق آیت ۲۹، ۲۵۔

پارہ: ۲۳: فمن اظلم

خاصہ رکوع ۳۴ خاص فی عبادت داؤں کے لئے مزاحمت الہی کا  
ادان۔ و خدا آیت ۳۸، ۳۹۔



حصہ دوم ۳۱ مخالفین قرآن کے لئے اندازہ ( ) بعض تذکیر ہامہ

$$14, 15 \text{ سے } \tau(r)$$

خدا ص رکوع ۳ دعوت فی القرآن اور مقصود دعوت قرآن دعوت توحید ہے۔ یحسینؑ تذکیر برما بعد الموت۔ باخذ آیت: ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۵۔

خدا ص ۳ رکوع ۳ دعوت ان القرآن اور مقصود دعوت قرآن دعوت توحید ہے، انھیں تذکیر بما بعد الموت۔ ماخذ: آیت: ۲۸، ۲۹۔

خدا صہ رکوع ۵ دعوت لی القرآن در مقصود دعوت قرآن دعوت توحید ہے، یحسین مذکور آلاء اللہ، اخذ آیت ۳۳، ۳۴، ۳۸، ۳۹۔

پارہ: ۲۵: الیہ یورد

خود، رکوع ۶ دعوت الی اقرآن اور مقصد دعوت قرآن دعوت توحید،  
بعض تذکیر بالاحد الحوت۔ ماخذ آیت: ۴۷، ۴۸۔

سورة الشورى مكية:

موضوع سورة - دعوت الى القرآن -

عنوان مخصوص - ”پ کی وی انبیاء و عظیم اسما سے حق کی وی سے مراد حق ہے، لہذا اس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔“

خدا رکوع ۱ آپ کی وحی انبیاء علیہم السلام ساقیوں کی وحی سے مماثل ہے، لہذا اس میں الکفار کی کوئی جگہ نہیں۔ ملاحظہ: آیت ۳، ۷۔

خاصہ: رکوع ۲ دعوت ان القرآن (عنوان قصیدی) پ کی دنی خیر  
سابقین صہم اسلام کی مہاجر ہے۔ ماخذ آیت: ۱۵، ۱۴۔

خلاصہ رکوع ۳: دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۲۴، ۴۱۔

حصہ یکم ۴ "یت اُچی میں مجاورہ کرنے والوں کی نجات نہیں ہوگی۔"

1.2

۱۶. ان کے لئے ان کو نجات نصیب ہوگی، اور اس کے اوصاف حمیدہ یہ ہیں۔

خلاصہ رکوع ۵ دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۵۲، ۵۴۔

١٢٠ الزخرف مكية

موضوع سورۃ تمہارے اعراض کی وجہ سے قرآن حکیم زمین سے اٹھایا نہیں جاسکتا۔

غلامِ رکوع: تمہارے اعراض کی وجہ سے قرآن حکیم زمین سے اٹھایا  
 نہیں جاسکتا۔ خدا - جیت ۷۲۵۔

خطابہ رکوع ۲: دعوت الی القرآن ماخذ ۳۲۔

خلاصہ رکوع ۳۴: دعوت الی القراءۃ۔ فہم ۳۰، ۳۱۔

خلاصہ رکوع ۳۰: دعوت الی القرآن۔ ماخذ آیت ۳۶، ۳۳، ۳۴۔

خلاصہ رکوع ۵۔ تذکیرِ پیامِ اللہ سے دعوت الی القرآن۔ ماخذ  
آیت ۴۶۔۴۷۔

خلاصہ رکوع ۶ گفارش کے ایک شہ کا جوہ۔ قرآن کریم کی تعلیم کا حاصل سنی توحید ہے، جب یعنی علیہ السلام کا ذکر کرنے میں یہ تو کیا کہنے کے ہیں کہ جہاں سے معبودوں کی عزت کرتے ہیں اور وہ معبودوں کو یہ جہاں کہتے ہیں، شہ کا جواب ہے۔ اخذ: آیت: ۱۰۸۔

خلاصہ دیکھ: دعوت الی القرآن۔ ماخذ: آیت: ۶۸، ۶۹، ۷۸۔

## سورۃ ابراہیم خان مکیتہ

موضوع سورۃ دعوت الی قرآن کتاب میں کا ابراہیم مبارک میں ہوا ہے اور ابراہیم کہ میں مہر حکیم کا پیغمبر ہوتا ہے۔ اس قرآن کا اتباع نہیں کرے گا تو اپنی ذات اور اخروی عذاب سے بچ نہیں سکو گے۔

خاصہ رکوع ۱۔ تذکیر بایم اللہ احکام نبی سے اعراض کے باعث فرعون کا دلدی عذاب میں مبتلا ہوا۔ ماخذ: آیت ۶۷: ۲۴۔

خاصہ رکوع ۲۔ تذکیر بایم اللہ احکام الہی کی مخالفت سے قوم تبع کی تہی۔ ماخذ: آیت ۷۷۔

خاصہ رکوع ۳۔ احکام الہی سے انکار کرنے والوں کے لئے عذاب اخروی کا اعلان۔ ماخذ: آیت ۴۳: ۴۳۔

## سورۃ الہاعیہ مکیتہ:

موضوع سورۃ دعوت الی القرآن۔

تفصیل موضوع اتباع کتاب اللہ میں عزت محدود ہے۔

خاصہ رکوع ۱۔ ترک اتباع کتاب اللہ سے ذلت لازمی ہے۔ ماخذ: آیت ۱۱۷۔

خاصہ رکوع ۲۔ جو شریعت (ذریعہ قرآن) آپ کو ملی ہے آپ ہی کا اتباع کریں، ان کفار کی خواہشات کا لحاظ نہ کریں۔ ماخذ: آیت ۱۸۔

خاصہ رکوع ۳۔ ترک اتباع کتاب اللہ سے فطرت سلیمہ سلب ہو جاتی ہے۔ ماخذ: آیت ۲۳۔

خاصہ رکوع ۴۔ آیات الہی پر استہزاء کرنے والے قیامت کے دن رست الہی سے محروم ہوں گے اور دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔ ماخذ: آیت ۳۳: ۳۵۔

## پارہ ۵: ۲۶: خم

## سورۃ الاحقاف مکیتہ:

موضوع سورۃ: دعوت کے بعد مہلت کا مٹنا سنت اللہ میں داخل ہے۔

خاصہ رکوع ۱۔ ہر چہ کی اہل معین ہے، لہذا کفار کے اعراض پر ان کی تہی کی بھی ایک مدت معین ہے۔ ماخذ: آیت ۶۳: ۶۳۔

خاصہ رکوع ۲۔ اعراض کے بعد مہلت کا مٹنا سنت اللہ میں داخل ہے۔ ماخذ: آیت ۲۰۔

خاصہ رکوع ۳۔ ذکر قوم عاد بطور تذکیر بایم اللہ (انذار منفر سے انکار کے باعث عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں)۔ ماخذ: آیت ۲۱: ۴۳۔

خاصہ رکوع ۴۔ اعراض عن کتاب کے وقت عذاب الہی سے بچنا ناممکن ہے، بہت مہلت سنت اللہ میں داخل ہے۔ ماخذ: آیت ۲۸، ۳۳، ۳۵۔

## سورۃ محمد مدینہ:

موضوع سورۃ: تقاضی الاسلام بالکفر والحقاق۔

خاصہ رکوع ۱۔ تقاضی الاسلام بالکفر۔ ماخذ: کفر، آیت ۱، ۸، ۱۰، ۱۱۔

ماخذ اسلام، آیت ۳، ۴، ۵، ۱۵۔

غلامہ رکوع ۲۰ مقابلہ اسلام و کفر۔ ماضی کفر، آیت ۱۲، ۱۳، ۱۵۔  
اسلام، آیت ۱۲، ۱۳، ۱۵۔

غلامہ رکوع ۳۰ مقابلہ اسلام و کفر و اطلاق۔ ماضی کفر، آیت ۲۰۔  
اسلام، آیت ۲۰۔

غلامہ رکوع ۴۰ مقابلہ اسلام و کفر و اطلاق۔ ماضی کفر، آیت ۳۰۔  
اسلام، آیت ۳۰۔

سورۃ الفتح مدنیہ  
موضوع سورۃ بشارت فتح اسلام مع شرط فتح (۱) مع یہ فتح نہیں

ہے، کیونکہ کفار مکہ صبح میں متنبہ ہو چکے جس کے شرط ۱۰۰ پہنچیں نہیں گئے پھر فتح  
مکہ کے باعث جنگ ہوگی جس میں فتح مکہ ہوگی۔

غلامہ رکوع ۱۰ رسالہ منہجی اللہ علیہ وسلم کی برقراری میں (۱) مواہید  
اور ہذا ذکر (۲) اور مناقب و شریعت پر منسوب وعتہ دینی و غیرہ جسم کی پیش گوئی۔

ماخذ (۱) آیت ۲ (۲) آیت ۶۔  
غلامہ رکوع ۴۰ (۱) مظلومین (۲) اور عاجلوں کا ذکر۔ ماضی

(۱) آیت ۲۱۰ (۲) آیت ۲۱۱۔  
غلامہ رکوع ۳۰ کتاب بیت علی الموت۔ ماضی: آیت ۲۱۸، ۲۱۹۔

غلامہ رکوع ۴۰ (۱) اسلام کی برقراری کا حال حاضر (۲) انبیاء  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے زیریں اوصیاء کی حیثیت سے اشدہ علی الکفار

وحماء بینہم و ہیں۔ ماضی: (۱) آیت ۲۸ (۲) آیت ۲۹۔

سورۃ انجرات مدنیہ

موضوع سورۃ مسلمانوں کے آپس میں تعلقات کا دستور انہیں  
اس میں مدنیہ اور علیہ السلام کا جواب لکھا گیا ہے اس سے استنباط آتا ہے امیر

دعا میں کے، اور امیر  
پہلا آپ آپ کی مجلس میں اس سے خواہش بخیر و برکت کرنے میں

پیش قدمی نہ کرو۔  
دوسرا امیر آپ کے سامنے ہاتھ کرتے وقت پھر آواز نہ نکالو۔

تیسرا آپ اور ہاتھ کرتے وقت اس طرح مت بدو جس طرح آپس میں  
ایک دوسرے کو بے تکلفی سے جلاتے ہو۔

غلامہ رکوع ۱۰ (۱) میر نے ساتھ تعلقات کیسے ہوں۔ (۲) امر ز سے  
اور افتادہ جو یوں کے ساتھ تعلقات کیسے ہوں۔ (۳) امر ز میں رہنے والوں کے

ساتھ تعلقات اس طرح ہوں اور اگر چاہیں تو ان کی صلہ کیسے کیسے ہو۔ ماضی  
(۱) آیت ۵۲ (۲) آیت ۸۶ (۳) آیت ۹۹۔

غلامہ رکوع ۲۰ آپس میں طرز معاشرت ایسا اختیار کریں کہ تعلقات  
میں شیعہ نے نہ پاسکے۔ ماضی آیت ۱۲۰۔

سورۃ فی مکیہ  
موضوع سورۃ اثبات یارت (۱) ان میں کچھ کہے کہ آپ رسول میں

انہیں ہیں۔ (۲) کفار آپ کی رسالت و تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔  
غلامہ رکوع ۱۰ (۱) اگر آپ قرآن حکیم میں غور کرتے تو کہیں مسئلہ

۵۰ سورۃ اظہار ملیہ

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: ہا اعلیٰ کی سزا جتنی ہے۔

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: معاندین حق پر عذاب آنے والا ہے۔ ہفتہ آیت ۱۰۰، ۱۰۱

۱۲، ۱۳، ۱۴

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: آپ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں، کیا آپ کا ارشاد نہ

ماننے میں کہیں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ ہفتہ (۱) آیت ۱۰۰، (۲) آیت ۱۰۰، ۱۰۱

۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶

سورۃ النجم مکیہ:

موضوع سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشوات و فی الجہی ہیں

اور تمہارے معتقدات قل تعین پر مبنی ہے۔

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: ارشادات نبویہ و فی الجہی ہیں۔ اور تمہارے معتقدات

تعلیل سے۔ ہفتہ آیت ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: ان کے معتقدات نفسی ہیں، آپ ان کی پرہیز نہ کریں۔

ہفتہ آیت ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: (۱) کیا کہیں ہم نہیں سے کہ ہر شخص اپنے اہل ان کے جز

پاسے گا۔ (۲) اور جز اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمائے گا، چنانچہ اس نے عطا فرمود، قوم یوح

دفرہ کو (۳) شامت اہل ان کے باعث تباہ کیا۔ ہفتہ (۱) آیت ۱۰۰، (۲)

(۳) آیت ۱۰۰، (۴) آیت ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: (۱) اگر اصل انکار کا باعث انکار جہات ہے، اگر ہم سابقہ

کی تباہی میں غور کرتے تو (۲) معصوم ہو جاتا۔ اس کی جہت کا موجب عذیب و نزل

فی قتل۔ ہفتہ (۱) آیت ۱۰۰، (۲) آیت ۱۰۰، (۳) آیت ۱۰۰، ۱۰۱

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: یہ تو جہات کے منکر ہیں (۱) اور ان کی طرف سے ہر

نوعی جہات کی تباہی ہو رہی ہے (۲) اس دن ضل اور فضل ایک دوسرے کے سر

تھوپوں کے لیکن یہ خاصیت بیکار ہوگی۔ ہفتہ (۱) آیت ۱۰۰، (۲) آیت ۱۰۰، ۱۰۱

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: اس عذاب (۱) سے بچنے کے لئے اہل ان

نہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ پار نہ آئیں تو آپ (۲) نہ قتل بلکہ شہ و راز

مضبوط سے مضبوط بنائے دیں، درحقیقت (۳) یوں کی تربیت فرمائیں۔ ہفتہ

(۱) آیت ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، (۲) آیت ۱۰۰، ۱۰۱، (۳) آیت ۱۰۰

سورۃ الذاریت مکیہ:

موضوع سورۃ: جزاء اہل جہنمی ہے۔

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: انکارات یقیناً ہوئے ہیں۔ ہفتہ آیت ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲

۱۲، ۱۳، ۱۴

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: جزاء اہل جہنمی ہے۔ ہفتہ آیت ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶

پارہ ۵۷: قال فما خطبکم

۱۰۰ سورۃ ۱۰۰: (۱) جزاء اہل جہنمی ہے۔ (۲) جن اور انسان کی

پیدائش کی فرض۔ ہفتہ (۱) آیت ۱۰۰، (۲) آیت ۱۰۰، ۱۰۱

— 11 —

ظہار رکوع: (۱) اصحاب اہمال کے سلوک کا ذکر۔ (۲) اور رفع  
تہ: عنایت نامہ۔ دفعہ (۱) بیت ۴۲، ۴۱۔ (۲) بیت ۶۲۔

سورة الحديد مدنية:

موضوع: ۱۰۱ طریقی خصوصیات -

خدا سے کہو : (۱) گزشتہ اربعہ پانا چاہتے ہو تو فلاں ارادہ اللہ ہوتا  
(۲) اللہ تعالیٰ فی سبیل اللہ کرنا سکھو۔ ماخذ : (۱) تیت ۳: ۱۰۔ (۲) تیت ۱۰۔

خاصہ نمبر ۴ (۱) تعلق سے دنیا میں ترقی یہاں اور آخرت میں نور حاصل ہوگا۔ (۲) ترکِ انفاق سے دنیا میں حق اور آخرت میں نور سب ہوگا۔

علاء، رکوع ۳ ترک خالق فی سبیل اللہ سے تفرخ و تکاثر فی اہل ممالک و اولاد وغیرہ امراض میں مبتلا ہوں گے۔ باخدا آیہ ۲۰۔

خاصہ رُوح ۴ خلق اللہ پر رحمت و رحمت میں نظر رہے اور مغزبن من  
اللہ جانوں میں انقلابِ بدعت نہ ہونے پائے۔ باخدا۔ آیت ۱۴۰

موضوع سورۃ۔ مرقع استقامت قیامت (قیامت اللہ عالم کی برہمی کا نام  
سے نظام عالم میں سے یکے پر۔ رکن کی طاقت اس امر پر دل ہے کہ جتنے ارکان  
میں بھی برہمی اختلاف واقع ہو سکتے ہیں)۔

خلاصہ رکوع ۱۰: (۱) رفع استبعاد قیامت (۲) تذکیر ہایام اللہ - ماخذ  
(۱) بیت ۱، (۲) بیت ۱۸، ۱۹، ۲۰۔

خداوند را کوب ۲ تذکیر بایم الله - حافظ آیت ۳۷۵۳۳، ۳۷۵۳۴.

خطابہ رکوع ۳۹۔۔۔ کہ کبریا یا ام اللہ۔ حافظ اجمت ۳۷۱۔

سورة الرحمن مدنیہ

مہضوع سورۃ کذا، نے کہا تھا "دارمحن" اس عترارض کا جواب دے

خواصہ رکوع :۱۔ تذکیر پاکہ اللہ۔ حافظ: آیت ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸۔

طاہرہ کوغ ۲ (۱) ہر چیز پر ٹی خداری ہوتے ہیں ان سے جس منعم سے تم  
 پر یہ (۲) احسان کئے ہیں وہ حساب لے گا، خستہ کو بھی (۳) صرف کرنے والوں  
 سے یہ سبک ہوگا۔ تاہم (۱) تہیت ۲۶۔ (۲) آیت ۳۔ (۳) تہیت ۴۔

خواصہ رکوع ۳۰ - خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو ہر جہل صرف کرنے والوں سے  
سنو کہ لہی۔ - خذ - بیت ۳۸، ۳۹۔

سورة الواقعة مكية:

موضوع سورۃ قیامت میں انسانوں کی تین قسمیں ہوں گی۔ دو نیک،

”وہ کہہ گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں مسلمانوں کو ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ ضرورت سے پاک ہے۔“

خلاصہ رکوع ۱: (۱) مسلمانوں کی سلطنت کی ابتدا کس طرح ہوئی۔  
(۲) باب ۱۱ میں۔ نافذ (۱) آیت ۴۔ (۲) آیت ۵ تا ۱۰۔

خلاصہ رکوع ۲: خلاصے سلطنت کے اسباب آیت ۱۱۔ (۱) تفصیل یہ ہے کہ جس وقت کسی قوم میں ساقی پیدا ہو جائے جو بظاہر اپنی قوم میں رہے، اور دوسرے اپنی قوم کے دشمنوں سے ساز باز رکھیں، اور بجائے اپنی قوم کے دشمنوں کی خیر خواہی میں منہمک رہیں، دوسرے وقت میں اس قوم کی سلطنت کو وہاں آتا ہے، لہذا اس قوم میں مسلمانوں کو اس بالائے طبقہ کے حالت سے مطلع کیا گیا ہے، تاکہ ان سے بچیں۔

خلاصہ رکوع ۳: (۱) قرآن حکیم پر عامل ہونا اور دنیا میں امت امتداد پانچس ہے۔ (۲) شرکاء ستادہ عن القرآن جب تک اللہ کے متعلق ایک خاص من عقیدت دل میں نہ ہو اور اس کی حاکم اور زور کا مدد نہ معلوم نہ ہو، اس وقت تک انسان اس کے قانون اور فرامین سے چارہ استفادہ حاصل نہیں کر سکتا۔ نافذ (۱) آیت ۲۰۔ (۲) آیت ۲۱ تا ۲۳۔

سورۃ الممتحنہ مدنیہ

موضوع سورۃ: متعلقہ عن الکفار۔

خلاصہ رکوع ۱: اسباب مفاہم۔ نافذ آیت ۱۔

خلاصہ رکوع ۲: اقسام الکفار (کفار کی دو قسمیں ہیں) ایک کے ساتھ

پارہ ۲۸: قد سمع اللہ

سورۃ المجادلہ:

موضوع سورۃ (۱) مسلمانوں کی سیاسی جماعت کے فرائض (۲) اور ان کا دائرہ اختیارات (۳) اور جماعت سیاسی کا انتخاب صدر (۴) اور جمیل امام صدر (۵) دن ۵ سال لوگوں کا ذکر جو سیاسی جماعت میں داخل ہونے کے قابل نہیں۔

خلاصہ رکوع ۱: اصل عمل و عقد کو شکایت سننے کے لئے طبع و متناجیز ہے۔ نافذ آیت ۱۔

خلاصہ رکوع ۲ (۱) اصل عمل و عقد، اللہ تعالیٰ کو ضرورت و تاخر خیال کریں (۲) اور ان کا دائرہ اختیارات (۳) اس جماعت کا صدر اہل علم ہونا چاہئے۔ (۴) طاعت صدر۔ نافذ (۱) آیت ۴۔ (۲) آیت ۹۔ (۳) آیت ۱۱۔ (۴) آیت ۱۱۔

خلاصہ رکوع ۳: اعلان اسلام سے دو قی کرنے والے جماعت شوری میں داخل نہیں ہو سکتے۔ نافذ آیت ۱۹، ۱۴۔

سورۃ الحشر مدنیہ:

موضوع سورۃ: اس میں پانچ چیزیں ہیں۔ (۱) مسلمانوں کی سلطنت کی ابتدا۔ (۲) اسباب بقا۔ (۳) اسباب فنا۔ (۴) قرآن پر حاصل ہونا اور دنیا میں ذلیل ہو کر رہنا ناممکن ہے۔ (۵) شرکاء استفادہ عن القرآن۔ جو اس سورت

(۱) صبح تا عصر، اور دوسری کے ساتھ (۲) چار رکعتیں۔ ماخذ (۱) آیت ۹۔  
(۲) آیت ۹۔

### سورة الصنف مدنیہ:

موضوع سورة: فرض نماز (۱)۔  
جین اہل علم، اہل سنت، مرفوش، اہل قیام، اہل فرائض، اہل کرم، تو وہ تو رہا ہو جاتی ہے اگر ایک بھی ایسا شخص نہ ہو تو قوم میں جتنی بھی اہل فرائض ہیں، ان میں سے ایک شخص کو ایسا ہی بنانا چاہیے۔ لہذا سورة الصنف میں فرض نماز کے بارے میں فراموشی اور غفلت سے اجتناب لینا چاہیے۔

خلاصہ رکوع ۱: (۱) خداوند سرور کی دعا کا دلچسپی سے ادا کرنے کی حالت میں سزا۔ (۲) اس فرض کے ادا کرنے کا میدان۔ ماخذ (۱) آیت ۳۔  
(۲) آیت ۵ (۳) آیت ۷۔

خلاصہ رکوع ۲: (۱) خداوند الاعمال علی اللہ۔ ماخذ آیت ۱۳، ۱۴۔

### سورة الحجۃ مدنیہ:

موضوع سورة: فرائض عامہ، کرم۔

خلاصہ رکوع ۱: (۱) فرائض عامہ، کرم۔ (۲) ان کے ادا کرنے کی حالت میں سزا۔ (۳) صبح اور عصر کے ادا کرنے کا معیار۔ ماخذ (۱) آیت ۲۔ (۲) آیت ۵۔  
(۳) آیت ۶۔

خلاصہ رکوع ۲: تیغ قرآن کا دن بعد ہے لہذا ہر مسلم کا فرض ہے کہ اس میں شریک ہو۔ ماخذ آیت ۹۔

### سورة المناقون مدنیہ:

موضوع سورة: فرائض عامہ، کرم۔

خلاصہ رکوع ۱: اہل دولت اگر باوجود وسعت ہونے کے اخلاق فی سبیل اللہ نہ کریں تو ان پر نفاق کا حکم لگا ہے۔ ماخذ آیت ۱۔  
خلاصہ رکوع ۲: مسلمانوں کو بیاداری کی تلقین تاکہ ان کے اندر مرض نفاق کے اسباب پیدا نہ ہوں۔ ماخذ آیت ۹، ۱۰۔

### سورة التغابن مدنیہ:

موضوع سورة: (۱) آیات انکس وفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاننے کے لئے مجبور کرنی ہیں۔ (۲) دروس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے قیامت کے دن فوز عظیم حاصل ہوگا۔ (۳) اور دفع موانع۔

خلاصہ رکوع ۱: آیات انکس وفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاننے کے لئے مجبور کرنی ہیں، اور آپ کے احوال سے قیامت کے دن فوز عظیم حاصل ہوگا۔  
ماخذ آیت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹۔

خلاصہ رکوع ۲: احوال و مسائل میں کرم، اہل سنت میں نفاق سے بچنے کے لئے چاہئے، دفع موانع یعنی جو موانع ہیں اور عمل صالح میں پیش آتے ہیں۔ ماخذ آیت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹۔

### سورة الطلاق مدنیہ:

موضوع سورة: حقوق العہد میں قسیم و تنفیج چاہیے۔

خلاصہ رکوع ۱: مسائل طلاق۔ ماخذ آیت ۱۔



خاصہ رکوع ۲ حقوق احمہ میں نزیم و تنجیح کرنے سے بھی عذاب الہی آتا ہے۔ ہاخذ آیت ۸۔  
سورۃ التحریم مدنیہ۔  
موضوع سورۃ انسان کے فرض منہی میں کوئی چیز خارج نہیں ہوتی ہے۔

خاصہ رکوع ۱ (۱) اگر اروج مطہرہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرض منہی میں خارج ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی طلاق دے دیں گے۔ (۲) جی ہاں کہیں مسلمانوں کے فرض سے کہ وہ اپنے ساتھ مل دیں وہ بھی جہنم سے چاہیں کہ نہیں فرض منہی اسلام میں خارج نہ ہونے دیں۔ ہاخذ (۱) آیت ۵۱۳۔ (۲) آیت ۶۔

خاصہ رکوع ۲ (۱) صحیح رجوع ان اللہ کی جزائے نیر (۲) مقربین الہی سے ساتھ نسبت دینا ہی بغیر چار کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاخذ (۱) آیت ۸۔ (۲) آیت ۱۰۔

## پارہ ۲۹: تبرک الذی

سورۃ الملک۔

موضوع سورۃ غافقین سے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کو جس خاصہ نام کا ہوشہ من کردہ داری کا ثبوت دو۔

خاصہ رکوع ۱۔ (۱) اللہ تعالیٰ اس سارے جہان کا بادشاہ ہے۔

(۲) پانچویں باب۔ (۳) جن میں بادشاہ سے عبادت کرے گا، میل خانہ میں جہنم کا ہوا، وہ جہنم ہے۔ (۴) اور جو دھار کی کا شوت دیں گے وہ مغفرت اور : پانچویں باب۔ ہاخذ (۱) آیت ۱۔ (۲) آیت ۵۲۳۔ (۳) آیت ۵۶۔ (۴) آیت ۱۶۔

خاصہ رکوع ۳: (۱) دو زمین (۲) آسمان سے گونا گوں عذاب لانے پر قادر ہے (۳) تہرے نظروں کے نظروں کے مقید میں کام نہیں سکتے۔ ہاخذ (۱) آیت ۱۶۔ (۲) آیت ۱۷۔ (۳) آیت ۲۰۔  
سورۃ القلم مکئیہ۔

موضوع سورۃ اگر اس دین کو خود ساختہ سمجھتے ہو تو تمہارے ہاتھ میں قلم ہے، ایسا قرآن لکھ کر لا دو۔

خاصہ رکوع ۱۔ (۱) آپ پر یہ لوگ الزامات لگاتے ہیں۔ (۲) آپ کو مبرا کا بے انتہا اجر ملے گا۔ (۳) آپ اس کی کوئی بات نہ نہیں۔ (۴) یہ لوگ ہار واپس کی طرح ہاتھ خنصر نہیں گئے۔ ہاخذ (۱) آیت ۳۔ (۲) آیت ۳۔ (۳) آیت ۸۔ (۴) آیت ۱۷۔

خاصہ رکوع ۲ (۱) ہاں (۱) سو فنی اور (۲) عاقف پر بر نہیں ہو سکتے (۲) قرآن پر ایمان لانے میں کیا منہ دہ قبول رکائیں انہیں پیش آتی ہیں۔ ہاخذ (۱) آیت ۳۵، ۳۳۔ (۲) آیت ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸۔

سورۃ الحاقۃ مکئیہ:

موضوع سورۃ جزائے اعمال دنیا اور آخرت دونوں یکساں ہوتی ہے۔

### سورۃ النحل مکیہ

موضوع سورۃ: جس طرح فطرت ملکہ والے انسان قرآن کے آداب سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ (۱) قرآن میں اللہ کے لئے جو کچھ ہے۔

غلام رکوع ۱: (۱) جنوں کا قرآن مجید میں کفر و کفر کا اثر ہوتا ہے۔ (۲) اور اپنی قوم پر تبلیغ کرنا۔ (۳) آیت ۱-۲ آیت ۱۳۲-۱۳۳۔

غلام رکوع ۲: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

### سورۃ المزمل مکیہ

موضوع سورۃ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۱: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۲: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

### سورۃ المدثر مکیہ

موضوع سورۃ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۱: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۲: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

### سورۃ المعارج مکیہ

موضوع سورۃ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۱: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۲: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

### سورۃ نوح مکیہ

موضوع سورۃ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۱: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع ۲: (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان بندہ ہے۔

غلام رکوع (۱) آپ تعقیقی قرآن میں۔ (۲) درمختارین کو میر۔ ہر  
کہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۲۔ (۲) آیت ۱۔

غلام رکوع ۲۔ اگر انکار دیکھی رہا۔ حدیث دینہ اور ماہیہ سے تفسیر باقہ  
والحدود و زحنی اور نہایت نامحکم ہوگی۔ ماخذ آیت ۳۳۔ ۳۸۔

سورة القيامة مکیہ:

موضوع سورة اثبات قیامت۔

غلام رکوع (۱) اثبات قیامت بیوت النہس۔ (۲) نقصان کار  
قیامت۔ (۳) سبب انکار قیامت۔ (۴) قسم الناس يوم القيامة۔ ماخذ  
(۱) آیت ۱ تا ۳۔ (۲) آیت ۵، ۶۔ (۳) آیت ۲۰، ۲۱۔ (۴) آیت ۲۲، ۲۳، ۲۴۔  
غلام رکوع ۲۔ دفع استبعاد قیامت۔ ماخذ آیت ۳۶۔ ۴۰۔

سورة الدهر مدنیہ:

موضوع سورة نفی دہریت۔

غلام رکوع ۱ (۱) اثبات صانع۔ (۲) قسم الناس۔ (۳) قائلین  
صانع کے اوصاف۔ (۴) اور ان کی جزائے عذاب۔ ماخذ (۱) آیت ۱۔  
(۲) آیت ۳۔ (۳) آیت ۵ تا ۱۰۔ (۴) آیت ۱۱ تا ۱۳۔

غلام رکوع ۲ (۱) مسئلہ شہیدین صانع۔ (۲) عذاب جزا الخلوقات۔  
ماخذ (۱) آیت ۲۳ تا ۲۶۔ (۲) آیت ۲۸۔

سورة المومنت مکیہ:

موضوع سورة مسئلہ مجازتہ۔

غلام رکوع ۱ (۱) اثبات مجازتہ۔ (۲) تفسیر یوم المبارک۔ (۳) نتائج  
قبول مکررین یوم المبارک۔ ماخذ (۱) آیت ۲ تا ۷۔ (۲) آیت ۸ تا ۱۵۔  
(۳) آیت ۲۶ تا ۳۰۔

غلام رکوع ۲ (۱) یوم المبارک کے ماننے والوں کی جزائے خیر۔  
(۲) عذابہ اندام۔ ماخذ (۱) آیت ۳۱ تا ۳۳۔ (۲) آیت ۳۴ تا ۵۰۔

پارہ: ۳۰: عم یستأئلون

سورة النبا مکیہ

موضوع سورة یوم المجازات کی تفسیر کاشکاروں کے اصول پر۔

غلام رکوع ۱۔ (۱) جس طرح کھیتی مقصود بالذات ہوتی ہے اور  
کاشکاری کے آلات باقیع میں کئے جاتے ہیں، اسی طرح اس نظام عالم میں نقد  
انسان مقصود ہے اور بقیع نظام اس کے تابع۔ (۲) جس طرح کھیتی کے لئے ایک یوم  
بمصلحت ہوتا ہے، جس میں اناج اور بخور الگ کیا جاتا ہے، اسی طرح یہاں ایک یوم  
بمصلحت ہوتا ہے جس میں دونوں قسم کے انسانوں کو جدا کیا۔ ماخذ (۱) آیت ۶  
تا ۱۶۔ (۲) آیت ۷۰۔

غلام رکوع ۲ (۱) متقین (جو کھولنا اناج کے ہیں) کی جزائے خیر  
(۲) اور جزا کے علاوہ عطا بھی ان پر ہوگی۔ ماخذ (۱) آیت ۳۱۔ (۲) آیت ۳۶۔

سورة النزع مکیہ

موضوع سورة مجازتہ۔

سورۃ النحل

نہ اوٹھاؤں سے تقدس فوری شخصی احادیس سے پہلی میں خالص کے ہم  
تخلیے ہی ایک اس واحد میں میر جس کے قبضہ سے نکلی جاتی ہے۔ یہ مانی تقدس  
ہے۔ اور دوسری مثال میں ایک روحانی فوری تقدس احادیس سے ہے۔ جو اس طرح  
انقلاب شخصی شب و راز دیکھتے ہو، انقلاب نوعی یا انقلاب عامہ وہی پر قیاس کر لو۔

سورة الطافين عليه :

غلام رکوع۔ (تلفیف)۔ مراد اپنا حق پورا کر لینا اور دوسرے کا حق دینے وقت نقصان پہنچنا ہے۔)۔ اخذ آیت ۳۱۔

ملاحظہ رکھو ۳ (۱) رفع مثنوی قیامت اور (۲) قیامت میں نہ ہوں کی دو قسمیں ہوں گی۔ (۱) اے (۲) آیت ۳۳۔ (۳) آیت ۳۴۔ سورۃ یونس

سورة الانشقاق:

خلاصہ رکوع :۔ یہم الجہازۃ میں اعطائے صحف کی تشریح۔ ماخذ: آیہ ۷۔

موضوع سورۃ:..... مساوات فی تعلیم۔

غلامہ کو (۱) تعلیم: دین میں دنیا دار کی رعایت نہیں ہوتی چاہے۔

(۲) محکم قرآن کا رہنما۔ (۳) بدھ خلفت اور (۴) آج کے نیک اور صالح شہر کی ضروریات جب ایک طریقہ سے پوری ہیں، جن میں سے امیر و غریب یکساں نصیب لیتے ہیں، تو تعلیم میں کیوں مساوات نہ ہو۔

واحد (۱) آیت ۵، (۲) آیت ۱۰ تا ۱۴، (۳) آیت ۸، (۴) آیت ۲۱، (۵) آیت ۲۳ تا ۲۴۔

سورة البروج مكية:

خدا صبر سوره خدا پرستوں کی دل آزاری کرنے والے گرفتاری سے بچا نہیں سکتے۔ ماخذ آیت ۹۰۔

سورة الطارق مكية:

خلاصہ سورۃ: ... رفع اسمہا و قیامت۔ باخذ۔ آیت: ۸۶۔

موضوع سورۃ (۹ تا) بذریعہ قرآن منزّل من اللہ علم الہی اس ان کاہ  
آئے گا جس دس یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔

سورة الاعلى مكية

خاصہ سورۃ (۱) ضرورت ہوگی۔ (۲) اور طریقہ تعلیم ہوگی۔ تاہم

(۱) بہت ۹۵۴۔ (۲) بہت ۹۔

خلاصہ رکھو      نبی کے پاس علم کس طرح آتا ہے، اور کہاں سے آتا ہے۔ ناظر آجیت: ۲۰، ۱۹۔

سورة الفاحشہ مکہ:

خلاصہ سورة: عالمین کے اقسام مع نتائج۔ ماخذ: آیت ۲۴۔

سورة الفجر مکہ:

خلاصہ سورة (۱) اعمال کی جزا اور سزا دنیا میں شروع ہو جاتی ہے۔  
(۲) در مصائب دنیاوی عام طور پر بدامانی سے پیش آتے ہیں۔ ماخذ (۱) آیت ۲۱  
(۲) آیت ۲۵۔

سورة السجدہ مکہ:

خلاصہ سورة انسان دنیا میں آرام پانے نہیں بلکہ کام کرنے آیا ہے۔  
ماخذ آیت ۳۔

سورة الشمس مکہ:

خلاصہ سورة مظاہر قدرت نے ابتدائے عالم سے مشاہدہ کرا دیا نہ کہ  
احد حق امیدہ وہی قوموں نے سات پائی اور بد خلاق قومیں ہمیشہ قدرت میں کرتی  
ہیں، جن کی ایک مثال قوم شوم ہے۔ ماخذ: آیت ۱۱، ۹۔

سورة الليل مکہ:

(۳ تا ۱) ان چیزوں میں غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے (۴) کہ انسانوں کی  
کوشش میں اختلاف ہے۔ (۶، ۵) جس کی سعی کا یہ طریقہ ہے (۷) اس کے یہ نتائج  
نہیں گے۔ (۹، ۸) اور جس کی سعی کا یہ مسک ہے (۱۰) اس کے نتائج یہ نہیں گے۔  
(۱) اس کذب کو کہ کوئی نفع نہیں دے گا (۱۲) ہدایت کا واضح نہاں اللہ تعالیٰ کا کام

سے (۱۳) مدد وہ اس کے دنیا اور آخرت کی تمام امور کی ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے قبضہ  
میں ہے۔

خلاصہ سورة قیامہ طہ (۱) کے اختلاف اور بعض اثرات خارجیہ  
کے اختلاف سے اہل انسانی میں اختلاف لڑی ہے۔ (۲) اطلاق حیدہ والوں کے  
سے دنیاوی اور اخروی نجات لازمی ہے، اور بد اخلاقوں کے لئے دنیاوی اور اخروی  
ذلت لازمی ہے۔ ماخذ (۱) آیت ۳، ۲، ۱۔ (۲) آیت ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰۔

سورة النبیؐ مکہ:

خلاصہ سورة (۲، ۱) یہ چیزیں اس امر پر گواہ ہیں۔ (۳) کہا آپ کے  
رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بھاری ہوا ہے (۴) وہی بند ہونے کے بعد  
دوبارہ جب وہی بار بار ہوگی تو وہ حالت آپ کے لئے جہنم سے بہری ہوگی۔  
(۵) آپ کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا، تب آپ بڑے خوش ہوں گے۔ (۸، ۷) کیا  
ان مصائب میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی آپ کا ساتھ چھوڑا (ہرگز نہیں) (۱۰، ۹) فخر  
الہی کے وقت ان مساکین کی خدمت کیجئے، واللہ اعلم (۱) اور نعمت رب (یعنی قرآن  
انہیں پڑھائیے) واللہ اعلم

خلاصہ سورة زمانہ فخر الہی تو اسے ایمان کے لئے موجب تکمیل ہے۔  
ماخذ: آیت ۳، ۲، ۱۔

سورة الم نشرح مکہ:

خلاصہ:..... ترجمہ سورة النبیؐ۔ ماخذ: آیت ۱۔

سورة التين مكية:

خلاصہ سورة: سات اگر فرض مٹھی داکرے تو بہترین حقوقات اور فرض مٹھی ادا نہ کرے تو بدترین حقوقات۔ ماخذ: آیت ۶: ۱۵۔

سورة العلق مکیہ:

خلاصہ سورة: (۱) آپ تیغ کے سے کرہتہ رہیں، اور (۲) حد سے سلامی مرکوبی سے پرہیز کیجئے۔ ماخذ: (۱) آیت ۵: ۱۵۔ (۲) آیت ۱۵۔

سورة القدر مکیہ:

خلاصہ سورة: لینا القدر میں قرآن مجید کا نزول لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر ہوا اور پھر قحوظ قحوظ اسب ضرورت نازل ہوا۔ ماخذ: آیت ۵: ۵۵۔

سورة البینہ مدنیہ:

خلاصہ سورة: (۱) ضرورت بعثت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (۲) آپ کا دین الیاس سابقہ سے اصولاً متفق ہے۔ (۳) تعمیر علم سے پیہ غیر مہر یہ اور مخالف شرابیہ میں۔ ماخذ: (۱) آیت ۱۔ (۲) آیت ۵۔ (۳) آیت ۶: ۷۔

سورة الزلزال مدنیہ:

خلاصہ سورة: ابتداء وقوع قیامت۔ ماخذ: آیت ۳: ۳۲۔

سورة العنید مکیہ:

خلاصہ سورة: (۱) بیان مرض۔ (۲) سبب مرض۔ (۳) علاج مرض۔ ماخذ: (۱) آیت ۶۔ (۲) آیت ۸۔ (۳) آیت ۹۔

سورة القارعة مکیہ:

خلاصہ سورة: اپنے والد قیامت۔ ماخذ: آیت ۶: ۹۵۔

سورة النکاثر مکیہ:

خلاصہ سورة: فرض مٹھی سے باطل کرنے والا مرض نکاثر اسواں ہے۔ ماخذ: آیت ۱۔

سورة العصر مکیہ:

خلاصہ سورة: اقوام عالم کی کامیابی کے اصول اربعہ۔ ماخذ: آیت ۳۔

سورة الہمزہ مکیہ:

خلاصہ سورة: زریح ستوں سے سلوک الہی۔ ماخذ: آیت ۲: ۱۱۔

سورة النیل مکیہ:

خلاصہ سورة: توحید شعار اللہ سے دائمی ذلت کا لزوم۔ ماخذ: آیت ۱۔

سورة القریش مکیہ:

موضوع سورة: فرائض غلام کرام و صوفی و عظام۔ ماخذ: آیت ۳: ۱۳۔

سورة الماعون مکیہ:

خلاصہ سورة: اوصاف کھدین قیامت۔ ماخذ: آیت ۱: ۵۱۔

سورة الکوثر مکیہ:

خلاصہ سورة: اصول ہزیمت اعدائے اسلام۔ ماخذ: آیت ۳: ۳۰۔

سورة الكهفون مكية:

خلاصہ سورة مقطوع من الکفار۔ ماخذ: آیت ۶۰۔

سورة النصر مدنیہ۔

خلاصہ سورة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیاب زندگی کی حد اور

انفال پر لڑائی کی پیش گوئی۔ ماخذ: آیت ۱۰ تا ۳۱۔

سورة الذهب مکیہ:

خلاصہ سورة تبلیغ حق میں خارج نوع اہل لب میں داخل ہے۔

سورة الاخلاص مکیہ

خلاصہ سورة ممتاز و حید اسلام کا ذکر۔ ماخذ: آیت ۱ تا ۳۔

سورة الفلق مدنیہ۔

خلاصہ سورة معصرت جسمانی سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی

تلقین۔ ماخذ: آیت ۵۱۔

سورة الناس مدنیہ:

خلاصہ سورة معصرت روحانی سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی

تلقین۔ ماخذ: آیت ۶۱۔

مختصر

از روحانی علما و افاضی متفقا

(حصہ دوم)

پیش لفظ

از شیخ المسلم ولی کامل فقیر الاسلام حضرت الحاج

مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مدظلہ العالی

(تلمذ اہل جامعہ مظاہر العلوم واقعہ سہارنپور)

جامعہ دارالعلوم (سہارنپور)

اللہ رب العزت اپنے جن بندوں کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں ان کو

قرآن و حدیث کی خدمت میں لگا دیتے ہیں، جنہیں افراد میں سے محترم و مکرم حضرت

الحاج مولانا محمد امین صاحب دامت فیوضہ، شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ، ریاضی تاجپور،

بھی ہیں، چنانچہ ”موصوف کی تالیف“ قرآنی و عیسیٰ بخیر المرحان فی خلاصہ

القرآن“ بھی اسی سلسلہ الذہب کی ایک کڑی ہے۔

قرآن کریم کے حصد میں علماء ربانی کی خدمات بے شمار ہیں، ہر نوع سے

یہ خدمت انجام دی گئی ہے، مگر قرآن کریم کے فضائل کی شمع نہیں بجی، اور

قرآن کے موضوع پر برابر تفسیر و تالیف کا کام ہوتا رہے گا۔ حضرت مولانا موصوف

نے اس کتاب میں ”آیت اور سورتوں کا تفسیر“ اور سورتوں کا مابقی درجہ نقل فرمایا ہے۔

کہا جاتا ہوا دریا ہے کہ کہیں نامیہاں پہاڑ ہیں، کہیں اونچی اونچی  
 وادیاں ہیں، اسی طرح قرآن کریم کا حسن بھی اس کی اس مستقل  
 حیثیت میں ہے۔ یہاں حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات کے  
 درمیان نہایت لطیف ربط پایا جاتا ہے۔ اور اس کا انکار نہیں کیا  
 جاسکتا، ورنہ اگر کوئی ترتیب ملحوظ نہ ہوگی تو ترتیب نزول اور  
 ترتیب کتابت میں فرق رکھنے کی چھایا ضرورت نہ تھی، جس  
 ترتیب سے قرآن کریم نازل ہوا تھا اسی ترتیب سے لکھ لیا جاتا،  
 یہ جو نہایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لگ ترتیب  
 قائم فرمائی، وہ اس بات کی بڑی واضح دلیل ہے کہ قرآنی آیات  
 میں ربط موجود ہے، البتہ یہ ربط قدرے دقیق ہوتا ہے، اور اس  
 تک پہنچنے کے لئے بڑے غور و فکر کی ضرورت ہے، اس ربط کو اتنا  
 دقیق اور جامع رکھنے کی حکمت ظاہر ہے معلوم ہوتی ہے (واللہ  
 اعلم بالصواب)۔ "آیت فی ایک مستقل حیثیت بنتی رہے، اور اس کے  
 لحاظ کا غور نہ فرماتے پائے، تاہم اگر ہم اس ربط کا غور  
 کرتے آسمان ہوا، اس کے علاوہ اس زمانہ میں اہل عرب کے  
 خطبات و قصائد کا اسلوب معلوم کیا جاتا تھا کہ ان کے مضامین  
 مرتب اور مربوط ہونے کے بجائے مستقل حیثیت رکھتے تھے، لہذا  
 یہ طریقہ اس دور کے ادبی ذوق کے عین مطابق تھا۔ چنانچہ اگر  
 سرسری نظر سے دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ پورا کام مسلسل  
 اور مربوط ہے، اس طرح قرآن کریم نے اپنے نظم میں جو

ی کے ساتھ موزوں کا شان نزول، ہر تیس، خاصہ مضامین اور موقع ہر موقع نہ رہی  
 فہم کو ذکر فرمایا ہے، موجودہ ترتیب اور ترتیب رول کا بھی اس میں تذکرہ ہے "آیت  
 کا ہمیں یہ ربط و تعلق اور نظم ترتیب قرآن کا ایک دقیق اظہار ہے، جیسا کہ فقہائے اہل  
 سے واضح ہے۔"

"قرآن کریم کا ایک دقیق اعجاز اس کی آیات کے  
 باہمی ربط و تعلق اور نظم ترتیب میں ہے، آپ سرسری نظر سے  
 قرآن کی تلاوت فرمائیں تو ظاہر یہ عکس ہوگا کہ اس کی ہر آیت  
 جدا مضمون کی حامل ہے، اور ان کے درمیان کوئی ربط نہیں ہے،  
 اسی وجہ سے نظم قرآن کے بارے میں مفسرین کے دو گروہ ہو گئے  
 ہیں۔ بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ قرآن کریم چونکہ ۲۳ سال  
 میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے، اس لئے اس میں کوئی ربط و  
 ترتیب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کی ہر آیت ایک  
 مستقل مضمون کی حامل ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے گروہ کا  
 نقطہ نظر یہ ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے، وہ شروع  
 سے آخر تک باہم مربوط ہے، اور اسی نقطہ نظر سے اس کا مطالعہ  
 ضروری ہے۔ اس دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ کسی کتاب کا کام  
 ہے ربط ہونا اس کے فقرے کی دلیل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا کام  
 لانا اس فقرے سے بڑی ہے، مگر پہلا گروہ اس کے جواب میں یہ  
 کہتا ہے کہ جس طرح قدرتی ماحول میں کوئی ربط اور ترتیب نہیں  
 ہوتی، بلکہ ان کا حسن ہی اس کی بے ترتیبی میں ہے کہ کہیں غل



ہے، اس لئے کہ جو فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے، انہوں نے دو کام کئے، ایک یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نصرت و اعان جیسے سامع بننے کی خوشخبری دی، دوسرے انہیں فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی ہستی میں جا کر عذاب نازل کیا۔ پہلا کام: "انسی انا العفور الرحیم" کا مظاہرہ تھا، اور دوسرا کام: "وان هذا یسی هو العذاب الالیم" کا اس طرح یہ دونوں حصے ہم نہایت گہرا تعلق رکھتے ہیں، لیکن الگ الگ دیکھتے تو ان کی مستقل حیثیت بھی ہے۔"

(ماخوذ از "علوم القرآن" معتمد مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ)

اور جہاں تک ترتیب نزول اور موجودہ ترتیب کی بات ہے تو یہ واقعہ ہے کہ قرآن کریم جس ترتیب کے ساتھ اس وقت موجود ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا تھا، بلکہ ضرورت اور حالات کے تحت نزول کی ترتیب اس سے مختلف تھی، مگر یہ بھی غلط رہے کہ ترتیب بعد کے لوگوں کی دی ہوئی نہیں ہے، یہ نہ تو مشعر و معلیٰ کی جویت کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے قرآن کو اس طرح مرتب فرمایا تھا، قاعدہ یہ تھا کہ جب کوئی سورۃ نازل ہوتی تو اسی وقت ضروری اندہ علیہ وسلم کا وہی دین میں سے کسی کو جاتا ہے اور اس کو ٹھیک ٹھیک قلمبند کرنے کے بعد ہدایت فرماتے کہ یہ سورۃ فلاں سورۃ کے بعد اور فلاں سورۃ سے پہلے رکھی جائے۔ اسی طرح اگر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ ہدایت فرماتے کہ اسے فلاں سورۃ میں فلاں مقام پر درج کیا جائے، لہذا یہ ایک تسبیح شامہ تاریخی حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا نزول جس روز مکمل ہوا، اسی روز اس کی موجودہ ترتیب بھی مکمل ہوئی، جو اس کا نازل کرنے

اسلوب اختیار فرمایا ہے وہ اس کا دقیق ترین انجاز ہے، اور اس کی تقلید بشری طاقت سے بالکل باہر ہے۔ بہت سے علماء نے قرآن کریم کے نظم کی تفسیر کے لئے مستقل کتابیں لکھی ہیں، بعض مفسرین نے اپنی تفسیروں کے ضمن میں اسے بیان کرنے کا خاص اہتمام کیا ہے۔ اس معاملہ میں امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر شریف سب سے زیادہ قابل تحریف کاوش ہے، انہیں اللہ نے نظم قرآن کی تشریح کا خاص سلیقہ اور حاصل قرینی عطا فرمائی ہے، ان کے بعد بعض ابراہیموں نے بھی نظم قرآن کی خصوصیات کو بیان فرمانے کا خاص اہتمام فرمایا ہے۔ بعد کے بیشتر مفسرین اس معاملہ میں انہیں دو حضرات کے خوش بخت ہیں، نظم قرآن کی ایک ہلکی سی جھلک اسی مثال میں دیکھی جاسکتی ہے، سوہنہ بحر میں ایک جگہ ارشاد ہے:

"نسیء عسادی انسی انا العفور الرحیم، وان عذابی هو العذاب الالیم"

اس کے فوراً بعد ارشاد ہے:

"ولہم عن حنیف ابراہیم"

اس کے بعد فرشتوں کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے کا مشہور واقعہ بیان کیا گیا ہے، بظاہر دونوں باتوں میں کوئی جوڑ معلوم نہیں ہوتا، لیکن ذرا غور سے دیکھیں تو درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ پہلے چلنے کی تائید

و، تھوہی اس کا مرتب کرنے والا، اچھی تھی جس کے قلب پر وہ نازل کیا گیا۔  
باقی اسے مرتب بھی نہ کیا گیا کسی کی محنت تھی کہ اس میں مدخلت نہ کرے۔

ی حضرت شاہ روہ کی بھی پہلی جگہ ایک اہمیت ہے، البتہ بعض اوصاف  
نہ کم میں پہنچے اور سب حاصل ہیں۔ انہوں نے سب اس کی اہمیت سے  
گزارتے ہوئے یہ کہا ہے کہ قرآن کریم ہر بات میں توازن ہے۔ اس کی تفسیر کے  
سبب روہ کو ہستے کی ضرورت نہیں تین یہ نہیں باطل اور جہ ہے۔  
سبب روہ کا ہم تفسیر قرآن کے سے یہ لاری طریق انشیت رفتہ، اور اس  
کے فوائد ہے شہر ہیں۔ عدم روہی فرماتے ہیں کہ اس سے حکام کی حکمتیں معلوم ہوتی  
ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم اللہ کے عنایت میں درجوں میں فرمایا اور بہت  
سے فوائد ہیں جن کو مغربیوں نے تفسیر فی حصہ تفصیل کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ کتاب  
میں ان عداویں کے ذکر سے کتاب کی اہمیت دہرا ہو جاتی ہے، کتاب کا مرکز قرآن  
جس کا ایک عام و مختصر کی ضرورت کو پورا کرتا ہے، وہیں ایک عام روہ کے لئے انتہائی  
مفید اور قرآن کریم سے وابستگی کا ذریعہ ہے، کتاب کا مشابہت ایک ایسی شخصیت کی  
طرف ہے جس کا قرآن کے ساتھ شغف اور احواس کے درمیان مشہور ہے، یعنی  
حضرت فاج مورانا محمد عمر صاحب مدظلہ عنہ شیعہ حدیث کا مجدد سلامہ ربیع  
تاجدار، موصوفی کی طرف موصوب ایک کتاب "مبارک" میں "شیعہ نوکر مفید عام و  
خاص ثابت ہوئی ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ یہ افشاء دیکھ کر اس سے "عربی مولوی  
عبد فاقی سن جو حضرت مولانا موصوف کے صاحب فرزند ہیں اور مدرسہ مظاہر علوم  
وقف سہارنپور میں تدریس خدمت انجام دے رہے ہیں، انہوں نے اس کتاب کی  
ترتیب کا جرم فرمایا ہے، خدا کے فضل و موصوف کی خدا و مصلحتوں کے نتیجہ میں

یہ کتاب کارمیں کے ہاتھ میں ہے۔

مدرسہ اہل سنت یہ بھی ہے۔ فی حق فرماتے اور موصوف کی اس کوشش  
و، بہت سے اس میں فرماتے ہیں قرآن و حدیث کی مرید خدمت نے اسے انفرادی  
اس میں نہ ہاتھ ڈالا، آئیں

عبد مطلق حسین

(جامعہ اہل مدرسہ مظاہر العلوم (وقف) سہارنپور)





## قرآنی اعجاز

### مع القرآن الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب ولم

يجعل له عوجاً، فيما لينزل باناً شديداً من لدنه ويشعر

المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجراً حسناً

ما كنس فيه ابداً، وينزل الذين قالوا اتخذ الله ولداً

والصلوة والسلام على النبي الامي الذي يجسدونه

مكتوباً عندهم في التوراة والانجيل وعلى آله واصحابه

المكرمين ذوي الكرامة والصبيل اما بعد

### قرآن حکیم

قرآن حکیم اللہ کا وہ آخری کلام مجید، علم سے جو روشن (حضرت

جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعہ سید لکائنات اور خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پر تیس سال کی مدت میں بتدریج اور تدریجاً تمیزاً تمیزاً نازل کیا گیا جو اب مصحف کی

شکل میں اسرار سے سامنے آجوا ہے جس کی ہر سورہ فاتحہ سے مونی ہے اور آخر سورہ

۱۔ ہر وقت اور ہر مقام اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح تواضع و تسبیح کے

بغیر اللہ تعالیٰ اس میں حریف و نقاد کا بھی کوئی فرق نہیں ہے، یہ عظیم الشان اور

عظیم الشان علم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے، یہ نہیں ہے بلکہ اس عظیم و جبر کا

دراصل علم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت میں وقت اللہ سے نازل ہونے کے وجود

اس میں "ربیعہ" اور "مکرم" اور "یک" ایک فصاحت و بلاغت سے بھرپور

سے اس میں اس کی کلا سے متعارف ہے نہ متعارف تو یہ ممکن ہے کہ اس

قدر و عظیم مدت اور مختلف حالات و کیفیات میں کسی انسان کی زبان سے صادر ہونے

و کلام استدرجہت و تدریجاً طریقہ پر یکساں اور سورہ ہود ۹۹ گزشتہ

اللہ رب العزت نے اس جہت سے قرآن پر غور کرنے کی دعوت دیتے

ہوئے فرمایا ہے

"الفلان یصلیون القرآن ولو کان من عند غیر

الله لو جدوا اقیہ اختلافاً کثیراً"

ترجمہ:- "کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے کہ

اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت

کچھ اختلاف پاتے۔"

چنانچہ قرآن کریم ان سب سے پہلے اور آخری آیت میں حیرت انگیز اور

موجود سے جب "نفس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تو چنانچہ

تجدید آپ خارج میں موقوف بہادت تھے جبرئیل امین سورہ طہ کی بتدی پائی آیتیں

"اقرأ باسم ربک الذي خلق خلق الانسان

من علق اقرأ وربک الاکرم الذي علم بالقلم علم

الانسان مالم يعلم۔

ناز ہوئیں۔

ترجمہ: "پڑھے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے قطرے سے پیدا کیا۔ پڑھے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کی تعلیم دی۔ انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔"

اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: "ابا بکر! میں پڑھا ہوں، لکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں جواب پر اس فرشتے نے مجھے اتنی زور سے بھیجا کہ میری مشقت کی انتہ نہ رہی اور پھر یہ اقراء میں نے جواب دیا: "ما بطلنا" پھر اس سے مجھے اتنی زور سے بھیجا کہ میری مشقت کی انتہ نہ رہی پھر اس نے تیسری مرتبہ یہ قرائش نہ پھر دی کہ کہ "ما اباقرا" اس نے اس جواب پر تیسری مرتبہ بھیجی کہ چلو اب ادا کر کہ "اقرا باسم ربك الذي خلق" اسے بتلیں: آپ پر جو قرآن نازل ہوا کرے گا اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے، یعنی جب پڑھے، "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہ کر پڑھا کیجئے۔

اس واقعہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سے اور آپ پر روزہ رکھتی تھیں، ہم زہری فرماتے ہیں کہ فرشتہ آپ کے پاس یکے بعد دیگرے آتا تھا جس پر سورہ خلق کی یہ آیت: "اقرا" اسے "ما بطلنا" کہتے تھے، یعنی وہی جسے اس کے بعد تین سال تک وہی کا سلسلہ بند رہا اس زمانہ وائے "اقرا" کا زمانہ کہتے ہیں۔

پھر تین سال کے بعد سورہ مدثر کی آیات نازل ہوئیں اور وہی کا سلسلہ جاری

دیا۔ قرآن کی سب سے سب سے آخری آیت وہی ہے اس میں کافی استعارات ہیں۔ اور یہی ہے دعوت میں جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہے کہ قرآن حکیم کی سب سے آخری آیت ہے۔

"والضوا یومنا تر جعول فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون"

ترجمہ: "اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ تعالیٰ کی خوشی میں، اپنے ہر کام کے پھر ہر نفس کو اس کا کیا ہو یعنی اس کا پورا پورا بدلہ لے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔"

اس آخری آیت کے نازل ہونے کے بعد صرف نو دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں رہے۔

ویر اشکال کہ سورہ بقرہ کی آیت میں جب تکمیل دین اور اتمام نعمت کا مل کرنا، "یا حیدر الدواع" کے موقع پر صیدان عرفات میں بروز جمعہ نہار عصر تو فجر میں کے بعد کسی آیت کا نام ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس کا جواب مفسر حدیث میں ملے گا کہ جس آیت میں دین اور اتمام نعمت کو آیت بقرہ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہے سورہ انفاس، احکام اور حرام و حلال کی مکمل تحدیدات ہیں کہ آیت بقرہ کے بعد حلال و حرام کا حکم نازل نہیں ہوا، جو آیات تکبیر و تہذیر اور پند و موعظت کے لئے نیز فکر آخرت اور اعمال کی جودہائی کا احساس پیدا کرنے کے لئے نازل ہوئیں اور سورہ بقرہ کی اتمام دین و ان آیت کے متناہی میں قرآن کریم کی پہلی اور آخری آیت کا ضمن رہا، دیکھئے کہ پہلی آیت میں قرآن کریم کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور سب سے آخری آیت میں مقصد قرأت کا نہایت پیش انداز میں ذکر فرمایا









بالفک "

۷ فراشی جو ہتر پہ نازل ہوئی ہوں مثلاً "والله يعصمک من الناس"

"الناس"

۸ نوبی جو خندہ "ارغواک" حالت میں نازل ہوئی سوچیے "

اعطیاک الکوبی"

۹ ارضی جو غار و غیرہ میں نازل ہوئی مثلاً سورۃ المرسلات۔

۱۰ ہوائی "سار" لفظ میں نازل ہونے والی مثلاً سورۃ بقرہ کی آخری

آیات اور سورۃ زحرف کی آخری آیت "واسئل من اولسنا من قبلک" اللآیہ۔

وجہ تسمیہ سورۃ بقرہ

اس سورۃ بقرہ کا نام بقرہ ہے اور اس کو سورۃ عظیمہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ

سورۃ قرآن پاک کی تمام سورتوں میں سب سے بڑی سے درجہ امت اسامیہ کے کثر

حکایات کو دیتی ہے۔

اس سورۃ کو بقرہ ایک خصوصی اور محیر العقول واقعہ کی وجہ سے کہا جاتا

ہے جس کا ذکر اس سورۃ کے "فہوین" کلام میں ہے کہ نبی "سائل" کے یہ مقتول

فہم کا پند ایک مخصوص گائے و ذبح کر کے اس کے گوشت کے پاء چروان کے جسم

سے لگا دیا گیا تو مقتول نے خود اپنی زبان سے قاض کا پند بتا دیا تھا۔

فائدہ قرآنی سورتوں کے یہ اسامیہ مبارک دینی الہی کے ذریعہ خود جناب

رموں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے تھے یہ اسامیہ اس سورۃ میں مذکور کسی خاص

ہیت کو متعلق ہوتے ہیں یہ نہیں ہے کہ یہ اسامیہ ان سورتوں کا عنوان ہیں کہ جن کے

۱۱ یہ ان کے مضامین کا پند چلتا ہے۔

۱۲ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

۱۳ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

۱۴ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

۱۵ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

۱۶ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

۱۷ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

۱۸ اس سورۃ میں "فہوین" نامی ایک شخصیت تھی جسے اس سورۃ میں

زمانہ نزول سورۃ بقرہ

یہ سورۃ ۲۷ میں نازل ہوئی جس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ

رمضان المبارک کے روزوں کی فریبت والی آیت اسی سورۃ میں ہے "یا ایہا المدین

اصو کب عسکم الصمیم" (اے ایمان و اوجہ پرور سے فرض کئے گئے کی فریبت

غزوہ بدر کے موقع پر ہوئی اور شہر انصاف ۲۷ میں توہیل قید کا حکم ہوا توہیل قید

کی آیت بھی اسی سورۃ میں ہے۔

سورۃ بقرہ اور سورۃ فاتحہ کا رابطہ و تسلسل:

سورۃ فاتحہ میں "الیساک بعد و الیساک نسعین۔ اهدنا الصراط

المستقیم" میں مستقیم معنی ہے سورۃ بقرہ اس کی تفسیر ہے۔

۱:۔ قرآن پاک اسی صراط مستقیم کی چابک کے لئے نازل ہوا ہے اس

سے ضروری ہے کہ صراط مستقیم کی عمل کی تدبیر کراہی جائے اس سے اس سورۃ کے



کا تہب و رعیت اور امت سب فخر ہو جائے گا غرضیکہ یہ سب منعم و نئے تصور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اندہ جگہ (۱) وایت مسیح (۲) ایت  
سبحا (۳) تخلیق میں حضرت عیسیٰ سے بعد درجہ کا جہاں تشریف لائے وہ قاضی فی  
دعور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا بندہ ہوئے یہ اہل  
کلام کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۔ اللہ اس بات سے پاک ہے کہ وہ تو مینے رحم ہمارا میں رہ کر خون سے  
اروش پاک اور پیچھے رہنے کے بعد اسے درپے در صدی کے قوس کے مطابق  
سولی پر لٹکایا جائے اور تپ تپ کر جان دیے۔

۲۔ باپ اور بیٹے میں مماثلت کوئی چاہئے حالانکہ خدا کے مائل کوئی چیز  
نہیں۔

۳۔ دلائل واضح کے بعد اگر اب بھی دل میں کچھ تکلف ہو تو میں مہلبہ  
کے لئے تیار ہوں غرضیکہ جب جوہر انہوں نے بہت مائی وراں میں کیے  
لگے کہ یہ شخص جاشہد کا رہا ہے اور مہلبہ کا یہ حق میں تو کون ہوگا  
چنانچہ سورہ سے آپ سے ایک مہلبہ مہلبہ فرمایا میں اس سلسلہ میں سورہ  
الہدائی آیات نازل ہوئیں جن میں تو حید خداوندی کا اثبات ہے۔

فائدہ:

مہلبہ کا بیان قرآن کریم میں آیات "قل تعالوا ابدع ابناء و ابناء کما  
میں ہے جس کا طریق یہ ہے کہ فرشتوں کی جگہ پر بنی اور اور رواج کے ساتھ حق  
ہو جائیں اور جس کے نام میں سے جو بھلا ہوں پر اللہ کی رحمت ہو یہ حق و

میں ہے اور میں مہلبہ کا یہ حق و طریق تو نہ ہو جو کہ مہلبہ کرتے تو سب کے  
مہلبہ ہلاک ہو جاتے۔

### سورۃ انس

یہ قرآن کریم کی چوتھی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۹۲ نمبر پر  
آئی ہے۔ اس میں ۲۹ آیات و ۴۷۰ کلمات اور ۱۶۶۹ حروف ہیں یہ  
سورۃ مان ہے۔

ربطہ اوس

سورۃ انس کا سورۃ انس میں ہے کہ سورۃ انس میں عمران کو  
مہلبہ میں چوتھا بیان کیا گیا ہے سورۃ انعام میں تھی کہ شروع کیا جا رہا ہے لیکن  
باقی سورۃ میں تھوٹی کچھ کچھ جملوں کے بعد اس سورۃ میں اس کے بعد دہائی  
معدت بھی ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ میں چھ گروہوں کے احکام لکاح و توریث و غیرہ بیان ہوئے ہیں  
اس لئے اسی ماسببت سے اس کا نام سورۃ انس مشہور ہو گیا۔

ربطہ عائنی

سورۃ انس میں درجہ اولیٰ انبیاء کی تکمیل کے حکام میں فضائل و  
مہلبہ میں سورۃ انس میں مہلبہ معادلات و احکامات کی بات شکوک و شبہات کا جواب  
اور مہلبہ محبت کے اہل و عیال و ذر فرما دے گئے جس سے قوم ملت آسانی و تقویٰ

مذہب رحمانی ہو جائے اس کے حد فیش اہم کا جو جوش میں ہوتا ہے کہ تکلفی ہوا کہ  
ملکفین کے لئے وہ احکام بھی بیان ہو جائیں جو اس کے معاملات کا چارہ دستور اس  
رہیں اور ان باتوں کا معین کرنا بھی قوت بشریہ سے باہر تھا جس سے اس سورۃ میں  
بہت سے حکام بیان ہوئے خصوصاً سب سے اس تہیوں کی پاداش اور ان کے مال  
کی حفاظت اور ان کے حقوق کی رعایت اور ان پر ہم سے مصلحتوں ہونے پر  
دراحت و غیرہ کے متعلق جن کا سند موت سے متعلق ہے چونکہ عرب کی جماعت اور  
اشت ابھی ابھی اور ان کی کار و بار میں تھوڑے سی دن سے رخصت ہو تھا  
اس لئے ان احکام پر براشت سے کہ سے سب سے پہلے آیت اب ایضا الناس  
انفسوا ربکم" (آیت) انار فرما کر مذمت کرنے کی اور تاکید فرمائی ایک مرتبہ  
یوں فرمایا تم سچے اس رب سے اور جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اس  
سے اس کی بیوی پیدا کر کے ان سے بہت سے مرد و عورت زمین پر پیدا دیئے۔  
دوسری جگہ فرمادہ ہے کہ ان سے اور اس کا نام سے کر اور اس کا نام سے۔ انگوں سے  
سوال کیا کرتے ہو جب تم اس کے واسطے سے کام لیتے ہو تو اس کا کھانا فو۔

### سورۃ مائدہ

یہ سورۃ قرآن کریم کی پانچویں سورۃ سے ترتیب نزول سے قدر سے ہے  
نمبر پر ہے اس سورۃ میں کل روایات ۱۶ آیت ۲۰ روایات ۲۲۴۴ اور ۱۶ روایات ۱۳۶۹  
ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کا نام مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہادی جسی مسنون یا ملت

ازل ہونے کے بیان کی مناسبت سے رکھا گیا۔

ربط

سورۃ کے ختم پر فرمایا کہ تم کہ مذہب میں شانہ تم سے احکام کو بیان کرتے  
ہیں تا کہ تم نہ ہو جاؤ اور مذہب میں سے واقف سے اس سورۃ میں اسی وعدہ کا پتہ  
ہے یہ سورۃ نہ میں زیادہ تر معاملات کے احکام کا بیان تھا جن کی زیادہ ضرورت  
تھی اس سورۃ میں کھانے پینے اور طہا و حرم جنوں کے متعلق احکام بیان کرنا بھی  
میں حکمت تھا اور حد احرام جنوں کا بیان کرنا گویا تقریریں کرنا ہے کہ انہوں نے  
حدت میں عیسیٰ اسلام کے بعد سب باپک چیزوں کو طہا و حرم کیا کر غیبی و عظیم اسلام کی  
شریعت کو درہم برہم کیا ہے اور فطرت الہی کو عرق کر دیا ہے۔

### سورۃ النعام

یہ قرآن کریم کی پچیس سورۃ سے ترتیب نزول میں ۵۵ نمبر ہے جس میں  
۱۴۰ روایات ۱۶۵ آیت ۳۱۰۰ روایات اور کل ۱۲۹۳۵ روایات ہیں یہ سورۃ مکی ہے یہ وہ  
سورۃ ہے جو سب کی سب یکہ دار ناس ہوئی سورۃ بقرہ، سورۃ آلہ اور مائدہ تو مدینہ  
سے کے بعد یہ سورۃ اس سے پہلے کہ میں نازل ہو چکی تھی۔

ربط و خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کا پہلی سورۃ کے ساتھ ربط یہ ہے کہ سورۃ مائدہ کے ختم پر مشرک کا  
بدن توحید کا اثبات مع دلیل ذکر کیا گیا تھا اس سورۃ کے شروع میں بھی یہی مضامین  
مذہب ہیں کہ میں مشرکین عرب کے مقابلہ میں خدا کا وجود ان صفات کا بارہ کے ساتھ

سورة اعراف

یہ قرآن کریم کی ساتویں سورۃ ہے نزول کے اظہار سے ۳۹ نمبر پر ہے اس سورۃ کی ۲۸ آیات ۲۰۶ کلمات ۱۱۳۳۸ ۷۰۱ حرف ۳۹۴۵۵ ہیں

14

سورۃ انفصام کے آخر میں آیت کریمہ "القل اننی ہدائی ربی الی صراط سبیحہ" سے دین حق کی تئیں راہ ملی گئی اس سورۃ میں کتاب نور سے آخرت کے صحاح کا بیان ہے یعنی پہلی سورۃ میں "وہو الہی جہدکم حلفہ الاوص" سے آخرت تک "خیرت کے ثواب و جزا کی ترتیب و ترتیب تھی اس سورۃ میں "الفسس" سے آخرت کے ثواب کا ذکر فرمایا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ فیض ہدایا، فیض جوش و ہرے آب کی قوت راہی جو عرصہ سے مرہ ہوئی تھی محضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے حرکت میں آ رہی ہے مگر گھر چلے آئے ہیں کہ میں کھانسی لگی ہوئی ہے، جی صحت میں لگاؤ، ہدایت فرما، مضمین کا فیض برسانا اور اس سورۃ کا نازل ہونا نقوش بصری کو حرکت دینا ہے۔

خُلص سورة

چنانچہ اس سورتہ میں مفید اور معاشی تشریح و رہنمائی کی سہولتیں اور عالمِ قدس کے ناز و محرم کی نکلتی تصویر بھیجی گئی ہے اور ”کتابِ رسول“ سے ”کفایتِ صلی اللہ علیہ وسلم کو دولتِ عامہ کے لئے اجماعاً جاتا ہے کہ نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آپ پر

[illegible]

قرآن نازل کیا ہے آپ کی بات سے دل ٹھک نہ ہوں کہ آپ اس سے لوگوں کو متنبہ کریں اور حکام کو ڈراویں اور ایمانداروں کے لئے اس سے نصیحت حاصل ہو یعنی "آپ تبلیغِ دعوتِ عامہ میں ہمہ دل لگی نہ پادیں بنی پاک علیہ السلام کو تبلیغ کی تاکید فرما کر آگے "بھجوا" سے لوگوں کو اس کی قیادت پر مامور کیا۔

## سورۃ انفال

۱۸ آیت کے اعتبار سے یہ قرآن کریم کی "تھوڑی سورۃ" ہے رسول کے اعتبار سے ۸۸ کسر پر ہے جس میں کل رکوع ۱۰ آیات ۷۵ تعداد کلمات ۱۲۵۳ اور حروف ۵۵۲۲ ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

رابطہ:

اس سے قبل سورۃ عرفات میں زیادہ تر مشرکین کے وہ کسی قدر غل کتاب کے کفر و فساد کا ذکر تھا اس سورۃ میں اس پر غور و تدبر میرہ واقعات میں خود ہاں انصاف نازل ہوا اس کی تفصیل ہے۔

وجہ تسمیہ:

انصاف نفل کی جمع سے نفل اور ناقد اس چیز کو کہتے ہیں جو اصل پر مراد چیز حاصل ہو یا نصیحت کو اس سے انصاف کہتے ہیں کہ وہ برخلاف اور متضاد کے اس مت کے لئے ایک نفع کی بات ثواب جہود سے رانکہ (جو اصل ہے) حلال سے جو در استوں کے لئے حلال نہ تھا۔ غمرا نفل کو بھی اس لئے نفل کہتے ہیں کہ وہ فرض سے رانکہ بات ہے اسی طرح جو ماں جنگ میں سرار پو اسلام کو بطور انعام ملتا ہے اس کو

بھی نفل کہتے ہیں اس جگہ وہاں نصیحت ہے جو کفار سے مقابلہ کے بعد لیا جاتا ہے۔

## شان نزول

(۱) جب جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور مشرکین کا مہم "سلا" سے بقتلہ میں "یا تو اس کی تقسیم میں لوگوں کا اختلاف ہوا جو انوں نے کہا کہ ہمارا حق ہے ہم ہی سے نصیحت دی ہے یازمیں نے کہا ہمارا حق ہے ہم ہی تہمدی پشت پاتے دگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے پانچویں تب یہ سورۃ نازل ہوئی اس میں نصیحت اللہ اور رسول کے لئے قرار پائی جتنی نصیحت اللہ کا مال ہے جس طرح وہ رسول کو تقسیم کرے تقسیم کرے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کو برابر برابر تقسیم فرمادیا۔

(۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں میرا بھائی عبید اللہ قتل کر دیا گیا تھا تو میں نے بھی سعید ابن حسان کو قتل کر دیا اور اس کی کھواری جس کا نام "دو لکھینہ" تھا اس کو بھی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مقبوضہ کے اخیرہ میں اس آؤ یہ کن کر میرے دل کی کیا حالت تھی میں کو خدا ہی جاتا ہے کہ ایک تو بھائی کا قتل دوسرے جو کچھ میں نے بھینا تھا (کھوار) وہ بھی مجھ سے لے گیا لیکن میں تھوڑی دیر ہی گیا تھا کہ سورۃ انفال کی یہ آیتیں ترین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یاد کر لیا یا چاہا پتا چھینا ہوا مال سے لو۔

(۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اس کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بدر کے روز ایک کھوار قتل کر کے عرض کیا کہ مجھے یہ کہہ دیجئے "آپ صلی

五

اس سورۃ میں چند غزوات اور چند واقعات کے حکماء وہ بھی غزوات ہیں مذکور

— 27 —

تجربہ کیا تھا کہ وہ اپنے لیے ایک نیا راستہ تلاش کرے۔

سورۃ کے شروع میں بسم اللہ نہ ہونے کی وجہ:

اس میں بے گنج قول ہیں

۱۔ اس سورتہ کے شروع میں بسم اللہ چارں نہیں ہوئی جیسے کہ مفسر علام صاحب جلالین نے ذکر فرمایا ہے۔

[illegible]

عالمِ دہم سے جو آپ میں فرمایا کہ یہ تو ان غیری ہے۔ میری یہ سن کر مجھے دج ہوا  
 چاہے آپ نے مجھے جہاد فرمایا کہ ان وقت تو دیکھو کہ کئی نہ کئی جیسی آپ میری سے  
 سننے میں تھیں داتا ہوں چاہے اب اس میں نہ۔ فرمایا ہے میں یہ کہ آپ سے  
 میں ثابت نہ ہو کہ اب وقت کے میں ہر ایک کے مالی غنیمت تو نہ ہر دوسرے کے  
 نہ سے اورو آپ میں سلوک رکھو غنیمت پر حق نہ ہو۔ ہر میں اللہ دس کے  
 دس کا ہر دوسرے میں۔ سمجھتے رہے۔ جیسی میں اس وصف بیان ہوا کہ  
 ان میں یہ پانچ باتیں ہوتی ہیں۔

اول جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو محبت اور خوف کے مارے ان کے دل کا پیپ ٹھٹھٹے ہیں۔

ام جہاں میں تین ان لوگوں کی حقیقتیں ہیں کہ ان کا ایمان اور عقیدہ

مقام: وہ ہر معاملہ میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں، یہ تینوں اوصاف قوت نظریہ سے متعلق ہیں۔

چهارم: نماز پڑھتے ہیں۔

پنجم۔ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔

سورة توبه

یہ قرآن کریم ان دونوں سورۃ ہے اور ترجیح ملاں کے اعتبار سے ۱۱۳ نمبر پر ہے۔ کل رکوع ۶ آیات ۱۲۹ کل کلمات ۷۵۳۷ اور حرفوں کل ۱۳۶۰ ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔



میں ہم اللہ نہیں کہیں جتنی بھی مشرکین کے عہد کو توڑنے کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔

۶۔ مشہور قول یہ ہے کہ اس سورہ کا اول حصہ منسوب اہل بیت ہو گیا اس لئے کہ اس میں بھی جو بات کہی گئی تھی کہ ان لوگوں کو اب تک تیسری و چوتھی نظرات نے پہنچ نہیں کر پائے تھے۔

## سورہ یونس

یہ قرآن کریم کی دسویں سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اکیاون (۵۱) نمبر ہے۔ اس سورہ میں ۱۰۱ آیت ۱۰۹ کلمات ۱۸۶ حروف ۷۷۳۳ یہ سورہ کی ہے۔

رابطہ

سورہ یونس کا سورہ توبہ کے ساتھ رابطہ یہ ہے کہ پہلے سے توحید و رسالت عقائیت قرآن اور توحید کا ثابت کیا جا رہا ہے، بعض تہذیبوں نے کہنے لگے تھے کہ اس سورہ کا اصل بھی یہی چند الفاظ ہیں اس ثابت توحید والی اثبات رسالت اثبات نبوت اثبات قرآن اثبات نبوت اور اس میں تہذیب بعض نقصان مضمون اس کے ضمن میں ایمان شائبہ ہونے کے ضمن میں اس کے متعلق بعض شہادت کا جواب ثابت کرنے میں اس کی تکذیب اور رابطہ ضمن میں جو بات کہی گئی ہے اس میں مضمون خاص کے ضمن میں بعض شہادت کا جواب اور آپ کی قیامت کے بارے میں کلام کے ساتھ بھی جو ذکر فرمائے گئے، اس سے پہلی سورہ میں بھی انہی سے عجیب فرق صرف یہ ہے کہ وہاں عہد سانی کا ذکر ہے اور یہاں عہد سانی کا، نیز

انہی دو آپ نے اس کی تفسیر نہ فرمائی تھی میں سے دونوں کو پاس رکھ دیا اور سچ میں ہم اللہ نہیں کہیں اور اللہ کی کو سچ بولیں میں رکھ دیا۔

۷۔ قرآن کی ترتیب میں اس کی سزا عاقبت دینی تھی سے کہ بڑی بڑی سرزمین شرا میں ہیں اور اس سے چھوٹی ان کے بعد اور سب سے چھوٹی آخر میں اور ہمیں وہ سورتیں کہلاتی ہیں جن میں سو سورتوں سے زیادہ سورتوں سے سورہ برکت کے بعد تک سوائے سورہ غاش کے سب سورتوں میں سورتوں سے واقع ہیں اور سورہ یوسف کے بعد کی کلاس سورتوں میں سے کہ تہذیب میں یہ سورتیں مٹانی کہلاتی ہیں اور شرا کی سات سورتیں سورہ تہ سے سورہ انفار تک سچ بولیں جاتی ہیں۔

۸۔ چونکہ اس سورہ میں کفار کے نقصان عہد اور منافقین کی رسوائی کا بیان ہے اس لئے گویا یہ سورہ خطاب ہے جس نے ساتھ ساتھ جو بڑے بڑے جو کچھ اس میں رحمت کا بیان ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مکتوب سے کہ ہم اللہ مان ہے اور یہ سورہ ربیع مان کے لئے آئی ہے مگر اس رحمت میں کہ اس کے بعد یہ بخورکت کے ایک حکمت سے اور رحمت و احباب میں مہارت نہیں ہے اس سے اس سورہ کو سورہ انصاف اور سورہ انصاف اور سورہ انصاف وغیرہ ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

۹۔ اس میں صحیح کہ ہم ربی اللہ غفر کا خطاب ہے کہ سورہ انفار اور سورہ توبہ دونوں ایک ہیں یہ لگے لگے ۱۰۱ آیتیں اس سورہ ہونے کے بغیر سے ہم نہ نہیں کہیں تھی اور دوسروں کے بغیر سے خود چک چھوڑ دی تھی۔

۱۰۔ اس وقت کے جنگی مہموں اور رابطہ کے مطابق یہ کیا گیا کہ اس سورہ کے شروع میں ہم اللہ میں لکھی گئی تھیں کہ عہد کے وقت مراست کی صورت

سورج مود

یہ قرآن کریم کی گیارہویں سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۵۲<sup>ویں</sup>۔

سے اس میں ۹ روپے قیمت ہے، ۱۰ روپے قیمت ہے، ۱۱ روپے قیمت ہے، ۱۲ روپے قیمت ہے۔

1/2

سورہ ہود کا سورہہ یونس کے ساتھ ربط یہ ہے کہ سورہہ یونس میں اللہ تعالیٰ نے یونسؑ کو اپنی رحمت سے آگاہ کیا تھا کہ اگر وہ اپنے رب سے توبہ کرے گا تو میں اسے اپنی رحمت سے آگاہ کر دوں گا۔ اور سورہہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے ہودؑ کو اپنی رحمت سے آگاہ کیا تھا کہ اگر وہ اپنے رب سے توبہ کرے گا تو میں اسے اپنی رحمت سے آگاہ کر دوں گا۔

خلاصہ سورہ ۳۹:

اس صورت کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) اس میں رسالت و توحید کا ذکر ہے اور اس سے دشمن میں ایمان، فخر، دریں کا وعدہ اور غرض پر خطاب، وغیرہ اور اس کی مطابقت سے حبش کا ذکر اور نزول خطاب کے بارے میں ان کا خفاء مشہور کہ تاریخ بدلتے ہیں اور ان کی فیکٹ کئی جہلی حقیقت سے اس اعتبار کی تحریر "موس" (۲) لاسال ان میں (۲) کے حکم رسالت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی برسی (۳) قوت پر خود شہرت کرتے تھے اس کا جواب (۴) اتحاد مذہب کے متعلق ان کے ایک رزم باطل کا بیان (۵) مومنین کی نصیحت اور کفر کی عداوت پر ان کے تحذیر کی ایک مثال (۶) اس سب مضامین کی تہہ پر تائید کے لئے چند قصص جن سے توحید و رسالت اور توحید و ایمان مومنین کی قدر و عمر گن گشت و سب ثابت

ابن کثیر سے مختلف فرقوں سے قواد یہاں صرف شریعت میں غور کرنے سے یہ سب امور ظاہر ہو سکتے ہیں اس بیان سے دونوں صورتوں اور اسی سورۃ کے اخیر میں بھی حساب دار قاطع ظاہر ہو گیا۔

وچھو تسبیح

ن سورۃ میں چار سو حصہ جس میں چار سو چار سو حصہ ہے اس سے  
یہ سورۃ صحابہ میں سورۃ انیس کے نام سے نامزد ہوگی۔

### شان نزول:

[illegible]

۲ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ”آپ کو کس چیز نے بڑھا دیا؟“ آپ نے فرمایا کہ سورۃ ہود اور سورۃ واقفہ ”محمّد صاکن“ اور ”ابو الحسن کعبہ“ لے۔

### سورۃ یوسف

یہ قرآن کریم کی بارہویں سورۃ ہے اور ترتیب رسوں کے اعتبار سے ۵۳ نمبر پر ہے اس سورۃ میں کل رکوع ۱۴ آیات ۱۱۱ کلمات ۱۸۰۸ اور کل حروف ۷۱۷ ہیں یہ سورۃ کلی ہے۔

ربط:

پہلی سورۃ میں اللہ عزوجل نے ”و کلا نقص عبیکہ“ دینے سے قصوں کی حکمت کا بیان کیا تھا اسی حکمت کے پیش نظر تقریباً اس پوری سورۃ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا گیا ہے جس طرح پہلے قصوں سے ”آپ کو تسلی دینے مقصود تھا ایسے ہی اس قصہ سے بھی ”آپ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد میں کی طرح ”آپ کے بھائی بڑے درجہ ناکام رہیں گے اور ”آپ ہر طرح منصور و مفلح رہیں گے۔

### شان نزول:

۱ درمنظر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ”آپ ہم کو کوئی قصہ سنادیں تو خوب ہو اس پر یہ قصہ نازل ہوا۔

ہوتا ہے پھر قصص کے بعد ان پر وحید کی قرآن اور اس میں قسمت کی جزا اور جزا و وعید میں سب شریکین کا اشتراک (۷) مفسرین کے خلاف فہم سے چڑھا آنا ”آپ کی تسلی کے سے اور اس کے ضمن میں تائید ”آپ کی حکمت جس کا ذکر اس سورۃ میں ان کی منظر و مشاہدہ کی تحریر میں آیا تھا اور پھر اس حدیث کا اپنے وقت پر واقع ہونا (۸) ان کفار سے عرض کر کے اہل ایمان کو اپنے ”اس میں لگے رہنے کا حکم (۹) شقاوت و قطع موداعہ کفار و کفایت صلوٰۃ و صبر کا حکم (۱۰) اہل بیت کے ”اسے امر بہت مستعد کا ایمان حاصل اور اس کا نظامی سب اثر اور حقیقی سبب یعنی مشیت و حکمت (۱۱) ذکر قصص کی بعض حکمتیں (۱۲) کفار سے ”تقری کا ذکر کہ اگر کہیں ”سننے تو جس حالی میں یہ ہو رہا ہو، ”تجربہ دہ کے اور اس کی تحریر کے سے ”تسلوی کا علم الخیب و مرتبہ کل مورد اور ان کے اہل میں پر مطلع ہونا اور اس کے ”ضمن میں عبادت اور ”تکلی کا وجہ کہ ”متا سب مقام سے یہ سب مضامین نہایت ترتیب و تہذیب کے ساتھ ذکر میں اور ان کا باہمی تناسب اور سابقہ کے مضامین سے تقارب ظاہر ہے یا قصوں سورۃ مذکورہ کا آثار اور سورۃ سابقہ کا انجام تو برحق حتم ہے اس لئے کہ دونوں میں توحید و رسالت کا ثبات ہے واللہ اعلم!

فضائل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ ہود پڑھے گا اس کو ”آپ کی تعداد سے دس گن ثواب ملے گا حضرت نوہ، ہود، شعیب، صالح، لوط و ابراہیم علیہم السلام کی تعداد پانچ تھی یہی سورۃ ہے۔

فی کمدہ

یہ قصہ اس سورۃ میں بالاشیاب بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست پر نازل ہوا اس سے بعد وسم کے ساتھ بیان کیا گیا تاکہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو جائے اور اس کو راحت دینے کی حاصل ہو۔  
یہ اس قصہ ۲ دوسرے قصوں کی طرح مکر نہیں ڈر کیا گیا بلکہ دوسرے قصوں میں اشیاب نہیں ہے اس سے مراد مقام کے مناسب مختلف ذہن کے لئے جو پڑھ کر اسے بخلاف اس قصہ کے کہ سب ۷۰ اور ایک جگہ جمع کر دیے گئے اس لئے اس میں مکر نہیں ہے، واللہ اعلم!

### سورۃ رعد

یہ قرآن کریم کی تیسری سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۹۶ نمبر پر ہے جس میں کل ۲۶ آیات ۸۳ رکعات ۶۶۲ کل حروف ۳۶۳ ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

رابط

سورۃ یوسف کے آخر میں توحید و رسالت اور رسالت سے حلقہ شہادت کا جواب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور قرآن پاک کی حقانیت و وحدہ و ہد کے مضامین کا بیان تھا اس سورۃ میں بھی یہی مضامین ہیں فرق صرف اس میں تفصیل کا ہے۔

۲۔ خازن میں بروایت ضحاک ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ یہود نے آپ سے یہ قصہ استغاثہ پر چھ اس پر یہ بات نازل ہو گئی۔

### خلاصہ سورۃ یوسف

(۱) یہ سورۃ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ پر در قصہ کے آغاز سے پہلے قرآن کی حقیقت میں یہ قصہ بیان ہوا۔ (۲) قصہ کے شروع سے بعد ادا توحید کا مضمون اور اس کے خدا پر امید۔ (۳) رسالت کی بحث اور مکر میں کی بدنامی کی اہمیت و حقیقت۔ (۴) حقیقت اور قصص کا موجب ہجرت ہونا۔

### قصہ یوسف کے احسن انقضا ہونے کی وجہ:

اس قصہ کو احسن انقضا کیوں فرمایا اس کی وجہ روح انسانی میں مختصر الفاظ میں یہ نکلی ہے کہ یہ قصہ ۱۔ امور پر مشتمل ہے۔ (۲) احد و محسو (۳) مذکور و مملوک (۴) مشہور و مشہور (۵) مشق و مشق (۶) قید و رہائی (۷) قتل و خوشحال (۸) مکر و اور حق (۹) فرق و دامن (۱۰) بیانی و دھت (۱۱) مل و ارتحال (۱۲) عزت و ذلت۔

### قصہ کے نتائج:

(۱) تقدیر و قدر کا کوئی دلیل و نفع نہیں ہے (۲) خدا جس کو کوئی چیز پہنچانا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا (۳) احد سے احد کی کوتاہی و خزاں ہوتا ہے (۴) مہر کش کی کٹی ہے (۵) تدبیر کرنا عقل کی بات ہے (۶) اصلاح امور معاش میں عقل کام کی چیز ہے۔

ہے جس میں کل ۶۱ کلمات ۹۹ آیات ۶۶۳ کلمات اور ۳۹۰ حروف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ میں جو ملک شام اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک وادی سے وہاں لے رہے لوگوں کی ہلاکت کو بیان فرمایا گیا ہے جو ایک مہربانک قصہ ہے یعنی قوم ثمود کا حال اس لئے یہ سورۃ اس نام سے موسوم ہوئی۔

رابط

سورۃ ابراہیم کے فتم پر قرآن کی فضیلت کا بیان تھا اس سورۃ کے شروع میں بھی یہی مضمون مذکور ہے اس لئے رابطہ ظاہر ہے۔

خلاصہ مضامین سورۃ:

(۱) حقیقت قرآن کا بیان (۲) تہذیب کفر جس کا بیان "وَأَنذَرْتُكُمْ لَعْنَةَ اللَّهِ الَّتِي وَعَدَ الْمُجْرِمِينَ" میں ہے (۳) تحقیق رسالت (۴) انہیات توحید (۵) بعض نعمات کا ذکر (۶) اطاعت گزروں کی بڑا ذکر (۷) عقابیں کی نافرمانی (۸) ابروؤں پاک سلی اللہ علیہ وسلم کی تہلی کا مضمون ان سب مضامین میں رابطہ ظاہر ہے۔

فائدہ

"لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ" جنہم کے سات دروازے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر بتلایا کہ اس طرح اوپر نیچے جنہم کے دروازے ہوں

## سورۃ ابراہیم

یہ قرآن کریم کی چودھویں سورۃ ہے اور تہجیب نزول کے اعتبار سے ۷۲ نمبر پر ہے اس سورۃ میں کل ۶۱ کلمات ۹۹ آیات ۵۲ کلمات ۸۴۵ حروف ۳۶۰ ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

رابط

سورۃ مدح کا اختتام رسالت کی بحث پر ہوا تھا اور سورۃ ابراہیم کی ابتدا بھی مضمون رسالت سے ہے جس سے دونوں سورتوں میں مناسبت ظاہر ہے۔

خلاصہ سورۃ ابراہیم:

(۱) رسالت کی بحث جس سے سورۃ کا آغاز ہوا ہے (۲) کفار کی سزا کا بیان جس کو "مَنْ دَرَسَ جَهَنَّمَ" سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ (۳) نبیوں کی بڑا کا بیان "وَأَنذَرْتُكُمْ لَعْنَةَ اللَّهِ الَّتِي وَعَدَ الْمُجْرِمِينَ" سے کیا گیا ہے یہ دونوں مضمون معاد سے متعلق ہیں (۴) توحید کا بیان "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" سے کیا گیا ہے اور ہی کی تحریر کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر فرمایا گیا ہے۔ (۵) "لَا تَحْسَبِ اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ" سے پھر مضمون معاد کی طرف لوٹ گیا ہے اور سورۃ کے فتم کی آیت سب مضامین کی جامع ہے مضامین مذکورہ سورۃ رسالت، معاد، توحید میں مناسبت ظاہر ہے۔

## سورۃ الحجر

یہ قرآن کریم کی پندرہویں سورۃ ہے اور تہجیب نزول کے اعتبار سے ۵۳ نمبر

تقدیر فرماتے ہیں کہ جنہو کے سات قہقوں کے نام اور ترتیب یہ ہے  
(۱) جیم (۲) ہلی (۳) صہ (۴) سہ (۵) ستر (۶) خیم (۷) ہادیہ۔  
ضمائے فرماتے ہیں کہ پنے دہ میں گنکار موجدین رہیں گے۔ ۱۱۰ سے  
میں سو۔ تیسرے میں صادی۔ چوتھے میں صالی (ستارہ پرست) پانچویں میں  
نکوی۔ چھٹے میں مشرکین۔ ساتویں میں منافقین۔ اعلیٰ اللہ علیہا!  
سورہ نحل

یہ قرآن کریم کی سوہویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۵۷ نمبر پر  
ہے اس سورۃ میں کل رکوع ۶ آیت ۲۸ کل کلمات ۱۸۷ اور کل حروف ۷۹۷  
ہیں یہ سورۃ مکی ہے اس سورۃ کا دوسرا نام سورۃ انعام بھی ہے۔

رابط:

اس سورۃ میں یہ مضامین ہیں، توحید جو احسان چٹانے کے کرایہ میں مذکور  
ہے جس کو یہ تہذیب کے نئے وید کی تہذیب سے شروع کیا گیا ہے اور گزشتہ سورۃ سے نعم  
پر بھی توحید اور عدم توحید پر وید کا ذکر تھا جیسا کہ "بجعلہن مع اللہ" اور "الفسح  
محمد و مک" سے معلوم ہوتا ہے اس سے پہلی سورۃ کے اختتام اور اس سورۃ کے  
آغاز میں تناسب واضح ہے۔

خلاصہ مضامین:

اس سورۃ میں توحید کے ضمن میں شرک کا رد اور اہل شرک کی خدمت اور  
بعض آیات میں نبوت اور قرآن کے انکار پر وید اور ان کے باعقل قرآن کی

## سورہ بنی اسرائیل

یہ قرآن کریم کی سترہویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۵۰ نمبر  
پر ہے اس سورۃ میں ۲ رکوع ۱۱ آیت ۵۸۲ کلمات ۷۰۷ حروف ہیں یہ سورۃ مکی  
کی ہے اس سورۃ کا دوسرا نام سورۃ اسراء بھی ہے۔

ہے اپنی بتائی گئی۔ دوسرے رکوع میں منکرین پر عذاب کے فوراً نہ آنے سے جو رسالت پر شبہ ہو سکتا تھا اس پر کام کیا گیا چنانچہ عذاب کا وقت بتایا گیا اور قریب ہیں جو عذاب پہنچا تھا وہ ہٹا دیا گیا، نیز دنیا کی محبت جو کہ ایمان سے مانع ہے اس کی لہمت کی گئی تیسرے اور چوتھے رکوع میں بعض قرآنی احکام بیان فرمائے گئے اور قرآن سے عقلی حیر و دھوکہ تو بیجاں سے رسالت پر استدلال کیا گیا۔ پانچویں رکوع میں اثبات توحید قرآن و رسالت کی بحث ہے۔ چھٹے رکوع میں ان کا اعتراض اور قرآن و رسالت پر ہر مسئلہ کو قطعاً آقا تھا اس میں زنی کا حکم دیا گیا، سی کے ساتھ نصرت و افواہ علیہ السلام کی رسالت سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تقویت اور رسالت سے متعلق ایک شبہ کا جواب ہے۔ ساتویں رکوع میں مخالفت کا نقصان ظاہر کر کے گئے، جس کا قصہ ذکر کیا گیا۔ "ظہون" رکوع میں جماعت پر قیامت کی وعید اور پھر رسالت کا مضمون مذکور ہے۔ نویں رکوع میں قرآن سے بعض آجاء اور منکرین کی ناشکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے مذکور ہے اور دسویں رکوع میں "خبر" سورۃ فتح رسالت کے ہی متعلق بحث ہے اس اپنی اپنی تقریر سے اس سورۃ کے اجزاء کا باہمی ارتباط و کاسب واضح ہے، واللہ اعلم!

فضائل:

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ سورہ یٰ اسراء ائیکل در سورۃ کیف اور سورۃ مریم سب سے پہلی اور سب سے بہتر اور باری فضیلت والی سورتیں ہیں۔ مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر دے رہے تھے تو اس طرح پڑھ رہے تھے کہ

وچہ تسمیہ:

اسراء کے معنی ہیں رات کو لے جانا چونکہ اس سورۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو مسجد انصاری سے مسجد حرام تک سے جانے کا تذکرہ ہے اس واسطے اس کو سورۃ اسراء کہتے ہیں۔

راہط:

(۱) پہلی سورۃ کے قسم پر رسالت محمدیہ کا اثبات اور اس کی تقویت کے لئے رسالت ابراہیمیہ کا ذکر تھا، اس سورۃ کے شروع میں قصہ معراج کا ذکر ہے جو کہ خالق عظیم ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت واضح طور پر ثابت ہو رہی ہے لہذا سورۃ نحل کے ختام و اس سورۃ سے شمار میں کھاتا سب سے (۲) پہلی سورۃ کے قسم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت تسبیح اور تکلیف و منکرین کے انکار پر مبرا کا حکم دیا گیا تھا جس کی آپ نے بخوبی قیام فرمائی، اب اس سورۃ کی ابتداء میں اس عبادت و مبرا کا نتیجہ ذکر فرمایا گیا یعنی "آپ کو سناؤں کی مدیوں پر پہنچانا جس میں صد ہا اسرار طیب و آسمان و جنت و دوزخ کے مناظر کھلے گئے اور یہ اس بات کی اعلیٰ ترقی پر دلالت کرتا ہے۔

خدا صد مضامین،

اس سورۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تقویت کی خاطر حضرت موسیٰ و حضرت نوح علیہما السلام کا ذکر فرمایا گیا ہے پھر انبیاء کی تقدیر کی طرف راجع کر کے نئے طوق نوح سے نجات اور حکمین کو ڈرانے کے لئے بنی اسرائیل کے خدا کا قصہ و رات کا سر پا کر فرمایا گیا، اور قرآن کو جو کہ دلیل رسالت

قصہ مکمل

اس سورت کے فضائل میں بہت سی احادیث وارد ہیں

۱۔۔۔۔۔ حضرت امراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رات کو گھر میں سو رہا تھا کہ چاند تھا ، گھر اچھی دھند تھا کہ گھر والے کے گھر میں گھسے وہاں سے گھر آئے ، دیکھ تو ایک نور نکلا ، وہ جو بالکل طرف سے گئے ہوئے تھے صبح کو اس نے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو یہ جانو یہ صحیح یعنی نور امیران سے جو اس کو پڑھنے کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی۔

۲۔ ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورا کھنک پہن لے وہ اگلے جمعہ تک برقرار رہے محفوظ رہے گا۔

۳۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف تلاوت کرے اس سے قدرے ستر سال کی مددی تک نور ہوا ہے گا جو قیامت کے دن روشنی کا ایک پتھر جیسے جس سے تک اس کے سب کچھ معاف ہوں گے۔

۴۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے سورۃ کہف کی پہلی آیتیں خط کر لیں وہ اس کے قدرے محفوظ رہے گا۔

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورا کھل چوری کی چوری ایک وقت میں ناز ہوئی اور سورا ہر دفعہ جس کے ساتھ آئے۔

پہے جاتے کہ ہم نے اس میں کہتے کہ شاید غصہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیں نہ ماروں گی  
میں نگراؤں کے »۔ انہی کبھی بالکل ہی نہ دیکھتے یہاں تک کہ انہم جیتے کہ شاید آپ  
اس مہینے میں روزہ نہ ہی نہ رکھیں گے۔ اور آپ کی حالت سارے قحطی کے رات کو سوز  
بنی اسرائیل اور سوزہ زمرہ کا کرتے تھے۔

سورۃ کہف

یہ قرآن کریم کی اہم روایا سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۶۹ نمبر پر ہے اس سورۃ میں کل رکوع ۱۴ آیات ۱۱۰ کلمات ۱۰۸۸ اور کل حروف ۶۶۴۰ ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

اس سورت کو سورۃ کہف اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ان لوگوں کے حیرت انگیز حال کا بیان ہے جو کہف یعنی غار میں تیس سو نو برس تک سو کر جا گئے تھے یہ حضرات اپنے ایمان کو اپنے آپ کے لئے غار میں چھپ گئے تھے اس وقت جو مسلمان ستائے جا رہے تھے ان کو اس سب کہف کا قصہ سنا گیا تاکہ ان کی ہمت بلند ہو اور انہیں معلوم ہو کہ اہل ایمان اپنے ایمان کو بھانسنے کے لئے پہلے کیا کر چکے ہیں۔

روبط

سورۃ اسراء کے اخیر میں خدا کی حمد میں تین صفات سبیبہ و کثرہ دہائی لکھیں جس  
کہ خدا دانا شریک و مداد کاسب سے پاک ہے اس سورۃ کو بھی حمد سے ہی شروع کیا  
گیا جس سے تناسب طریق ظاہر ہے۔



جھکا چاہئے اور نکار کہ کو بٹکا گیا کہ صحاب کہف کا قصہ عقیدہ آخرت کی صحت اور  
حقانی کا ایک ثبوت ہے جس خدائے قادر مطلق نے صحاب کہف کو ایک مدت دراز سلا  
کر بھرنہ دیا اسی طرح اس کی قدرت سے دوبارہ قیامت میں تمام سائنوں کو زندہ  
کر کے اٹھانا کچھ بعید نہیں جس کا کفار انکار کرتے تھے۔

اس کے بعد قصہ ذوالقرنین سنایا گیا اور اس میں سوال کرنے والوں کو یہ  
سبق دیا گیا کہ تم اپنی دراز راہی سردار یوں پر چلوں رہے ہو حالانکہ وہ قرین اتنا ہی  
فرمانروا تھا کہ اس کے وقت میں تمام بر زمین کے بادشاہ اس کے تابع تھے لیکن وہ  
اپنی حقیقت نہ بھولا میٹا اپنے حلقے سے گریں کہ تم اس پر تمنا کرتے ہو اور قیامت و آخرت  
پر ایمان رکھتا تھا اور قیامت کی سربراہی کا قائل تھا۔ خلاصہ یہ کہ اس سورہ میں  
مضامین تو وسیع و وسعت کے ساتھ قیامت، آخرت، مشر و شر، جزا و سزا اور دین کے نزول  
کا حال بیان فرمایا گیا۔

### سورہ مریم

یہ قرآن کریم کی ۱۹ ویں سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۴۳ نمبر پر  
ہے اس سورہ میں ۹۶ آیات ۹۸ آیت ۶۷۸ تک اور کل ۳۹۸۶ حروف ہیں یہ سورہ  
کی ہے۔  
وجہ تسمیہ:

اس سورہ سے آغاز کی قریم ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور آپ  
کی والدہ حضرت مریم کے واقعہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس لئے اس سورہ کا نام  
مریم رکھا گیا۔

### خلاصہ سورہ

یہ سورہ مشرکین کے تین سوالات کے جوابات میں نازل ہوئی جو انہوں نے  
یہود کے مشورہ اور سکھانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے مشرکین کہ  
نے یہود سے جا کر کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں  
ایسے سوال بتاؤ جو امتحان کی غرض سے چار حصے ہا میں چنانچہ یہود نے تین سوال  
سکھائے کہ یہ کچھ پھر وہ تین سوال یہ تھے۔ (۱) اسباب کہف کون تھے۔ (۲) قصہ  
حضر درموی کی حقیقت کیا ہے؟ (۳) ذوالقرنین کا قصہ کیا ہے؟ بعض نے بجائے حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کے روح کے متعلق سوال ذکر کیا ہے۔ یہ تینوں قصے میرا یوں  
اور یہودیوں کی تاریخ سے متعلق تھے اہل عرب میں ان کا کوئی چرچا نہ تھا اس لئے یہود  
نے امتحان کی غرض سے اس سوالات کا انتخاب کیا تھا تاکہ یہ بات مکمل پائے کہ واقعی  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی عینی دلیل ہے یا نہیں چنانچہ اللہ جل شانہ نے یہ  
پوری سورہ کہف نازل فرما کر اپنے نبی کی زبان مبارک سے اس کے تمام سوالات کے  
جوابات دیئے اور صرف یہی نہیں کہ ان کے ہاتھ ہوئے سوالات کے جوابات دیئے  
بلکہ ان تینوں قصوں کو پوری طرح اس صورت حال پر بھی چسپاں کر دیا جو اس وقت کہ  
میں کفر و اسلام کے درمیان روپوش تھی، صحاب کہف کے متعلق بتلایا گیا کہ وہی  
توحید کے قائل تھے جس کی دعوت یہ قرآن پیش کر رہا ہے ان کا حال حد کے ملحقی بھر  
مظلوم مسلمانوں سے اور ان کی قوم کا حال کہ قریش کے حال کی طرح تھا اس قصہ  
سے اہل ایمان کو یہ سبق دیا گیا کہ اگر کفر کا دھبہ عجب بے پناہ ہو اور ایک مؤمن کو ظالم  
معاشرہ میں دین و ایمان پر قائم رہنا مشکل ہو تب بھی اس کو باطل کے آگے سر نہیں

فی کدہ

مفسرین شیخ کے قول کے مطابق حضرت مریم کا ہمارے آج کے پاک میں ۳۰  
بلکہ تیسے در سوئے حضرت مریم کے وہی عورت کا نام صرف قرآن پاک میں  
نہیں ہے۔

رابطہ

سورہ کہف کے خاتمہ پر خدا تعالیٰ کی بے پناہ قدرت کی نشاندہی کا اظہار  
کرنے والوں کو عذاب جہنم کی اطلاع دی گئی تھی اور ان آیات الہی کے تسلیم کرنے  
والوں کو فردوس اعلیٰ کی بشارت ملی تھی ساتھ ہی آپ کی بشارت کا اعلان اور آپ کی  
ربانہ ولی ترحم کا اعلان تھا۔ سورہ مریم کا بھی عموماً مضمون و مرکز بنی بن ان آیات  
الہی کا تذکرہ ہی ہے۔ نیز یہ مقام میں باہم بھی تلازمہ و متعلق ہیں اور سورہ مائتہ کے  
ختم پر جس طرح آپ کی رسالت کا ذکر ہے اس سورہ کے ختم پر بھی اسی طرح بعض  
انبیاء و پیغمبرین کی نبوت کا مضمون ہے۔

خلاصہ سورہ

سورہٴ اہلہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذکر سے فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ  
نے حضرت زکریا علیہ السلام پر خاص رحمت فرمائی تھی چونکہ آپ کے یہاں کوئی اولاد نہ  
تھی آپ نے اللہ سے دعا کی کہ وہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور فرشتہ نے آپ کو فرزند کی  
بشارت دی جن کا نام بھی اللہ کی طرف سے بھی تجویز کیا گیا پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام  
کی نبوت و ان کی پاکیزہ زندگی کا ذکر کیا گیا، دوسرے رکوع میں حضرت مریم علیہا  
السلام کی پادشاهی اور عبادت گزار کی کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی

پیدائش کا حال بیان فرمایا، اور انوں کے ہاں یعنی یسوع و نصاریٰ کی تردید کی گئی جو  
حضرت مریم علیہا السلام پر معاد اللہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بناء پر بہتان  
کاتے تھے یا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔

تیسرے رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ آپ صدیق بھی  
تھے اور نبی بھی، پھر آپ کی دعوت دین کا تذکرہ ہے۔ پانچویں رکوع میں حضرت موسیٰ  
حضرت ہارون، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس علیہم السلام کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ  
ان سب نبیاء کی دعوت یہی دعوت اسلام رہی ہے ساتھ ہی ناخلف لوگوں کا اہتمام بہ  
دائر فرمایا، پانچویں رکوع میں حیاتِ محمدیہ پر منکرانِ انساں کے تجنب کا تذکرہ کرتے  
ہوئے ان کو جو وہ پیش سے استدلال فرمایا کہ یہ یہ ہم سے وجود میں آنا نہیں  
ہے۔ جب نشان پہنچ بھی۔ تو پھر اس کو جو دیا گیا تو سرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا  
حق توں کے لئے کیا مشکل ہے۔ چھٹے رکوع میں بتایا گیا کہ کافروں پر شیطان کا پور  
تسلط و جتا ہے جو انہیں ہر طرح سے کفر پر ابھارتے اور انکسارے ہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ  
قیامت میں اس منکرین و بھڑکوں کو سزا دی جائے گی اور یہ وہ جہنم کی طرف ہٹا جائے  
گا ہاتھ میں ان بھڑکوں کے مومنین نکلیں کو حق تعالیٰ کی مہربانی نصیب ہوگی اور جنت  
میں ان کا ابدی ٹھکانہ ہوگا، انہی میں سے یسوع و نصاریٰ و مشرکین عرب جو حق تعالیٰ کے اولاد  
رکھنے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کا رد فرمایا گیا اور ان کو یہ نصیب کی گئی کہ اللہ اور رسول کی  
خالفت کرنے پر پہنچے بھی تو میں ہلاک اور دیانت سے است و تاب ہو چکی ہیں جن کا کوئی  
نام و نشان بھی نہ رہا اور اسی وقت پر سورہ کو ختم فرمایا گیا۔

## سورۃ طہ

یہ قرآن کریم کی بیسویں سورۃ ہے اور تیسری راول کے اعتبار سے ۲۵ نمبر پر ہے اس سورۃ میں ۸ رکوع اور ۱۳۵ آیات ہیں نکلے ۱۳۵ اور حرف ۵۳۶۶ ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتداء لفظ طہ سے ہوئی اس لئے اس کو بطور علامت کے سورۃ کا نام دے دیا گیا۔

رابطہ:

سورۃ مریم میں توحید و رسالت اور نبی کا مضمون ہے اور مکتز بلا معنی حلق سے توحید کے متعلق مضمون ہے اور ہل اساک سے حضرت موسیٰ کے قصہ کے ضمن میں توحید و رسالت دونوں کی تقریر ہے رسالت موسیٰ سے رسالت محمدیہ کی توضیح ہے نیز دہ کی سورۃ ذکر قرآن پر مشتمل ہوئی ہے اور سورۃ ذکر قرآن سے شروع ہوئی ہے اس لئے یہی سورۃ کے خاتمہ اور اس سورۃ کے فاتحہ میں خاص ربط و مناسبت حاصل ہے۔

شان نزول:

ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مکہ میں ابتداء خدوس قرآن کے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں بھی اس پاؤں پر بھی اس پاؤں پر کھڑے ہو کر اس قدر عویل قیام کرتے تھے کہ قدم

مبارک درم کر جاتے جس کو دیکھ کر کفار قریش کہتے تھے کہ محمدؐ پر قرآن کیا نازل ہوا زحمت میں پڑ گیا، اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

یہ بھی مکتوب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے لوگوں کو اس قدر وحۃ و پند فرماتے تھے کہ لوگوں کے سب پر ہم جاتے رہتے تھے اس پر کفار کے جھگڑے مزید تھے۔ اب کفار کہنے لگے کہ قرآن کیا اترا ہے یہی مشقت و معصیت میں پڑ گیا اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا: میں نے قرآن اس لئے بھیجا تاہل کی کہ آپ معصیت میں پڑ جائیں بلکہ یہ تو خدا قرآن لوگوں کو نصیحت کے لئے ہے۔

فضائل

محمد بن علی بن خرید نے اپنی کتاب "توحید" میں ایک حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ایک ہزار سو پچیس سورۃ اور سورۃ یسین کی تلاوت فرمائی جسے من کفر شیعہ کہتے تھے اور وہاں بہت بڑا خوش نصیب ہے جس پر یہ کلام نازل ہوگا اور وہ دنیا میں یقیناً سقین مبارک ہادیں جن سے خدا کے کام کے یہ الفاظ وارد ہوں گے (یہ روایت غریب ہے)

خُذْ صِرَاطَ سُوْرَةِ

سورۃ کی ابتداء قرآن پاک کے تذکرہ سے اس طرح فرمائی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوضاحت فرمادیا کہ اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ تکلیف و مشقت میں پڑیں بلکہ یہ تو اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس سے نصیحت حاصل کی جائے مگر اس سے نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے

یہ بیان اور اہل مدینہ کے یہاں اور مدینہ اور کتبہ کے لوگوں کو اس سے عمل کے متعلق قیامت میں جزا دینے کا تذکرہ فرمادیا۔

ماتوئیں کوغ میں جس طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کا بیان ہے۔  
 "ماتوئیں کوغ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیا کرتے تھے، فرمائی گئی کہ آپ میں مکرمین کی کثرت تھی، تو ان پر ہم کیجئے اور شبہ اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا اور تسبیح و تہلیل کیجئے اور اپنے معبود حقیقی کی طرف توجہ نہ کیجئے، آپ کو اور آپ کے قریب سے مسلمان یہ تعبیر کی گئی کہ کفار نے انہوں پر اس حدیث کی طرف ہتھیار اٹھائے ہیں۔ میں چاہنے۔ جس میں مکرمین کا یہ قول دیکھ کر سے جو میں یہ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ سے پاس اپنی مثال اپنی نبوت کی یہاں نہیں۔ اسے جس کو کچھ نہ ہمیں کو نبی ماننے پر مجبور ہو جائیں۔ اس نے جو آپ میں فرمایا گیا کہ آپ کی نبوت کی عظیم شان نشانی یہ قرآن ہے جو ان کے پاس پہنچی چکا ہے آپ اس کے پاس ہذا کی کوئی منکشاف نہیں سے لہذا اخیر میں مکرمین سے فیصلہ دیا کہ کہہ دینے کی تحقیق فرمائی گئی کہ چھ برس سے پہلے میں حضور انکار اور کفر کو حق پر معلوم ہو جائے گا کہ راہ راست والے منزل مقصود تک پہنچنے والے کون ہیں۔

### سورة الانبياء

یہ قرآن کریم کی انیسویں سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۳۷ نمبر پر ہے اس میں سات رکوع ۱۲ آیات ۱۸۷ کلمات اور ۵۱۵۳ حروف ہیں یہ سورہ انجی ہے۔

میں جو دل میں خدا کا خوف رکھتے ہیں پھر خدا تعالیٰ نے اپنی اہانت پاک کا تعارف فرمادیا اور اپنی توحید بیان فرمائی اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے واقعہ کو ذکر فرمایا اور فرعون کے پاس پیغام توحید پہنچانے کا حکم دیا۔

دوسرے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور درخواست کا ذکر ہے کہ میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار بنا دیجئے چنانچہ یہ درخواست منظور فرمائی گئی نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پرورش اور جوانی کے واقعات اور ہر موقع پر اہل شانہ کی دھیمیری اور فحاشیات کا تذکرہ ہے۔

تیسرے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ و راہ کے مقابلہ میں فرعون کی میل و محبت و انکار کا ذکر فرمایا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چار دو گروں کے مقابلہ اور مقابلہ کا انجام ظاہر فرمایا گیا کہ چار دو گروں نے فرعون کے فیضان و غضب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا اور اس پر قائم رہے۔

چوتھے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانا مذکور ہے کہ فرعونی حواریوں میں ناکام ہوئے اور سمندر میں غرق ہو گئے۔

پانچویں رکوع میں ذکر کیا گیا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام توبہ سے لینے گئے تو بعد میں بنی اسرائیل نے گوساہ پرستی شروع کر دی اور حضرت ہارون علیہ السلام کے منع کرنے سے باز نہ آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور سے واپسی پر یہ حال دیکھ کر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

چھٹے رکوع میں قیامت کے دن کا ذکر ہے کہ اس دن یہ مضبوط اور عظیم اثبات پہاڑ کس طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور زمین پانچل ہوا کر دی جائے گی۔

وجہ تسمیہ

چونکہ اس سورۃ میں مسلسل تہذیبیہ و مذکرۃ ہے اس لئے اس کا نام بطور  
عامت سورۃ الانبیاء رکھ دیا گیا۔

رابطہ

سورۃ کی اس نیکل میں حقیقی معارف، حقیقی نبوت، حقیقی توحید اور توحید و  
رسالت کی تائید کے لئے بعض انبیاء علیہم السلام کے قصے مذکور ہیں۔ یہ مضامین  
پاک و محض قصص کا مضمون ہے اور چاہا ہے۔

فصل سورۃ:

اس سورۃ میں خاص طور پر حسب ذیل امور ذمہ بحث آئے ہیں  
(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح مکہ در مشرکین عرب کو جو کہ انہیں  
قصص کا بڑی تفصیل سے رو کیا گیا ہے (۲) قرآن کریم پر کفار جو حضرت عباس  
کرتے تھے ان کا جواب دیا گیا ہے (۳) کھڈین و عکبرین وین حق کی تباہی و بربادی  
کے عبرت ناک واقعات سے نکاح مکہ کو ادر کیا گیا ہے (۴) شرک کی تردید میں اللہ تعالیٰ  
کے لئے اول د کے لفظ عقیدہ کا پر زور رد فرما دیا گیا ہے (۵) انسانی ہیئت کا بیان کہ وہی  
جس کی کا بنا ہوا ہے اس لئے وہ جوں چاہتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی سوچنے  
(۶) انبیاء کے ساتھ منکرین کے دستہ و کامیابی کے مطالب نبی سے چنانچہ نہیں  
(۷) گزشتہ نبی و علیہم السلام کے واقعات و معامات کا تذکرہ جس سے یہ سمجھا گیا ہے  
کہ سارے انبیاء کرام انسان ہی تھے فرشتے تھے اور تمام انبیاء کی اس ایک دین  
تمام تھا جو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کر رہے ہیں اخیر میں بتایا گیا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لئے رحمت ہیں اور اب انسانوں کی نجات کا  
انحصار آپ کی پیروی اختیار کرے پر ہے جو اسے چاہی طرح قبول کریں گے وہی اللہ  
کی آخری عداوت سے کامیاب نکلیں گے اور جو لوگ اسے رد کریں گے وہ آخرت میں  
بدترین انجام سے دوچار ہوں گے حاصل یہ کہ اس سورۃ میں انسان کو خوب غفلت سے  
بیدار کرنے کے مضامین کا بیان ہے۔ انسان دنیا کے اعدوں میں اس طرح پہنچا ہو  
سے گویا اسے ہیئت نہیں رہتا ہے اسی لئے اللہ سورۃ میں اللہ جل شانہ لوگوں کو متنبہ  
فرماتا ہے کہ قیامت قرب ہو چکی ہے حسب کتاب کی کھڑی سر پر کھڑی ہے اسی  
مضمون و مضمون صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اپنی دو انگلیں کھڑی کر  
کر فرمایا کہ میں یہ اقامت پر معلوم کیا گیا ہوں کہ میں اور قیامت دو انگلیوں  
کی طرح ہیں جسی میرے بعد قیامت ہی ہے کون اور نبی آنے والا نہیں ہے تو معلوم  
ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اس بات کی عداوت ہے کہ نوع انسانی کی  
نجات آپ کے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے تاکہ اور واسطے کے مراحل گزر چکے ہیں  
اور اب آخری مرحلہ شروع ہو چکا ہے جس کا خاتمہ قیامت ہی پر ہوتا ہے واللہ اعلم

## سورۃ حج

یہ قرآن کریم کی ۲۴ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۴۳ نمبر پر  
ہے اس سورۃ میں ۱۰ رکوع ۷۸ آیات ۲۶۳ اکلت اور ۵۳۳۲ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی  
ہے۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ اس سورۃ میں حج کا ذکر ہے اس لئے بطور عامت اس کا نام سورۃ حج

کہہ گیا ہے۔

رابطہ:

سورۃ انبیاء کے خاصہ میں مسئلہ معاذ کا ذکر تھا اس سورۃ میں اس سے ابتداء کی جاتی ہے تاکہ انسان کو پرہیزگاری اور خدا ترسی اور عبادت کی طرف رجسٹ ہو اور اس میں خوف رہے تو یہ سورۃ مایہ اور اس سورۃ کے شروع میں یہ امر بتا دیا مضمون انذار ہے۔

خلاصہ مضامین سورۃ:

اس سورۃ کی ابتداء احوال قیامت کے ذکر سے فرمائی گئی اور سمجھایا کہ قیامت کا بخار کرنے والے شیطان عین کی پیروی کرتے ہیں جس کے تحقق یہ بات کبھی چوٹل ہے کہ جو شخص اس سے تعلق رکھے گا تو اس کو جہنم کا راستہ دکھائے گا۔ حیات بعد الموت یعنی سرگرداں زندہ ہونے کا ثبوت ایک نہایت مقبول دلیل سے ارمیہ دیا گیا ہے پھر دنیا میں کئے ہوئے برے اعمال کی برا آخرت میں جہنم کی آگ بتائی گئی اور منافقین و منافقین کو جہنم کی خوش خبری دی گئی پھر کفار و مشرکین عرب جو اتباع براہین کی دعویٰ کرتے تھے ان کا رد فرمایا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خانہ کعبہ کو تعمیر کرنے کا مقصد یاد کیا گیا کہ یہ اللہ کی عبادت اور بندگی کے لیے ہے اور کلمہ و شرک اور بدعت پرستی کی خاطر دعوئی جاس سے یہ بات صاف دیکھنے کے لیے ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ لوگوں کو نسبت شریک کے خلاف کرے اور باج کرنے کا عہد کر دیں پھر باج کے سلسلہ میں قربانی کا ذکر فرمایا گیا اور قربانی کی حقیقت کو بیان فرمایا گیا، منافقین و منافقین جو کفار کے مظاہر ایک عرصہ تک

یہ داشت کرتے رہے اب اس کو جہنمی عبادت دی گئی پھر جہنم کا مظاہر فرمایا گیا اور جہنم کی عمت بتائی گئی کہ جہنم و جہنم کے بعد اگر کہیں ریش میں قوت و اقتدار و حکومت حاصل ہو تو یہ لوگ خود بھی جہنمی بن جائیں گے اور کوفہ و اکریں اور دوسروں کو بھی تنگ کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے منع کرنے کا حکم دیں پھر تنذیب نبیہ کا تعجب بل کر کفار و کفار یا گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب حقیقی بیان کر کے آپ کی تسلی فرمائی گئی کہ جو لوگ کلمہ پر مصر ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی باتوں کی طرف سے شک و شبہ میں رہیں گے یہاں تک کہ اس پر قیامت کا اس پہنچے۔ پھر مہرین و مہرین کی شان فرمائی گئی اور ان کے لئے عہد واری یعنی نصیب کا وعدہ فرمایا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا کلام و تعزیمات کا عہد فرمایا کہ اللہ نے ساری کائنات و انسان کا خاتم بنایا اس سے انسانوں کو یہ شک نہ مقصود ہے۔ جس خدا کی مہربانی اور رحمت کی یہ حالت ہو اس کی مخالفت کرنا کوئی عقلی چیز کر سکتی ہے میں لوگوں کو چاہئے کہ اس کی مخالفت سے باز آئیں اور میرا اللہ کی پرستش ترک نہ کریں۔ پھر علیہ اللہ کہ ہے کسی کا حال یہاں فرمایا کہ مشرکین جن کی عبادت کرتے تھے وہ ایک کبھی تنگ و پید نہیں کر سکتے وہ دیر کرنا تو بڑی بات ہے وہ تو ایسے نہ ہیں۔ اگر کبھی ان سے چٹھ چھیل لے جائے تو وہ اس سے چٹھ نہیں لے سکتے۔ غرض بتائی کہ اب اس کی مخالفت کی دعوت دی گئی پھر اسی طرح مسند رسالت کو سمجھایا گیا اور اخیر میں اہل ایمان اور اہل اسلام کو ہدایت کی گئی کہ اگر یہ کافر معرکہ نہیں دیتے تو یہ کسی تم پر اور امت خداوندی میں لگے رہتا کہ تم لڑنا چاہو۔

اعراض پوری سورۃ میں جگہ جگہ مناسب مواقع پر تذکیر و نصیحت بھی ہے اور شرک کے خلاف اور توحید و آخرت کے حق میں مؤثر دلائل بھی ہیں بعض مفسرین نے







تھمارا بتاؤ کیسا ہونا چاہئے۔

خلاصہ یہ کہ اس سورۃ میں پڑھنے والے اور اہم قرائین و ہدایت کے علاوہ  
مراغین اور مؤمنین کی دعا میں تائی ہیں تاکہ مشرہ میں پتہ چل جائے کہ تفسیر اہل  
ایمان کون ہیں اور منافقین کون ہیں؟

## سورۃ فرقان

یہ قرآن کریم کی ۲۵ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۴۲ ہمبر پر  
آئی ہے۔ اس میں ۲۹ آیات، ۹۰۶ کلمات اور ۳۹۱۹ حروف ہیں یہ سورۃ کی ہے،  
میں حمد میں بار بار پڑھتا ہوں۔

پہنچتے

اس سورۃ کی پہلی آیت "تبارک الہی مولیٰ للعالمین" میں فرقان آج  
سے جو قرآن مجید کا ایک نام ہے اس سے اس سورۃ کا نام "افرقان" مقرر کیا گیا۔  
فی کدہ

تبارک الہی۔ اپنی کتاب کے ۵۵ نام رکھے ہیں جن میں سے ایک  
نام "افرقان" ہے۔ فرقان نے علی بن ابی طالب پر وہ چیز جس سے حق و باطل کے  
درمیان فرق کیا جائے چونکہ قرآن کریم بھی حق و باطل اور نیر و شر، ہدایت و گمراہی  
حرام و حلال، حق و باطل، نور و ظلمت، مفید و مضر، عمد و معصع، صدق و کذب،  
راستی و جھوٹی، صواب و خطا میں فرق کرنے والا ہے اس واسطے سے قرآن کا ایک نام  
"افرقان" بھی ہے۔

فضیلت:

صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنی عورتوں کو  
سورۃ نور کی تعلیم دو۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کے مرکزی مخاطب عورت کی عفت سے متعلق ہیں اس سورۃ میں  
مزید ترغیب اور تنبیہ کے پاک صاف رکھنے کے طریقے بتائے گئے ہیں  
ناچنا، تعلقات جنسی کی سرپرستی کی گئی ہے۔ پاکیزہ عورتوں کی مستورات کے متعلق  
وہم و گمان کی خاطر برے خیالات پھیلنے سے بچنے کی سرکھانوں بیان فرمایا گیا ہے  
بیوی پر ناپاکی کا حرام لگایا ہے خود کے لئے جان کا قانون بیان کیا ہے حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برکت اور پاکدامنی کی شہادت دی گئی ہے اور آپ کے  
متعلق بدگمانی پھیلانے والوں کو سرورش کی گئی اور مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اللہ کے  
برگزیدہ بندوں کی ہدایت بدگمانوں سے بچیں، ورنہ سخت سزا کے وار ہوں گے۔  
مسلمان مردوں و عورتوں کو پاکیزہ زندگی اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی اور اس کا  
حریقہ بتلایا گیا ہے، عورتوں کی دوبارہ شادی کرنے کی مصلحت سمجھائی گئی۔ اسلامی  
مشرکہ کو پیہڑہ قانون پاک صاف رکھنے کے لئے معاشرتی اور تمدنی قوانین کی  
تعلیم دی گئی ہے اس سورۃ میں مسلمانوں کو بشارت دی گئی کہ انہیں زمین کی حکومت و  
سلطنت دی جائے گی، تاکہ انہیں اسلام کی غریب اور پرستش قوم دنیا میں پھیلانے کا  
موقع مل جائے پھر آپس میں مل جل کر رہنے کی تعلیم دی گئی اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ادب و تعلیم کی تلقین کی گئی اور بتلایا گیا کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ





رہے تھے انبیاء و مرسلین کے حوالہ سے کہ جس حد تک ان کے پیغمبروں نے ان کے لئے کوشش فرمائی۔  
 حق دہیں اور بھی چند ضروری باتیں دہن میں کر لی تھیں مثلاً اہل بیت علیہم السلام کہ وہ زمانہ میں  
 کفار و منافقین کی سی رہے نہ کی تھیں اور منافقت کیسے رہے ہیں اس کے  
 صحیح اور ہر سانس کی قسم کے رہے ہیں اور آخر کار ان کا انجام بھی کیسے رہا اس  
 کے برعکس ہر زمانہ میں انبیاء کی بیوقوفی و تعصیب کیسی رہی اس کی سیدہ اور اہل حق کا  
 رنگ ایک تھا اور ان سب کے ساتھ اللہ کی رحمت کا وعدہ بھی ایک تھا اس سورۃ میں  
 ایک بات جو بار بار دہلی گئی اور یہ ہے کہ اللہ رحمت کا راز کا بھی ہے اور غفور رحیم  
 بھی ہے۔ گزشتہ انبیاء و مرسلین کی باتوں کے واقعات میں اللہ کے قہر و غضب کی مثالیں  
 بھی موجود ہیں اور رحمت کی بھی جس سے دلوں کو کھنکھانے سے روکنے کا حق ہے  
 اپنے آپ کو رحمت کی کامیابی جانتے ہیں اور کن باتوں سے خدا کے قہر و غضب کو  
 بدلتے ہیں۔

سورۃ کے ختم میں قرآن کی حقانیت کا ذکر فرمایا کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب  
 ہے جو بواسطہ جبریل مین علیہ السلام حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر  
 نازل ہوئی اور فرمایا کہ علماء و اہل کتاب اس کی حقیقت و خوب اور اچھی طرح پہچانتے ہیں  
 اس کو معلوم ہے کہ اس کتاب کا ذکر انبیاء و مرسلین کے صحیفوں اور کتابوں میں موجود  
 ہے۔ پھر قرآن کریم کے عربی زبان میں نازل ہونے کی وجہ بیان فرمائی اور بتلایا کہ یہ  
 قرآن وحی ربانی ہے نہ کہ لفظ شیطان یا اللہ یہ قرآن نہ شعر ہے نہ عجز ہے نہ کہانت  
 ہے بلکہ یہ کلام رب ہے جو جو دیت کے سنے نازل ہوا ہے اور شعر اور عجز و کہانت کو  
 اصداغ خلق سے کیا تعلق ہے خیر میں منکرین و منافقین کو وسیع مدنی گئی کہ وہ مخالف و  
 منکر قرآن ہو کر جو غلط کر رہے ہیں اس کا نام اس کو عقرب معلوم ہو جائے گا کہ کیسی

## سورۃ نمل

یہ قرآن کریم کی ۲۷ ویں سورۃ ہے اور ترتیب ۱۲۱ اس کے شمار سے ۲۸ نمبر  
 اس میں ۹۳ آیات ۷۷۷ الفاظ ۲۸۳۹ حرف ہیں۔ یہ سورۃ نمل ہے۔  
 وجہ تسمیہ

اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ کے  
 بیان میں آئی ہیں ان کی زبانوں کے میدان کا ذکر آیا ہے۔ نمل کے معنی چوٹی کے  
 ہیں اس سے حورائشی ہے اس سورۃ کا نام "نمل" مقرر ہوا۔

رہنما

سورۃ سابقہ کا اختتام نبوت وحی و ثبات رسالت پر ہوا تھا یہی مضمون اس  
 سورۃ کے شروع میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

خلاصہ سورۃ:

یہ نمل کی ساتویں وحی اس میں بھی اللہ کی اصلاح یعنی توحید کی تعظیم  
 نبوت کا ثبات، رحمت کا یقین اور چند انبیاء و پیغمبر اسلام کے تذکرے ہیں۔ اس سورۃ  
 میں بیان کیا گیا ہے کہ سارے جہاں کا پیدا کرنے والا ایک اللہ ہے اس نے  
 انسان کو پیدا رکھے اس کی ہدایت کے سے وہاں فتنہ بھی بھیجے اور رسالت کا سلسلہ  
 قائم کیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پر ختم فرمایا گیا اور آپ پر قرآن نازل

سان پہنے کوئی چادر کار نہیں سوائے اس کے کہ قرآن کے احکام پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

## سورۃ قصص

یہ قرآن کریم کی ۲۸ ویں سورۃ ہے در ترتیب نزول کے اعتبار سے ۳۹ نمبر پر ہے اس سورۃ میں ۹ رکوع ۸۸ آیت ۱۲۵۳ کلمات اور ۹۰۱ حروف ہیں، یہ سورۃ مکی ہے۔  
وہب تمیہ

اس سورۃ ۱۱ چھوٹی آیت میں خلا قصص ستوں ہوا ہے قصص کے معنی قصہ کے ہیں، اس سورۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس لئے طامت کے طور پر اس کا نام سورۃ قصص رکھا گیا۔

رابط:

اس نصف سورۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے فرعون کے ساتھ اور پھر قارون کے ساتھ ذکر ہے جس سے سورۃ نمل کے خاتمہ کے بعد "وہس افضل" الخ کے مضمون پر من وجہ استدلال ہے جس سے دونوں سورتوں میں تناسب ہو گیا۔

خلاصہ سورۃ:

دوسری سورتوں کی طرح اس سورۃ میں بھی توحید و رسالت کا ثبات شرک کی مذمت محدثین رسالت کی مدح اور کلمہ جین رسالت کی مذمت، آخرت کی تعلیم، کفار

کی ملامت جس میں انسانوں کو بتایا گیا کہ ان کا زندگی میں کیا کرنا چاہیے، انہیں لوگوں دنیا میں ایک وقت مقررہ تک رہنا ہے اس کے بعد اس کی یہاں کی زندگی ختم ہو جائے گی، ہر فرد بشر جو اس دنیا میں آیا ہے ایک نہ ایک دن وہ مر جائے گا اور آخر کار یہ ظاہری عالم بھی سردار فنا ہو جائے گا، پھر کچھ مدت کے بعد جس کا عصر اللہ تعالیٰ ہی کو ہے سارے سنات شروع دیا سے آخر تک دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور عالم آخرت شروع ہو جائے گا۔ جہنم شخص کے اعمال کی جانچ پڑتال کی جائے گی اور اعمال کے مطابق اس کو جزا و سزا دی جائے گی۔ تیرے کے ساتھ سے قرآن کے منکروں کو دائمی عذاب معصیت اور بے یقینی غیب ہوگی اور اس کے لئے والوں کو اپنی راحت خوشی آرام اور چین حاصل ہوگا، خدا کے پیغمبروں کی ہدایت نہ ماننے والوں کی عبرت کے لئے بعض پہلی حثوں و اس کے پیغمبروں کے قصے بیان فرمائے گئے، دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر بنی اسرائیل کے دو عظیم القدر در صاحب سلطنت انبیاء حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام جن کی سلطنت جن و انس اور چاروں ملک پر تھی ان کے واقعات ذکر کئے گئے، حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق دو واقعات کا بیان اس سورۃ میں فرمایا گیا۔ ایک وہ جو چوتھوں کے ساتھ پیش آیا اور اسی بنا پر اس سورۃ کا نام سورۃ قصص رکھا گیا۔

دوسرے واقعہ ملک سبا کا، جس کی ہدایت پر چارے آ کر خبر دی اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو زیر فرمان کیا۔ اس کے بعد دو در قوموں کا بیان ہے، اخیر میں بنی قدرت کی بعض نشانیاں وضع کر کے واقعات عام سے عبرت حاصل کرنے پر۔ اور دیا گیا اور دیا کے خاتمہ کی ایک علامت بتائی گئی پھر قیامت کے صارت و وضع کئے گئے اور سورۃ کے خاتمہ پر بتایا گیا کہ اس باتوں کو جاننے کے بعد



تم سے جو پہلے دین و ایمان والے گزرتے ہیں ان پر اس سے زیادہ غنیمتیں توڑی گئی ہیں ان میں سے کسی کو زمین میں نہڑا کھودا نہ سجھ دیا جاتا اور اس کے سر پر آدھ چل کر اس کے اوکھڑے کر دیئے جاتے، لوہے کی تلکیوں سے ان کا گوشت ٹوچا جاتا سوائے بڑیوں اور بھوس کے کچھ نہ چھوڑا جاتا انکی تلکیوں نے بھی ان کو دین سے نہ رکھا خدا کی قسم اللہ پاک اپنے اس دین کو چرا کر کے رہے گا تم لوگ دیکھ لو گے کہ کیا ہمارے جس سے عدم موت تک نہ گے گا اور سوائے اللہ کے کسی کا خوف و ہراس اس کے دل میں نہ ہوگا بیکل قرۃ کا سر میں چدی چاہتے ہو۔ اس اعظم ربی کیفیت کو غنیمت سمجھو اور قلم میں تبدیل رہو گے اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

خلاصہ سورۃ:

جس زمانہ میں یہ سورہ نازل ہوئی اس زمانہ میں مکہ کے مسلمان مشرکوں اور کفار کے ہاتھوں سخت ذلت و خوار رہتے تھے کفار کی طرف سے اسلام کی مخالفت پورے زور شور سے ہو رہی تھی ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی تاکہ ایک طرف سچے مؤمنین کے قلوب میں غم و اشتیاق پیدا ہو اسی سورۃ میں مسلمانوں کو صبر و تقویٰ کی گئی اور ان کو بتایا گیا کہ دنیا میں اللہ عزوجل اپنے بندوں کا امتحان دیتا ہے جو لوگ مصائب و بھیموں کو ثابت قدم رہتے ہیں وہی آخر کامیاب ہوتے ہیں بغیر مشقت و رست نہیں ملتی اور نہ ہی کوئی پرہیز بغیر کھرا کھوٹا پہنچا جاتا ہے مسلمانوں جب تم نے اللہ کے نام کا قرآن کو اب آزمائش کے لئے تیار ہو۔ ایمان کوئی نہایت جمع خرچ نہیں کہ دنوں سے گلہ پڑھا یا در پڑھا جو چاہے کرتا پھرے بلکہ گلہ پڑھ لینے کے بعد اللہ کے احکام کی پابندی کرنا اور اسی کے رست میں مشقتیں اور مصیبتیں نہیں تو

سورت میں ۷۶ کوخ آیات ۹۹ کلکات اور ۴۴۰ حروف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

رابط:

سورۃ شکوت کا سورۃ قصص کے ساتھ رابطہ یہ ہے کہ سورۃ شکوت میں زیادہ تر اشتیاق استغاثہ مدین سے مونیع کے متعلق احکام میں ایک مانع تھا کفار کا مسلمانوں کو ایذا پہنچانا لہذا یہ قویں۔ دوسرا مانع تھا کفار کا مسلمانوں پر قویں جبر کرنا۔ تیسرا مانع تھا کفار کا مسلمانوں کو بھگانا اور چھوٹا مانع ہجرت بعض کے لئے فکر رزق تھا اس سورۃ میں صادق ایمان لوگوں کو غم و اہست و رشتہ اشتیاق کی تعلیم دی گئی ہے اور کفار کو سخت تنبیہ و جہد یہ کی گئی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کے چوتھے رکوع میں لفظ شکوت آیا ہے جس کے معنی کمزوری کے ہیں اس سورۃ کی ایک آیت میں کفار کے اعتقادات کو کمزوری کے چالے سے تنبیہ دی گئی ہے جو نہایت کمزور اور بزدل ہوتا ہے اس لئے اس سورۃ کا نام شکوت قرار دیا گیا۔

شان نزول:

حضرت جابر ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چادر مرکہ کی ٹیک لگائے ہوئے کعبہ کے سامنے میں تشریف فرما تھے اور ہم لوگوں پر دن رات مشرکین کی جانب سے ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ بندہ جمل جہاد سے ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے یہ سن کر آپ سنبھل کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک حوش اور جذبہ سے سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا

بہن نکات قدسی سے مرواشت کرنا چاہئے۔ ایمان کا استحقاق ہر ایک کے لوگوں کا یا گیا ہے اس کے جدا کار کھد کے متعلق تھایا گیا کہ یہ ہاں وہ کہ جو مسلمانوں سے ہوتے ہیں اس سے بچ کر کہاں جائیں گے یہ کار کا تانا سماسانوں سے دفع در پست کا باعث بنی ہاں دیکھو ایہ پر گزرتا کہ اللہ نے ساتھ ہی اور کو بھی شریک کرنے کو گروہاں دیا ہے لیکن کہ یہاں چھوڑ دو اور شک اختیار کرو اس کا ساما بھی اس بارے میں مت دیکھو لی قوموں کا اس دیکھو کہ اللہ کو نہ نہ کیسی کہیں کہیں میں چھتے اور کسی بڑی طرح ملک دار بڑا ہوا ہے انہیں اللہ نے عذاب سے کوئی نہ ہی بڑا اور جو اللہ کے فرماں بردار ہوں گے کہ اللہ نے اس دنیا میں بھی اپنی نعمتوں سے دار اور آخرت میں بھی اس سے بڑے در سے ہیں۔ یہاں اس کا کہ فی جہد نکس سے صہوں نے اس میں دس نکایاں پر مہ سے کہ بعد نورانی معیشت کے پنازات پنا سے اور ہاتھ مٹتے رہتے مگر اس وقت کی نہ است اور بچھٹانے سے کیا فائدہ۔

مسلمانوں کو یہ حدیث بھی کی گئی ہے کہ علم و خیر سے سے ہاں ہاں ہر دشت ہو جائے تو ایمان چھوڑنے کے بجائے گھر چار چھوڑ کر اہل جاو خدا کی زمین وسیع ہے جہاں خدا کی بڑی کر سکوا ہوں چھ جاو سورت سے آخر میں یہاں فرما پیغام ہے کہ جاو اور سے راستہ میں محنت نہ کرنا کہ ہم سے سے کامیابی کی راہیں ہوں ہیں گئے اور اللہ اپنے نکالیں دہا روں کے ساتھ ہے۔ نیز دوسری کئی سورتوں میں طرح اس سورت میں توحید رسالت اور آخرت کو جس نہیں کر دیا گیا اور اس کے ساتھ شک کی محنت اور اس کا ابطال فرمایا گیا ہے۔ واللہ اعلم!

## سورة الروم

یہ وقت کریم ۳۰ میں ۳۰ قات اور ۳۰ قات سے شمار سے ۸۴ نمبر ہے اس میں چھ روہ ۶۰ تک ۸۴ قلمات اور ۳۵۳ حرف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

راہد

سورة روم کا سورۃ مکتوبات کے ساتھ راجا ہے کہ سورۃ روم میں یہ مضامین ہیں۔ اس میں اوقات و امور اس کے خوش ہونے کا سبب میں کی پیشین گوئی و رحمت کے دیا ہے۔ سورۃ میں جہاں سورۃ میں جہاں دنیا و دنیا سے جو مسلمانوں کو رہنما کرتا ہے پر مجاہد حق کی غنیمت مذکور تھی ہند اس سورۃ میں اس راج کا رہ فرمایا گیا۔

چھ قسمیں:

۱۔ سورۃ کی کوئی آیت میں غلبہ سوروم کے عطا ہے میں چونکہ اس سورۃ میں سلطنت اور کامیابی سے اس کے بطور طاعت اس سورۃ کا ہر ای سورۃ روم مقرر ہوا۔

زبانہ نزول

اس زمانہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی اس زمانہ کی دو بڑی بھاری سطیٹیں اور ۱۱۔ روم مدت اور سے اس میں نکراتی چلی آتی تھیں شام، مصرین، یٹا کے کوچک یہ رومی سلطنت میں شامل تھے اور یہ صومت جیسویں سے آہستہ میں تھی اہل فارس و تھل پرست بگوتی مذہب کے پیروار تھے ان دونوں سلطنتوں میں ۶۲۵ء سے لے کر ۶۱۵ء



وہی صورتِ روم کے امیر نے درباریوں کے توسط سے شکے کی باقی نہ رہی۔ اس وقت خلعتِ روم پر فارس کے عہد کا چڑچڑہانہ پر تھا یہ حالت دیکھ کر مشرکین مکہ نے بھی خوب خوشیاں منائیں اور مسلمانوں کو پیچھاڑنا اور وطن دینا شروع کیا۔ کہ دیکھو ہمارے آتش پرست فتح پا رہے ہیں اور وحی و رسالت کے سامنے واسطے بیسائی قلت پر شکست کھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اسی طرح ہم عرب کے بت پرست بھی تمہارے دین کو مار کر رکھ دیں گے۔ حتیٰ کہ بعض مشرکین نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آج ہمارے بھائی ہادی بن جندب نے تمہارے بھائی رومیوں کو ماریا ہے کل ہم بھی تمہیں اسی طرح مارتا ہوں گے ان حالات میں قرآن کریم کی یہ سورت نازل ہوئی اور ہر بی اسباب کے بالکل خلاف اعلان کر دیا کہ چنگ اس وقت رومی فارس سے معصوم ہو گئے ہیں ۹ سال کے اندر اندر بھر دو غائب اور منصور ہوں گے اسی قرآنی پیشین گوئی کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بعض مشرکین سے شرط باندھ لی چونکہ اس وقت تک اسلام میں ایسی شرط لگانا حرام نہیں ہوا تھا کہ اگر ستر سال تک رومی غالب نہ ہوئے تو میں ۱۰۰۰ اونٹ تمہیں دوں گا ورنہ اسی قدر اونٹ تم مجھ کو دو گے اور ہر قل قیصرِ روم نے اپنے زائن شدہ اقدار کو واپس لینے کا تہیہ کر لیا اور منت نہ کی کہ اگر اللہ نے مجھ کو ایرانیوں پر فتح دے دی تو میں پیدل چل کر بیت المقدس تک پہنچوں گا خدا کی قدرت قرآنی پیشین گوئی کے مطابق ٹھیک ۹ سال کے اندر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ہجرت فرمانے کے ایک سال بعد میں مکہ مکرمہ کے دن جب کہ مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر نمایاں فتح و نصرت حاصل ہوئی اور مسلمان خوشیاں منا رہے تھے اسی دن یہ خبر سن کر اور زبردہ سرور ہوئے کہ رومی اہل کتاب کو خدا نے حق تعالیٰ نے ایران کے مجوسیوں پر غالب فرمایا قرآن کریم کی اسی

تک لڑائیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریعہ ۵۷۰ء میں ہوئی اور ۶۱۰ء میں آپ کی بعثت ہوئی مکہ والوں میں روم و فارس کی جنگ کی خبریں پہنچتی رہتی تھیں اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی ہوتے اور دین اسلام کی تبلیغ نے مکہ کے لوگوں کے لئے ان جنگی خبروں میں ایک خاص دلچسپی پیدا کر دی تھی۔ فارس کے آتش پرست مجوسیوں کو مشرکین مکہ اپنے نزدیک سمجھتے تھے اور روم کے عیسائی اہل کتاب ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے قریبی دوست سمجھے جاتے تھے جب فارس یعنی مجوسیوں کے غلبہ کی خبر آتی تو مشرکین مکہ خوش ہوتے اور اسی سے مسلمانوں کے عقائد میں اپنے غلبہ کی غالب لینے مسلمانوں کو اس بات سے مصدمہ ہوتا تھا کہ اہل کتاب مجوسیوں سے مغلوب ہوں بالآخر ۶۱۳ء کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ۵۸ سال گزر چکے تھے فارس نے روم کو ایک مہلک اور فیصلہ کن شکست دی۔ شام، مصر، ایشیائے کوچک وغیرہ سب ممالک رومی عیسائیوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ سب سے مقدس ٹھکانہ برہاد کر دیا گیا۔ بیت المقدس پر قبضہ کر کے ایرانیوں نے سبکی دینا پر قیامت برپا کر دی۔ ۹۰ ہزار عیسائی قتل کئے گئے تمام بلا سے بلاں گرجوں کو مسمار کر دیا گیا اس فتح کا نشہ خسرو پرویز شاہِ فارس پر چڑھا ہوا تھا جس کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے کہ جو اس نے بیت المقدس سے ہرقل نامی بادشاہِ روم کو لکھا تھا کہ ”سب خداؤں سے بلاں خدا شام کی روئے زمین کے مالک خسرو کی طرف سے اس کے کہیں اور بے شعور بندے ہرقل کے نام تو کہتا ہے کہ تجھے اپنے رب پر بھروسہ ہے کیوں نہ تیرے رب نے یہ وحکم کو میرے ہاتھ سے بچایا؟ یہ اس مفرود خسرو پرویز کسری ایران کا خط تھا جو اس وقت تقریباً نصف مشرقی دنیا کا حاکم تھا تھا بہر حال بیت المقدس کی فتح کے بعد قیصرِ روم کا اقتدار بالکل ٹٹا ہو گیا تھا۔ اور بظاہر

قرآن کی اور پانچ سو آیتیں اور حکمت کی باتیں لوگوں میں مشہور ہوتی آتی ہیں جن کا تذکرہ جن عرب میں بھی تھا۔ چونکہ اس سورۃ میں حضرت لقمان کی یہ مختصر کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ لقمان رکھا گیا۔

ربط

سورۃ کے ختم پر قرآن کی تعریف مذکور ہے اسی سے سورۃ لقمان کی ابتدا ہے پانی مضامین کی قریب قریب ہیں۔

خلاصہ مضامین

سورۃ لقمان میں حضرت لقمان کی باتوں کی طرف توجہ دانی گئی ہے۔ قرآن کی باتیں جن میں حکمت سے موعظتیں ہیں اور ان کی باتیں یہ ہیں جو جاننا چاہئے کہ یہ کام کا نتیجہ بہتر اور درست ہو۔ جو انسان کی خاطر رہا ہو۔ ان کو سورۃ لقمان پڑھنا چاہئے۔ قرآن کی باتوں سے اصل فائدہ وہی اخذ کئے ہیں جن کی حیثیت ایک کاموں کی طرف دہائی ہوئی ہے۔ اور جو انہی پر نظر رکھتے ہیں جن کا یہ یقین ہے کہ یہ دنیا داری کی قسم کی جیسے انسان کی عمر محدود ہے۔ اس دنیا کے بعد دوسری جہت رحمت سے بہرہ ور ہوں گی۔ ان باتوں میں سے کہ انہی میں سے اور آخرت میں ان کی جہت سے بڑے مصائب و آفات میں مبتلا ہوں۔ دینی سے ان میں کٹ چکی ہیں۔ وہی جن میں اللہ دنیا کی باتیں شروع مقصود ہوتی ہے اور جن میں سے دنیا کے کٹر لوگ مبتلا ہیں مثلاً انہوں نے کئے کئے ہیں۔ تاویل میں گھڑت لیاں آئے۔ تاویج رنگ کا گلابی تاجیہ سینہ دانی میں ملاکات میں سب کا انہی سے آخرت میں اچھا نہ ہوگا۔ اس کے بعد وہ انہیں بتلائی گئیں جن کا انجام ہر گز اچھا نہ ہوگا مثلاً خدا کی پیروی تو میرا عقیدہ و شرک سے نفرت بری

عظیم اور شان جیٹین کوئی کی صداقت کا مشہور رکے بہت سے لوگوں سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے یہ دانت بے جن سے متعلق حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سب صدقہ دے دیں۔"

خلاصہ مضامین سورۃ

دوسری کی سورۃوں کی طرح اس سورۃ میں بھی عقائد کے متعلق جتنی توجہ دیا رسالت کا شان و شوکت کی خدمت، اہمیت، اثر و اثر اور اہمیت و جہت۔ یہ عیالوں کے ساتھ اللہ کی قدرت و شانوں کا ذکر قرآن کا شان و شوکت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

## سورۃ لقمان

یہ قرآن کریم کی ۳۱ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۷۷ ویں ہے اس سورۃ میں ۳۱ آیات ۵۵۵ کلمات اور ۲۲۲ حروف ہیں یہ سورۃ میں ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں دو شخصیں لقمان کی گئی ہیں جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کی تھیں اس مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ لقمان مقرر ہوا۔

فائدہ

کچھ مفسرین کی رائے یہ ہے کہ حضرت لقمان پیغمبر نہیں تھے بلکہ ایک صالح پاکیزہ رشتہ انسان تھے جن کو حق تعالیٰ نے اہل دین کی عقل و فہم و دانائی عطا



کن کر اذکار فرمود دیتے ہیں۔ واللہ کے سامنے سر نہکا دوجاتے ہیں راتوں کو گھر کر  
گزار گزار کرتے ہیں۔ اور عاجزی کرتے ہیں اس سے اڑتے بھی ہیں اور اس سے  
بخشش کی امید بھی رکھتے ہیں۔ نیز اتلا یا گیا کہ ہند کی بڑی رحمت سے کہ وہ انہوں  
کے قصور پر فوراً گرفت نہیں کرتا ہے اور فیصلہ کن مذہب میں مٹا نہیں دیتا ہے بلکہ  
پیسے چھوٹی چھوٹی تکلیف اور نقصانات بھیجتا ہے تاکہ انہیں سمجھے ہو درود پڑھا میں  
لیکن گراں سے سن نہ سنی نہ سنے تو اس کے لئے رحمت کا بڑا عذاب ہے۔ اس  
کے بعد ثابت رحمت کے بیان میں فرمایا کہ دنیا میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں کہ ایک  
فصل (محمّد صلی اللہ علیہ وسلم) پر خدا کی کتاب آئی ہو بلکہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام  
پر بھی کتاب آئی تھی جسے تم لوگ چاہتے ہو یقیناً، نو کہ یہ کتاب بھی حدیٰ حرف سے  
آئی ہے درخوب سمجھو کہ اب پھر وہی ہوگا جو موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں سوچا سے  
امت، پیشوا، بڑائی نہیں کو خیر ہوگی جو اس کتاب الٰہیوں میں سے بھی  
موقع ہے کہ اللہ دوسوں کے کہے پر یقین کرلو اور ان دن سے بچنے کی تہیاری ضرور نہ  
اس دن کے آگے نہ پڑنا ایمان لانا کام دے گا نہ اس میں ذلیل مومن اور نہ مست مے  
گی کہ آئندہ چار چل ٹھیک کر کے درست ہو وہ اس وقت کی مست و حیرت سمجھو  
قیامت آنے والے ہے اور یقیناً کر رہے گی پھر یہ کہنا فضول ہے کہ کب آئے گی اور  
کب فیصلہ ہوگا، نا ہے تو یہ۔ اب لو اور اگر اخیر فیصلہ ہی کا انتظار کرنا ہے تو پھر بیٹھے  
انتظار کرتے رہو۔

### سورۃ احزاب

یہ قرآن کریم کی ۳۳ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۹۰ نمبر پر

ہے اس سورۃ میں ۹۰ رکوع ۳۷ آیت اور ۱۲۱۰ کلمات اور ۵۹۰۹ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی  
ہے۔

### وجہ تسمیہ

چونکہ اس سورۃ میں کلمۃ احزاب کا ذکر ہے جو ہجرت کے بعد ۵۵ھ میں پیش  
آگیا اس لئے اس کا نام سورۃ احزاب مقرر ہوا۔  
فائدہ

”اب سے نفع نہیں ہے اگر وہ۔“ ہمیشہ چونکہ سلام کی حفاظت میں متحد  
ہوں مومن سے متحد ہو جائیں مومن پر چڑھائی کی تھی اس لئے اس کو غزوۃ احزاب  
کہتے ہیں۔ اس غزوۃ کا ہر نام غزوۃ خندق بھی ہے چونکہ اس موقع پر حفاظت کے  
خیال سے مدینہ کے ان طرف میں خندق کھودی گئی تھی ہمد سے دشمنوں کے ”سے کا  
راستہ تھا۔  
رابطہ

پہلی سورۃ کا تحت مدح و صلّی اللہ علیہ وسلم کی تسلی پر ہو جو محبوبیت کی دلیل  
ہے۔ اس سورۃ میں بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منصوصیت و محبوبیت اور  
خصوصیت و اکرمیت خداوندہ وجود و خلف کا ذکر ہے جس سے دونوں سورتوں کے ہمیں  
حاسب ظاہر ہے۔

فائدہ

غزوہ بنی نہل یا کعبہ کا کہنا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

تمنیت (سے پاک) کی دم کی اصناف فرمائی گئی۔ عرب کے لوگ حنفی کو حنفی بننے کا  
 دھڑا دیتے تھے اسے قاعدہ اور امت میں شریک سمجھ جاتا حنفی کی بیوی منہ سے پاپ  
 سے حق میں حنفی بننے کی ہوا کا اور یہ سمجھتی تھی کہ میں شانہ و منظور ہو کہ یہ چاہیت کی رسم  
 خود رسوں منہ صلی اللہ علیہ وسلم غرض نہیں تو نہیں تاکہ کسی مسلمان کے وہیں میں کراہت  
 کا قصہ ہوتی نہ رہے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پاک کی بیوی  
 سے نکاح فرمایا جس پر منافقین اور یہود نے مسلمانوں سے دلوں میں شکوک و شبہات  
 ڈالتے تھے ان حضرت زینب کی مطلقہ (جس پر مسلمانوں کو نکاح کیا کہ حضور صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا سر نہ اقامہ یا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مصر کی تھیں فرمائی گئی۔  
 انہیں واقعات کے سلسلہ میں قانون طلاق کی ایک دفعہ بیان ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص شاہد بیان ہوا جس میں یہ  
 وصایت بیان فرمائی گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان متعدد پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں جو  
 دینی زندگی سے بعد میں عام مسلمانوں پر عائد کی گئی ہیں۔ نیز بعض معاشرتی  
 احکام ہمارے فرمانے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں غیر مردوں کی آمد و  
 رفت پر پابندی کا حکم ہوا اور انکار کیا کہ اور حج مطہرات عزت و حرمت میں  
 مسلمانوں کو پابندی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سے کسی کا نکاح نہیں ہو سکتا۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت سب کے ساتھ نکاح کے سلسلہ میں چھ میگوئیوں پر  
 سخت تنبیہ کی گئی اور اہل ایمان کو ان سے باز رہنے کی تلقین فرمائی گئی۔ سورۃ کے فقرہ  
 پر تمام انسانوں کو یہ دواں یاد کیا کہ کھلوکات میں یہ انسان ہی ہے جس نے امانت الہی کا  
 بار اٹھا دیا کہ اللہ کے احکام کی پابندی کروں گا یہ وعدہ کیا کہ یہ عہد ایمان یک  
 بات ہے جس کی مخالفت و مجاہدت سرانجام کے ذمہ واسبب ہے اس سے نصیحت انکار

خدا شریک نہ کرے قیادت کی ہوا اور کسی جنگ یا فوجی مہم جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 شریک نہ ہوئے اس کو گمراہی سمجھا جاتا ہے۔

خدا صہ مضامین

اس سورۃ کے مضامین تین اہم واقعات سے متعلق ہیں ایک غزوہ حجاب جو  
 شوال ۵ھ میں پیش آیا جس کی تحدید اس دورہ کے ۱۱ھ کے لوگ میں مذکور ہیں اس  
 کے بعد غزوہ موقرظہ کے متعلق جو یہود مدینہ کے ساتھ جنگ حجاب کے فوراً بعد ہی  
 پیش آیا جس کی تحدید شروع لوگوں میں ہے اس سورۃ کے زمانہ تینوں کے وقت نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو کھجی اور مسرت کا سامنا تھا اور مسابہات  
 کھجی سے زندگی بسر کرتی تھیں عذاب و محنت کی طرف سے نہ تو کہا گیا کہ کیا اور  
 اس کی رحمت اور خدا و رسول و آخرت میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیں اور اگر دنیا  
 کی پیش اور بعد مطلوب ہے تو صاف کہہ دیں اور اگر اللہ و رسول کی خوشنودی پسند ہے تو  
 صبر کے ساتھ اللہ و رسول کو حقیر کے رہیں اس فرمان پر قرآن مزاج مطہرات رضی  
 اللہ عنہم نے فوائدا در رسوں اور آخرت کو منتخب کر لیا یہ سلسلہ میں یک سو شرقی  
 مدارج کی ابتدا ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر سے ہی گئی اور اس نے قوطہ سے  
 مسلمان مردوں کو چاہیت کی پہ پڑی سے پرہیز کا حکم دیا کیا اور ان کے ساتھ گھر  
 میں رہنے اور غیر مردوں کے ساتھ نہ چہیت کرنے میں سخت احتیاط کی تعلیم دی گئی  
 گویا یہ پراسے کے حکم کا آغاز تھا اس کے بعد حضرت ربیب رضی اللہ عنہا کے ساتھ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے سلسلہ میں جو بیعتہ ۵ھ میں ہوا صحابہ کرام کی  
 طرف سے اس پر اعتراضات و شبہات اور ان کے جوابات ارشاد فرمائے گئے اور مسند

اور سب پر دانی کرنے والے سزا کے مستحق ہوں گے۔

### سورۃ سبا

یہ قرآن کریم کی ۳۴ ویں سورۃ ہے اور تیسرے نزل کے اعتبار سے ۵۸ نمبر پر ہے اس سورۃ میں ۶ رکوع ۵۴ آیات ۸۹۶ کلمات اور ۳۶۳۶ حرف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں قوم سبا کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ سبا ہوا۔

رابط:

سورۃ سبا کے شروع میں توحید کا ذکر ہے جو اہانت مفہوم کلی کی ایک برنی اعظم ہے اور توحید شرک کے مقابل سے جس کا ذکر سورۃ سبائے کے خاتمہ پر تھا جس سے عجب ظاہر ہے۔

خلاصہ مضامین

سورۃ کی ابتدا اللہ کی صفات کو یہ سے فرمائی گئی ہے۔ اور بتلایا گیا کہ تمام حمد و ثناء ہی ایک خدا کو دینا ہے جو ہر شئی کا خالق و مالک ہے بڑی عظمت والا بڑا باخبر ہے اس کے بعد وقوع قیامت کا ذکر فرمایا گیا اور اس کی غرض وحکمت بتلائی گئی کہ تاکہ اللہ دنیا میں ایمان ماننے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اچھے صلہ دے اور کفار و مشرکین کو سزا و عذاب دے آگے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ

ذکر فرمایا کہ اللہ نے ان کو کیسے کمالات اور بعض خصوصیات عبادت عطا فرمائے تھے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے ساتھ چمک پڑتی کہ یہ اب بھی تسبیح کرتے تھے اور وہ ان کے ہاتھ میں سونہرے جام ہو جاتا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت ہو پر بھی تھی اور وہ آپ کا تخت حسب فتنہ لے کر اڑا کرتی تھی جنات کو آپ کا خدمت گزار بنادیا گیا تھا جو آپ کے لئے بڑی بڑی خدمتیں بنادیتے ان خدمات کو چاہوں کرتے اور داؤد کو شکر گزار کی نصیب دی گئی وہ کہ میرے قوم بندوں ہی کو شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ یہ ان کو ان سے جس پانچ تھنی کا احساس نہ ہوا اس کے بعد قوم سبا کا ذکر فرمایا گیا جن کو اللہ نے بہت سے انہی نعمتوں سے نوازا تھا کہ انہوں نے باغی ہو کر اللہ کے حکم کو کفرانِ نعمت کیا اور جب انہیں عیسٰی سلام کے سمجھانے سے بھی باز نہ آئے تو ان پر زبردست عذاب کا عذاب کیا جس نے ان کے ہمارات اور مسمیوں کو غارت کر دیا اور ان کو تباہی کی سزا دی اس کے بعد شرک کی مذمت و ذکر فرماتے ہوئے کہا گیا کہ شرکین جن کی پوجا کرتے ہیں ان کے قبضہ میں زمین آسمان کی دروہا ہو گئی کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی اہل میں توحید کی تسبیح اور شرک سے اجتناب کی تعلیم دی گئی۔ جو لوگ عذاب قیامت کا قصہ کرتے تھے ان کو بتلایا گیا کہ اس وعدہ کا ایک خاص دس مقرر ہے جس سے وہ ایک سمت کوئی پیچھے ہٹ سکتا ہے نہ آگے بڑھ سکتا ہے اس کے بعد قیامت کا منظر بیان کیا گیا کہ جب کافروں کے سردار اور ان کے پیغمبر قیامت میں جمع ہوں گے تو جہنم کے دروازے ان سرداروں سے کھلے گئے کہ جنہیں نے ہمیں گمراہ کیا مگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان سے آتے اس پر وہ جواب دیں گے کہ کیا ہم نے جنہیں نیرزدستی روکا تھا تم چنے کے خود بخود ہو ان پر یہ جواب دیں گے کہ تمہاری رست دن کی کوشش اور فریب دہی ہمیں مجبور کرتی تھی کہ ہم کفر کریں۔ نہ تم ہمیں اس

چند تسمیہ

اس سورۃ کے ابتدائی جملہ میں "الحمد لله فاطر السموات والارض" اور اس کے بعد کہ تمام تر حمد اللہ تعالیٰ کے جو کائنات میں پھیل گئے ہیں، اس کے بعد اس سورۃ کا نام بطور علامت فاطر مقرر ہوا۔  
یہ اس سورۃ کا سورۃ نام سورۃ مدثر بھی ہے چونکہ اس سورۃ میں ملائکہ کا ذکر ہے اس لئے اس سورۃ کو سورۃ ملائکہ بھی کہتے ہیں۔

ربط:

اس سورۃ کا ربط اور علامت ثبوت توحید میں ہے اور سورۃ سابقہ سے تشریح کا ربط کی حالت کا بیان ہے اور سورۃ توحید کو ثبوت سے پس ذکر توحید کے ساتھ جس سے یہ سورۃ شروع ہوتی ہے کتاب واضح ہے۔

خلاصہ سورۃ:

چونکہ یہ سورۃ ثبوت ہے اس سے اس میں بھی اور ہی سورتوں کی طرح مقام سے متعلق مضامین بیان فرماتے ہیں جس میں توحید کو ثابت کیا گیا ہے اور شرک کو باطل قرار دیا گیا۔ کہ وہ اس کے بعد اس نے دعوت توحید کے مقابہ میں جو وہ یہ اختیار کیا، کہ تمام پناہگاروں میں اس پر توبہ اور عافیت بھی کی گئی ہے اور مصلحت انعامات میں لہذا بھی۔

سورۃ کی ابتدا واللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ذکر کے بیان سے فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے تمام اور زمین کو پیدا کیا اور اس زمین پر انسانوں کو پیدا کرنے کی حاکمیت کے لئے رسل بھیجے اور ان رسولوں کے پاس اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے

وقت یہ سبق بلا حاشیہ نہ ہم ایمان سے محروم رہے لغزش ایک دوسرے کو محرم کر دینی گئے اور اپنے دین میں پستیوں میں گئے پھر ان سب کی گزشتوں میں حقوق ان کو اور رنجوں سے بھرا کر جسم رسید کر دیا چاہے گئے کفار عرب و عجم کیا کہ انہیں تو قرآن کریم اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کرنی چاہئے تھی مگر انہوں نے اس میں پسند اور کوئی تبدیلی نہیں کی تھی اور نہ کوئی پیغمبر میں اس کو قبول کیا۔ وہی قومیں اس وادعت میں قرآن سے بڑی ہوں تھیں نافذ کی کی حد سے جب ان پر عذاب آیا تو مال و دولت کے نہ کچھ کام نہ آیا تھیں اس کام سے ان کے گمراہی تکذیب کرتے رہے۔ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخود ہندو یا مانا اور مجنون سمجھتے تھے ان سے کہا گیا کہ جو شخص تم کو ابھی پتہ نہ چلے گا اس کے حالات تمہیں نہ کر جرت و نصیحت دے گئے تھے ان سے اس حد تک کہ ان سے ان سے چاہئے کی برحق کو کوشش کرے تو اسے انقباض کیا یہ غصہ دین نہ ہو سکتا ہے غصہ میں کہہ کی حالت کا نقشہ کھینچ جو انہیں میدان میں درپیش ہوگی اس وقت کی ہوں اور حقیقت سے بدحواس ہوں گئے اور اس وقت اپنے دین سے وہ کام کر رہے تھے ان کا ایمان نا بالغ بکس نہ ہوگا اور ان کو اصل جہنم کر دیا چاہے گا اس امید و خیال پر سورۃ کو ختم فرمایا گیا۔

سورۃ فاطر

یہ قرآن کریم کی ۳۵ ویں سورۃ ہے اور یہ سورۃ نزل کی اعتبار سے ہر ۳۳ پر ہے اس سورۃ میں ۵۵ کلمات ۷۹ آیت اور ۳۳۸۹ حرف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

و چنانچہ جتنے چاہیں گے اس نے اس سے وہ سہل چائے خود مقرر کر دی  
تاکہ رہے گی اور جب آجائے گی تو پھر کسی کی جان نہ چھوے گی اور فیصلہ اللہ عزوجل کے  
ہاتھ میں ہے کہ اگر وہ چاہے وہ اپنے بندوں کے جان سے وہ وقت ہے اس لئے ہر کسی  
و اس کے لئے کھانا کھلا دے گا۔

### سورۃ یٰسین

یہ قرآن کریم کی ۳۶ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا  
شمار نمبر ۴۷ ہے اس سورۃ میں ۵۵ کوٹ ۸۳ آیات ۳۵۷ حروف ہیں یہ  
سورۃ مکی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کو شروع ہی قلمبستین سے فرمایا گیا اس لئے علامت کے طور پر  
اس سورۃ کا نام یٰسین مقرر ہوا۔

### رابطہ:

اس سورۃ کا حامل تین مضامین ہیں جن میں سے ایک اثبات رسالت ہے  
اور پہلی سورۃ میں اسی رسالت سے انکار کا انکار و خطاب خود تھا جس سے اس کے خلاف  
اور اس سورۃ کے شروع میں رابطہ ظاہر ہو گیا اس سورۃ میں دوسرے مضمون ثبات حشر اور  
تیسرا اثبات وحید ہے۔

### فائدہ:

لفظ یٰسین بعض کے نزدیک قرآن پاک کا نام ہے بعض نے فرمایا ہے کہ یہ

پیغامِ مہبت بھیجے پھر جس طرح انسان کی ذہنی پرورش اور تربیت کے بے شمار سامان  
ان میں پیدا کئے۔ اسی طرح مہانی و اخلاقی تربیت کے لئے نوبت درس و تدریس کا سلسلہ  
قائم کیا گیا اور کتابیں نازل کی گئیں اسی سلسلہ رسالت کی آخری نثری رسالت محمد  
ہے اور آخری کتاب قرآن کریم سے انسان کو چاہئے کہ اللہ کی رحمتوں کو چھوے اور  
رہن و آسمان میں بے شمار پیغمبروں کے سوا سے توحید کا سبق حاصل کرے وہ انہیں جو  
اللہ نے دے رکھی ہیں اس کی ناشکری نہ کرے، سرکشی نہ کرے، انسان کا شیوہ نہ بن جائے۔

طریقہ برسان انسان کو یہ قرآن اور رسالت محمدی کی یہ عقیدہ حقیقی میں پھر بھی  
اکثر لوگ اس سے غافل و سرکشی کرتے ہیں اور یہ کوئی نیا دین نہیں پیسے بھی بنیادی  
نکذیب ہوتی رہی ہے۔ پھر بتلایا گیا کہ اللہ نے جو پیغام قرآن کی شکل میں دیا ہے وہ  
حق ہے انہما کے وعدوں میں پھنس کر نہ ہوں چنانچہ در شیطان تمہارا دشمن سے  
اس کا کہنا ہوگا تو وہ تمہیں ہر جہت کی طرف سے چائے کا جو کوئی شیطان سے دھوکہ  
میں آجاتے ہیں ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ بڑی باتوں کو اچھا اور سچے سمجھتے ہیں  
انہوں کے ہر نہ سمجھتے تھے ہیں چنانچہ وہ برکتیں ہیں۔ انہوں نے سے رحمت میں  
نکتہ مذاہب ہے وہ درمیانہ و بیچارہ پائیں گے اس سے اللہ پر اور اس کے  
رسول پر ایمان ڈالو اور اللہ کو اس کی نشانیں دیکھ کر پہچان لو جو دنیا میں بھیجی پڑی ہیں  
انسان کی اپنی پیدا کر کے اس کی پرورش کا انتظام سب ایک اللہ عزوجل کے است  
قدوت میں ہے اس لئے انسان ہر امر کی قاطعیت ہے اور ہر ایک سچے سچے کام کا  
ذمہ دار ہے کوئی سچے سوا اور کسی کا بوجھ نہیں لٹائے گا اسے اللہ کی سزا میں وقت  
دنیا میں بھیجی جاتی ہے لیکن قسمت میں تو ضرور ہی سچے ہیں یہ اللہ کی سنت ہے کہ  
سرکشی اور نافرمانی پر فوراً گرفت نہیں ہوتی مہبت حق ہے مہبت سے فائدہ نہ اٹھایا



لہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور بعض نے کہا کہ یہ سورۃ کا نام ہے جس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ "ان الله فسر اعطه وبسبب فسر ان خلق السموات والارض بالحق عام۔"

فضل مکمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شے کا دل ہوتا ہے قرآن کا اور سورۃ یسین ہے جو شخص اس سورۃ کو ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ عزوجل اس کو دس قرن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس سورۃ کو قرآن کا دس کس نے فرمایا گیا کہ یہ سورۃ قرآن کی خاص دعوت یعنی توحید و رسالت و آخرت کو نہایت پر زور طریقہ سے پیش کرتی ہے۔ اہم غزلی فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کو قرآن کا قلب و دل اس لئے فرمایا کہ اس میں زندگی کا دار و مدار اس پر ہے اور روحانی زندگی کا دار و مدار ایمان پر ہے جس کے خالص در بدر ترین اصول میں ہیں۔ توحید، رسالت، و آخرت اس سورت میں بیان کیے گئے ہیں ان تین اہم اصولوں کو جو دین کا دل و جان ہیں نہایت اہل اور مفصل بیان کیا گیا ہے اور اس میں ہر لفظ و کلمہ اور حرکت کی فکر اور توجہ ہے جو اس سورۃ میں خالص طور پر بیان فرمائی گئی ہے۔ اور دیگرین دین کے شہداء بہت اہل عمل اور مفصل جواب دیا گیا ہے جس کی ایمانی حیات کا سر و دار خوف خدا و یقین آخرت پر ہے اور انکی سادہ و سلیس دین کا اس سے جس پر روحانی زندگی کا دار و مدار ہے تو جس دل کو آخرت کی فکر ہے وہ دل تو زندہ ہے اور مردہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کو اپنے مرنے والوں پر پڑھا کر۔

۴۰۰ نے لکھا ہے کہ ہر غزلی کے وقت یسین شریف پڑھنی چاہئے کہ اس کی رست سے وہ غزلی رافع ہو جاتی ہے۔ حدیث چوتھی ہوتی ہے اور موت کے وقت پڑھنے سے میت کو رات سہائی سے بچتی ہے اور ایمان لمیب ہوتا ہے اور رحمت و برکت نازل ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری چاہت اور خواہش ہے کہ میری امت کے ہر فرد کے دل میں یہ سورۃ ہو۔

یہ حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص سورۃ یسین کو رات کو دس بار پڑھے اس کو تمام دن کی حاجت و ضرورتیں چھٹی ہو جائیں گی۔

### خلاصہ سورۃ

اس سورۃ میں سب سے پہلے آیت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو برحق کہہ دینا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً خدا کے رسول ہیں مگر اس کے نکار سے کچھ نہیں ہوتا اس آیت کی رات ان کچھ کی کچھ کی گئی ہے۔ کچھ آیت آپ کا رس ہونا تسلیم ہیں گے اور کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے کافک نہ ہوں گے۔ اور ایمان میں لائیں گے بلکہ خلاف ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن میں آیت پانچہ زمانہ دونوں برابر ہیں جو ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت میں ہیں گے اور سعادت مند ہیں اور انکی آخرت میں بڑی راحت و آسائش ہے یہ وہی اس کے ایمان لانے والوں اور انکار کرنے والوں کا ایک خاص مثال سے واضح کیا گیا اور رسولوں کے انکار کرنے والوں پر انھوں کی کیا گئی کہ وہ اپنے بے گناہ دین سے آخرت کا سخت عذاب

وجہ تسمیہ:

اس سورت کی ابتدائی عبارت "والصّٰف" سے ہوتی ہے اس سے ہر  
حاجت اس کا نام سورت صفت رکھا گیا۔ صفت سے معنی ہیں صف یا کلمے والے۔  
حضرت مہدئ علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ صفت را حواصاں صلیب سے فرشتے  
میں حضرت قیام کے فرشتوں کی صفوں پر ہیں مسخر شریف کی روایت  
ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم کسب کوکب پر تین باتوں میں نصیحت  
دی گئی ہے۔ پہلی صفیں قشطن کی صفوں میں کی گئیں۔ (۲) اس سے لئے ساری  
میں مسکندہ کی (۳) اپنی لئے وقت مٹنی کو اس سے لئے پاس۔ لئے واہ ہلا  
گیا۔ مسخر شریف کی روایت ہے کہ یہ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس  
معرن صفیں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بستہ کھڑے  
ہوتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ کس طرح فرشتے صف بستہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا انکی صفوں کو چار کرتے جاتے ہیں اور صفیں ملایا کرتے ہیں۔

رابط

۱۔ سورتہ سابقہ نے مجموعی مضامین توحید و رسالت کے اثبات و منکرین توحید  
کے حق میں تھے و مبدی مضامین اس سورتہ میں مذکور ہیں چنانچہ مضمون توحید سے سورتہ  
کو شروع فرمایا گیا اور مسند بحث میں ہر حق و باطل کو توحید سے استناد کیا گیا پھر  
مضمون رسالت ختم سورتہ تک مذکور ہے اس کے بعد "لما استفہم لولیک" الخ سے  
توحید و جدید کی طرف لوٹ گیا اور "ان کا فو یقون" سے منکرین کے حق میں مبدی  
ہے پھر خاتمہ میں دو لہجوں دعا یہ شان رسل نرم ہے جو توحید و رسالت کے مناسب

خرید و سے ہیں رسالت کی اہمیت حکم سے کے بعد اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی  
معرفت کی طرف توجہ دلائی گئی اور بتدایا گیا کہ اس عالم میں اس کی قدرت کی نشانیاں  
بجیل ہوتی ہیں جو اس دنیا کے جاننے اور پانے والے کا پتہ دے رہی ہیں اس کے بعد  
قیامت کا نقشہ کھینچا گیا اور اس کے بعد اس کے سے آخرت میں نعم و کرام اور  
انکار کرنے والوں کی سزا دیا گیا پھر قرآن کی اہمیت بتلائی گئی اور بتدایا گیا  
کہ یہ کوئی شاعر نہیں اور فرضی باتوں پر کتاب میں سے بلکہ اس میں ہر چیز اور ہر  
بات کی اصل حقیقت و واضح کیا گیا ہے۔ پھر بتدایا گیا کہ اس کا اللہ کی طرف سے  
من موزنا ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں انسان کو چاہئے کہ اللہ کی قدرت کا صحیح اندازہ  
کر کے اس کی عظمت و بزرگی جانے اور خوب سمجھ لے کہ سرور و ہر ذرہ ہوتا ہے  
انسان کے لئے ضروری ہے۔ اللہ سے راہب صحت و تابا ہو جانے کے بعد اس چیز کو  
دراور دینا پنا کچھ مشکل نہیں دیکھی چھوٹی ہو یا بڑی اس کے است قدرت میں  
ہے وہ جس چیز کا بھی رد کرتا ہے وہ چیز اس کا کلمہ پاتے ہی سوجھ ہو جاتی ہے وہ ہر  
برائے عیب۔ بچہ کی نگرانی سے پاس و مبر ہے و ہر تمام انسانوں کو اس کی  
طرف لوٹ کر جاتا ہے۔ واللہ اعلم

### سورة الصّٰفّٰت

یہ قرآن کریم کی تلاوت کے اعتبار سے ۳۷ اور سورت ہے اور ترتیب نزول  
کے اعتبار سے ۵۶ نمبر پر ہے اس سورت میں ۵۵ کھڑا ۱۸۴ آیات ۸۷ کلمات اور  
۳۹۵۱ حروف ہیں یہ سورت مکی ہے۔

—والله اعلم!

خلد صہ مضامین :

یہ سورۃ کہی ہے اس نے اس میں بھی حکام کے مطلق مضامین کو قید و  
رسالت اور آخرت و غیرہ کا طور پر تذکرہ میں جس وقت اس سورۃ کا اس کو دو  
وقت تھا جب کہ یہی رسم صلی علیہ وسلم کی دعوت کو قید و اس کا کارنامہ تھا پوری  
شدت کے ساتھ عائد کہ اسے تھے اس سے اس سورۃ میں عائد کہ کو نہایت پرورد  
طریق سے تعبیر کی گئی اور اس میں کہیں صاف طور پر خدا کو یاد کیا گیا ہے عقرب میں  
و غیر جن کا نام مذکور ہوا ہے سورۃ پر عاب تھا میں سے اور تم نہ کہ شعر و اپنے شعر  
کے آئین میں تر ہو پاؤ گے یہ پیشین گوئی اس وقت میں کی گئی تھی جب کہ مخالفین کو  
سلام و مسلمانوں کی کامیابی اور غلبہ کی طاری تھا اور اور بھی نہیں نکھر سکتے تھے  
تھے جس وقت اس سورہ میں حکم و تم کا کائنات میں رہے تھے اور مسلمانوں کی  
قرب میں چوتھی تعداد کا چھوڑا تھا کہ ابلیس بھی یہی کر رہا ہے اس لیے اس کے  
ساتھ بھٹل گیا یہ ۵۵۰ سال میں دو گئے تھے اور چہ بی بی سے ساتھ ہو کر  
ایدا تیں براشت کر رہے تھے حالات میں خاصی سبب ہو چکے تھے اس کے  
کسی طرح باز نہیں کر سکتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں وغیرہ  
حاصل ہوا کہ گاہک دیکھنے والے یہ سمجھ رہے تھے کہ ان سارے مذکورہ تعابیر ہی  
میں اپنی سورۃ کو اپنے گھر کا بیڑا سمجھ رہے تھے صرف چند روزہ میں اس کے عرصہ میں فتح  
مکہ کے واقعہ پر ہلک دی پیش آیا جس سے کفار کو خیر و کیا گیا تھا اس سورۃ میں بھیجہ  
نے ساتھ تعبیر و تفسیر بھی پورے طور پر موجود ہے۔ اور قیود و آخرت کے عقیدہ کی

[illegible]

## سورۃ ص

یہ قرآن کریم کی ۳۸ ویں سورۃ ہے اور ترتیب روئے سے تیسرا سے بھی نمبر ۳۸ پر ہے اس سورۃ میں ۵ رکوع ۸۸ آیات ۸۳۸ کلمات اور ۳۶۰۰۰ حرف ہیں یہ سورۃ بھی کی ہے۔  
وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتداء حروف مقطعات میں سے حرف ص سے ہوئی ہے اس لئے بطور علامت اس کا نام سورۃ ص ہوا۔

مذہب

اس سورۃ میں زیادہ تر مضمون رسالت کے مطلق ہے اور رسالت کے مسئلہ کی مناسبت سے بعض آیات میں قرآن کی مدح سے اور سورۃ الفلق کو بھی نئی مضامین میں اس سورۃ سے تقارب ہے اور یہی تقارب وجہ تسمیہ ہے۔  
شان نزول:

اس سورۃ کی ابتدائی آیات کے سبب نزول کے مطلق لکھا ہے کہ جب باحباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے یا روئے اور مردن قریش سے محسوس کیا کہ اب یہ ان کا آخری وقت ہے تو انہوں نے آپ میں مشورہ کیا کہ چل کر ابو طالب سے بات کرنی چاہئے وہ ۳۰ سال سے اپنے بچے کا جھگڑا چکا تھا تو چھپا ہوا کہیں یہ نہ ہو کہ ان کا اتفاق ہو جائے اور ان کے بعد من کے بچے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کوئی نعت معادہ کریں تو عرب کے لوگ ہمیں لعنہ دیں گے کہ جب تک

ابو طالب زندہ رہے یہ لوگ اس کا کفارہ نہ دیتے تھے۔ ان کے بچے نے اپنا ہاتھ اس کے پیشانی پر رکھا اور تقریباً ۳۵ مردوں قریش میں ۱۰ بھلے ہو گئے۔ باحباب نے اس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ اب یہ لوگ تم سے کفر کر رہے ہیں۔ ان کے خلاف اپنی شکایت میں آئیں۔ چنانچہ کہ باحباب کے سامنے ایک اعلان کی بات پیش کرنے آئے۔ آپ کا بھتیجا ہمیں ۳۰ سال سے پھنسا رہا ہے اور ہم نہیں ان کے رین پر چھوڑ دیتے ہیں وہ جس معبود کی عبادت کرتا ہے اس میں ہم کو کوئی حرج نہیں اور ہم نہیں ان کی برائی اور مذمت نہ کریں اور یہ کوشش نہ کریں کہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں اس شرط پر آپ ہم سے ان کی معذرت کریں۔ ابو طالب نے تکفیر صلی اللہ علیہ وسلم کو بولا اور کہا کہ بچے یہ تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں ان کی خواہش ہے کہ تم ایک معصومانہ بات کا حقائق کو جانو کہ تمہارا دل کا بھگڑا ختم ہو جائے چاہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بخلائی جو قریش نے مردوں سے ان کی حق کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو میں لڑ رہا تھا جان میں نے تو اس کے سامنے اپنا گلہ پیش کیا ہے کہ میں نے یہ ۳۰ سال میں تو تمہارے پاس کا صانع بوجھنے اور مگر ان کے باج گزار ہو چکا میں۔ مردن قریش کے ساتھ وہ کیا گلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس پر وہ سب پہنچا دی ناراض ہونے اور اٹھ کھڑے ہونے اور کہنے لگے کہ لو سب معبودوں کی نفی کر کے ایک ہی معبود قرار دینا یہ یہ عجیب بات ہے۔



رابطہ

مراجہ سورۃ میں زیادہ تر مضامین رسالت سے متعلق تھے اس سورۃ میں زیادہ  
مضامین توحید سے متعلق ہیں اور یہ لا ائیات اس کا جواب اس سے صدیقین کی مدد  
اور ان کی مدد میں توحید کا احاطہ سے مسامتہ مضامین توحید کی قدر اور  
افاضل کا اہمیت کا اہمیت خاص قسم سے مذکور ہے یہی دونوں سوچوں کے  
درمیان ارتباط ہے۔

### خلاصہ مضامین

سورۃ کی ابتداء قرآن کریم کی حقانیت کے بیان سے کی گئی ہے اور انسانوں  
کو توحید پر مبنی توحید سے مسامحتہ توحید کا احاطہ توحید کی طرف توجیس اسی  
کی طاعت و بندگی کریں۔ زمین و آسمان کی پیدائش اس راستہ کا قاعدہ ایک دوسرے  
کے پیچھے آتے رہا سورۃ اور چاند کی بقاعدہ ایک نظام میں بندگی مائی گردش  
میں اسات و انسان کی پیدائش یہ سب بندگی قدرت کو ظاہر کر رہے ہیں اور اس کی  
توحید پر مبنی ہیں تو پھر اس کو واحد و شریک نہ کہنے کیا معنی؟ پھر انسانوں کی  
مہارت کے لئے قرآن میں کیا گیا انسان کی توحید میں خود نہیں تھا اور کائنات میں  
پہلے مومن سے توحید کے اہل اس کو نظر نہیں آتے تو وہ خدا کو اس قرآن ہی سے  
جانتے اور خدا کو ایک مائے بندگی اس کی قدرت و احاطہ کی ہے۔ وہ بڑا دانا و جانا  
ہے۔ اس سے اس کا کام یہی ہے قرآن اور اوقات و علم و حکمت کا فروغ ہے اس سے  
انسان کی بھلائی صرف اس میں ہے کہ اس پر ایمان لائے اس کے حکموں پر عمل کرے  
اور قرآن کی مبنی ہونی وہ پر چل کر پیچہ گاوی و رفتاری کی زندگی بسر کرے ہر وقت

طرف شاہ ہے۔ اور اہل حق میں سے۔ یہ تپ مصلیٰ توحید کا نام ہے۔ حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ تمہارے میں ایک دین سے صاحب ماب نے فرمایا کہ وہ  
ایک دین ہے اس پر خدا کا عرش ہے یا ایک دین ہے کہ حق حق اس کے سبب سے  
مراں کو روند کر تارے۔ اور مثنوی رتو نے فرمایا کہ لفظ حق سے حق حق اور اس  
کی صفات کے صحبت کی قسم کھاتا ہے۔

مسیح نے فرمایا کہ اس سے معنی ہیں کہ قسم سے صاف دہاؤں کی اور  
تاویلات میں ہے کہ قسم سے سورۃ محمد کی اور اہل حق میں سے کہ قسم سے اس کی  
صورت کے صدقہ کی دل میں اور صورت کے صدقہ کی اہل میں اور صفت کے صدقہ  
دووں کے درمیان۔ واللہ اعلم

### سورۃ الزمر

یہ قرآن کریم کی ۳۹ویں سورۃ ہے اور تیسرے زمر کے ۷۵ تبصر پر  
ہے۔ یہ سورۃ کی ہے اس میں ۸۰ آیت ۶۳ آیت ہے اور ۴۹۵ آیت ہے۔

### وجہ تسمیہ

اس سورۃ کے تفسیری دلائل میں غلط فہمیاں اس میں ہے اور اس کے غلط معنی  
ہیں مگر وہ درگزر حق و حقیقت تھے جیسے کہ اس سورۃ کے تفسیری دلائل میں بتایا گیا  
کہ کفار کو جہنم کی طرف گروہ درگزر سے چاہا جائے گا اور مومنین کو جنت کی طرف گروہ  
درگزر سے چاہا جائے گا اس سے بطور علامت کے اس سورۃ کا نام رقم مقرر کیا گیا۔



قرآن ہیں۔

میں نماز پڑھ رہے تھے تو غفلت میں مبتلا ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر پکڑ کر اپنے پیڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر میں گراں میں گراں ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کا کاسی وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے بنا دیا اور فرمایا "القبولون رجلاً من یقولون رسول اللہ وفد حاکمہ سالیبہ من ربکمہ" کیا تم یہ شخص کو اس وجہ سے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میں رسول اللہ سے اور تمہارے رب سے اس سے کھلی دہلیں کے کر آیا ہے۔

اس سورتہ میں شانِ نبویہ سے چند صفات بیان کر دی گئی ہیں یہ قرآن ہی اللہ نے نازل کیا ہے جس کی یہ صفات ہیں یہ اللہ نے انسانوں کی حمایت کے لئے اتارا ہے۔ جس میں انہیں جاننے میں شغف ہے کہ میں اور تمہارے کاتے ہیں کہ "وہود و ناس" چاہے وہ آپ کے ساتھ رہیں یا نہ ہوں ان کی حالت سے کسی کو شکوک نہیں تھا وہ چاہے اللہ نے ان کو صحت دے یا نہ دے ان کی یہ حال کہ وہ اس وقت دنیا صفت کا مقابلہ کریں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے لوگوں ایسے ہوئے ہیں جو نہ کہ نہیں مانتے تھے انہیں اللہ نے انہیں بھی راہی اور آخرت کا بلا غلط بن کے سے مبرا ہے۔ ان سے رسول اللہ کے فرمانبرداروں کے لئے دنیا و آخرت دونوں میں جہنم کی جہنم سے اللہ کے مقرب فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور اللہ ان کے لئے بخشش و مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ ہر کار و اقیامت کے دن ان سے بڑے ایمان و راستے کی ان کے ایمان سب اللہ کے پاس محفوظ ہیں۔ اور قیامت میں ان سے سارے وعدے جاری ہیں ان وقت وہ اپنی کڑواؤں پر شرمندہ ہوں گے اور انہوں نے ان کے وقت کریں گے کہ اللہ ان میں سے ۱۰۶۰

مضامین کا قوس ہے کہ حروف متعقبات معصومہ میں یعنی ان کی قسم نہی سے اور حروف سے ایف ظن حرف اشواہ سے۔ تو یہ ان سے شروع ہو کر حق حرف کا خدا کا علم رکھنا رکھیں ہوتا ہے اور نہ ہی رکھتا ہے۔ اور ان سے اشارہ ہے ملک حق حرف کہ وہ کبھی نازل ہوئی نہیں ہوگا اور اسے جو ہم مذکور ہے۔

خلاصہ مضامین

یہ سورتہ کی سے اور قیامت کے درمیان روئے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے جن حالت میں سورۃ نازل ہوئی ہے ان حالات کی حروف شریعت میں سورۃ کے مضامین میں موجود ہیں کہ اللہ نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حدود و گزیروں کے اور صحاح طوط سے اخراجی تھیں یہ کہ قرآن کی قیام سورۃ کی دولت اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حرج طوط سے اثرات و شہادت پیدا کرتے ہیں کہ ان سے حرف بھگوت و بخشش پھیلا کر لئے یہ سے حوائت تھا تا کہ آپ و آپ کے قبضے پر بیان ہو۔ اور یہ ہے۔

معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے دین اسلام کا خاتمہ کر دیا جائے جس کے سے کفار حرج طوط کی سادھیں کر رہے تھے اور جیسا کہ بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس کا قتل بھی دیکھا تھا پھر حضرت عمر بن خطاب سے روایت سے "ان کا قتل بھی" میں سے مہمان بن عمر بن عباس سے کہا کہ مجھے اس سب سے زیادہ سخت حرکت بیان کیجئے جو تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں چہ



ربط

یہ سورۃ مضمون قاصد سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ مکرشہ اس پر ختم ہوتی

حق یہی دونوں سورتوں کے اولی و آخر میں ربط کا سبب ہے۔

تفصیلات سورۃ:

”نصرت سنی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سات ہیں یعنی تم سے

شروع ہوئے۔ سورۃ میں سات ہیں اور ختم نے بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ اور آخر

سے بھی یہ دونوں ہوں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

اس کو اس دروازہ سے داخل نہ کیجئے۔

خلاصہ سورۃ

اس سورۃ میں بتایا گیا کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جو اللہ کی طرف سے

تاریکی اور اندھیرے میں روشنی کے طور پر بھیجی گئی ہے۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

پھر سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

مجھ پہ تو میرے ہمارے ہم ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سورۃ حم مجیدہ

یہ قرآن کریم کی ۴۱ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے ۱۱ نمبر پر

ہے اس سورۃ میں ۱۸ کو ح ۵۴ آیات ۱۰۹ کلمات اور ۳۳۹۹ حروف ہیں یہ سورۃ کی

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں سات ہیں۔ سورۃ میں

وجہ تسمیہ

چونکہ یہ سورۃ حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہے اور ایک جگہ اس سورۃ

میں جگہ طاعت آیا ہے اس کے بطور علامت اس کا نام حم مجیدہ مقرر ہوا۔





ساری چاقیں سنتا اور جانتا ہے اس لئے جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دلوں کی طرف نکلے  
 دو۔ ہیں وہ ان کو پوری چاہی سزا دے گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر  
 کے کہا گیا کہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامان مکررین و کذبین کو بردستی راہ  
 پر لانا نہیں آپ کا کام فقط تبلیغ کر دینا اور کچھ دینا ہے یہ دینا امتحان کی جگہ ہے یہاں  
 لوگ مختلف طریقے اختیار کرتے رہیں گے اور سب کا فیصلہ کرنے کے بعد اللہ نے  
 یہاں ہوگا سب منع ہوں گے اور سب کے عقاب کی چاق پڑائیں ہوگی کچھ لوگ جنت  
 میں اور کچھ برے عقاب کی بدولت اور شیخ میں جائیں گے اللہ کے لئے یہ بھی ممکن تھا  
 کہ وہ تمام انسانوں کو ایک ہی امت بنادیتا لیکن اللہ نے یہ منظور ہوا کہ انسانوں کا دنیا  
 میں امتحان لیا جائے اور ان میں سے جو کامیاب ہوں انہیں اپنی رحمت میں داخل  
 کرے اور جو امتحان میں ناکام رہ جائیں انہیں سزا دی جائے مگر انسان غور کرے تو  
 اللہ کا پیچہ بنا کوئی مشکل نہیں خود انسان درمیان اس کے ایک ہونے پر گواہ ہیں اور ان  
 کے سارے خرافات کی تکجیوں ہی کے پاس ہیں وہ اپنی حکمت سے جس کو جنت چاہتا  
 ہے عطا فرماتا ہے۔ انسانوں کے لئے ایسا نہیں ہے ایک ہی دین بتایا ہے۔ اسی کو  
 تمام انبیاء و صلوات علی اللہ علیہ وسلم سکھانے چاہئے ہیں اس لئے ان دین کو منہجی  
 سے پکڑنا اور اس پر قائم رہنا چاہئے اور اس میں پھوٹ اور اختلاف نہ ڈالنا چاہئے۔  
 دین اتفاق کے لئے آیا ہے لیکن انسان اپنی فطرت خواہشوں اور جذبات کا حد بھار ہو کر  
 اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں اور جنہیں پہلے اللہ کی کتاب میں پہلی وہ دنیا کے  
 تکمیل میں پھنس کر اس کو بھلا بیٹھے اب یہ قرآن آخری کتاب ہے اس میں محمد رسول  
 اللہ کو ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کو اصل دین کی طرف دعوت دیں  
 اور خود بھی اس پر چل کر اور عمل کر کے لوگوں کے لئے مثال قائم کریں۔ اس کے بعد

جوتہ نے اس کے سے اللہ کا مذہب چاہے۔ اپنی طرف سے چاہنے کی وجہ سے  
 سارا نے کی جو ان کو بھلا بیٹھا وہ امتحان کی گری میں پھنس گیا۔ قرآن کریم ایک کسوٹی  
 ہے اور حد و صاف کرنے کا تر وکی و مذہب ہے جو ہے۔ نہیں گئے وہ جنت میں  
 جائیں گے اور جو دنیا میں اللہ کریم کے ان کا انجام ہوا۔

پھر فرمایا کہ انکھوں پر جو مصیبت آتی ہے وہ اس کے لئے کڑو تو اس کی  
 جود سے آتی ہے اور مسرت کی فضاں کو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں اور نہ بالکل ہی  
 جانی نہیں جانتے اس سے انسانوں کو چاہئے کہ توبہ کریں اور سزا سے بھیجیں اپنی کی  
 بیرون حاصل اور جان اپنی تکمیل میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ذات بہت  
 بڑی اور بڑی رحمت والی ہے وہ انہیں و محبت ہوگی جو ایمان لائیں گے اور ان میں صاف  
 نصیحت کریں گے۔ جو کفر و کفر ہے جہنم کی آگ میں سے عذاب دہنے والے ہوں جو اپنے  
 پروردگار پر ایمان رکھنے والے ہوں جب کسی پر نصیر ہو تو معذرت پر حوائج دینے  
 اسے ہوں۔ اپنی نواہیوں کو پامال نہ کرے ہوں اور ان کے کام انہیں میں مشورہ  
 سے ہوتے ہوں۔ اور جو کچھ انہیں اللہ نے دیا ہے اس میں سے خدا کے لئے خرچ  
 کرتے ہوں اور جس کی یہ حالت ہے۔ جس نے پڑھائی ہو تو وہ صرف انعام لے  
 بیٹھتے ہیں یہ۔ یہے میں دینا نہیں۔ یہے لوگوں کے سے خدا کے یہاں دانگی  
 نہیں ہیں۔ ان کے خلاف وہ لوگ جو کرم کرم کرتے ہیں وہ لہو دیتے ہیں ایسے  
 مکر و لوگ اپنا کوئی حالی اور سر پرست نہیں پائیں گے اور جس نے جہنم کا سونے کریں  
 کے تو نعت ہے یہی وہ کسی سے تہا حال ہوں گے۔ خیر میں فرمایا گیا کہ اسے لوگو  
 دیکھو اللہ تعالیٰ تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہیں کہ تم کفر و عداوت و ظلم و فساد کو چھوڑ دو اور  
 اپنے پروردگار کی بات مانو اس سے نقل کر خدا کی طرف سے وہ دے آئے جس سے نہ

(۷) سکرین کی تصدیق۔ در سہ و شوریٰ۔ قسم پہ جیسے ہی سورہ زخرف کے ختم پر حضور رسالت مآپ الا شراک ہے۔ واللہ اعلم!  
خلاصہ سورہ:

یہ سورہ بھی مے اور قیامہ کے درمیانی زمانہ میں نازل ہوئی اس لئے اس میں حمی مے کے متعلق قصص بیان فرمائے گئے۔ مثل ثبوت توحید۔ بعد شریک انہاء و فی رسالت۔

ثانی۔ بعض قصصات اور ان کے جوہر رسا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تسبیح تہیہ، تہذیب مغرب، تہذیب رسالت کی تائید میں حضرت براہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جسے مومنین صدیقین کے سے قیمت کے ادا کیا، دیگر عربی مذہبین کے سے قیمت کی ویدیں۔ مکی اور مدنی جس قدر قرآن کی سورتیں نازل ہوئیں ان میں مصلحت و احکام کا حصہ بہت کم ہے۔ یہاں دیگر عقائد کی تعلیم ہے اور مدنی اور مکی سورتوں میں یہاں تر احکام و مصلحت کی تعلیم ہے اس سورہ کی بدولت قرآن پاک کے دوسرے فراموش گئی اور اظہار کیا کہ یہ ایک مہارت وضع اور روشن کتاب سے اس کا سرچشمہ نہایت بلند ہے۔ اور اس میں سراسر و انانی

نہایتیں برتری ہوتی ہیں۔ چہ اچھا نہ تو حسب کی کئی کہ تم جتنی چاہے یہ دنیا اور شراعتیں کر دو مگر یہ خدا کی کتاب چاہی کی چوری نادر و کر رہے گی اور ساری دنیا میں اس کا پتہ نہیں کر رہے گا قریش مانوسے تو جو تم سے زیادہ مجھ۔ ہیں وہ انہیں گے خدا نے پہلی قوموں میں بھی اپنے رسوں پیغمبر تھے ان انھوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مذاق کیا جس سے تعجب میں خدا نے ان کو ان کی گستاخی کی سزا دی اور اب صرف

بنا ممکن ہو سکے گا اور نہ پہل سکے گی اور نہ کون تہار۔ اسے میں خدا سے روک ٹوک کرنے والی ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ سارے رسول بات پر ہے کہ اللہ پر یہاں یاد رسول کے کہنے پر چار قرآن حکیم کی بتائی ہوئی ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی گزارو۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

## سورہ الزخرف

یہ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے ۴۳ ویں سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۲۳ نمبر پر ہے اس سورہ میں ۷۷ کتب ۸۹ آیت ۸۴۳ کلمات اور ۳۶۵۶ حروف ہیں یہ سورہ مکی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورہ کی ۳۵ ویں آیت میں لفظ زخرف آیا ہے زخرف کے معنی ہیں سیرا۔ درست ریخت اور کسی شے سے کٹا ہوا زخرف کہتے ہیں کسی شہر سے سونے کو زخرف کہا جاتا ہے۔ اس سورہ نے تیس بار زخرف میں لکھی ہیں۔ بات۔ سونے چاندی کی حقیقت واضح کی گئی کہ دنیا کی چار دولت اللہ کے خزانے سے قدرتی ہے اس لئے علامت کے طور پر اس سورہ کا نام زخرف قرار پایا۔

ردیہ:

سورہ زخرف کا سورہ شوریٰ کے ساتھ رہا یہ ہے کہ اس سورہ میں یہ مضامین ہیں (۱) انہیات توحید (۲) ابطال شرک (۳) شرکین کے اعتراض کا سبب دہرہ ہونا (۴) ثبوت رسالت (۵) جہ بعض شہادت متعلقہ رسالت (۶) آپ کی تسلی

ان کی کہانیاں باقی رہ گئی ہیں اور ان کے حالات مگرین کو سن کر تپ میں آتے تھے تاکہ وہ جبریت چھوڑیں۔ اس کے بعد مگرین سے پھر چھاپا چھاپا ہے کہ آخر تم اللہ کو کیوں سبیں، سننے کا تاثر ہم بھی قرار کرتے ہو کہ یہ ساری کائنات خدا ہی کی ہے پھر اللہ کی ہدایت پر کیوں نہیں چلتے؟ مگرین نے اس میں برسرِ تابہ چٹکی بازی میں چپے پھرنے کے درجہ کشتیاں اور باجھ غصے والے چہرے اور تھوڑے سے سب ہی نے بنائے تو کیا تمہیں اس کا شکر دیکھ کر مانا چاہیے؟ کہ تم ان کا شریک ٹھہراتے ہو اور یہ کتنی بے عقلی ہے کہ یہ کفار مشرکین اللہ کی ادا دہستے ہیں اور وہ بھی بیٹیاں۔ حالانکہ خود اپنے لئے بیٹیاں بری سمجھتے ہیں پھر بتا دیا گیا کہ اللہ کے کوئی اور اس سے جو ہے اس کا بندہ ہے اور وہ سب کا خالق و مالک ہے۔ اس کے بعد کفار مشرکین کو سمجھ دیا گیا کہ تم اپنے باپ کے اور ان کی بیٹی کے درمیان کے صلہ کا روبرو قرآن کی پیروی کرو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے باپ کو اور تو کو گھر اور پارک ن کا طریقہ چھوڑو اور اللہ کا نام پڑھو اور توحید کا لگا لگا دیا اور اپنی ادا دہستے ہی کی وصیت کرتے مگر بعد کے لوگ دیا ہی ہے جو باپوں میں پڑا تو میرے چھوڑ بیٹھے اور جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سمجھا سہے تو ان کا کہنا دینے سے انکار کیا اب یہ کفار کہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کر رہے ہیں اور انکار کا بہانہ یہ بناتے ہیں کہ رسول تو کوئی مشہور اور نامدار دوست نہ ہونا چاہئے تھا اس کا جواب دیا گیا کہ کوئی ان مگرین سے پوچھئے کہ کیا تم اللہ کی رسالت کے ٹھیکیدار ہو کہ اپنی مرضی کے مطابق اسے ہانڈو دے مال و دولت پر کیا فخر کرتے ہو خدا کے یہاں دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتی رسالت ساری دنیا کی دولتوں سے بڑھ کر حیثیت رکھتی ہے اور وہ اسی کو حق ہے جو خدا کے نزدیک اس باقی اور دنیاوی دولت جو خدا کے

برادری نہایت حقیر اور ذلیل چیز ہے اور ان کو بہت کچھ دے دیتے ہیں بلکہ کہ وہ پانچ سو روپے کا بیت ہیں تو وہ اس سے نہیں دیتی کہ نہیں لوگ کفر کو اچھا نہ سمجھیں۔ اس سے کہتی ہے کہ اس نے سب غریب و فقیر کر لیں۔ اس کے بعد ان کا دعویٰ ہے کہ اس نے اس میں کچھ نہیں رکھا۔ اصل چیز "خیر" و محبت ہے اور وہ سب حق پر ہیں گناہوں کے لئے ہے جو جنت میں دئی پیش کریں گے اور جو اپنا کسب پھونچا نہ اللہ کی طرف سے سزا پھیرا وہ شیطان کا ساتھی بن جائے گا اور آخرت میں ان کا در اللہ کے گناہوں کے معر کے فرجوں سے سرکشی کی اور ملک و مال پر مغرور ہو کر خدا کی ادا دہستے کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اس کا انجام یہ ہے کہ وہ ذات کی موت مار گیا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پارت بتلایا گیا کہ وہ اللہ کی قدرت کا نمونہ ہیں جن کو لوگ عجاہت قدرت سمجھ کر انہیں کی پوجا کرنے لگے ہیں حالانکہ خود حضرت عیسیٰ کو اللہ کے بعد ہونے کا اتفاق اور ان کی تعظیم بھی حق کی میرا دوسرے کا پڑنے کا معاملہ ایک مذہبی سے جس کے ساتھ کوئی مسیود نہیں ہے بتلایا گیا کہ یہاں جو لوگ اللہ کا بندہ ان کو رہے اور ان کا علم ہے۔ ان کو قیامت میں جہنم میں داخل کیا جائے گا جہاں ہر طرح کا عذاب اور عذوبہ ہوگا اور جس کی کردار ہوگی وہ سب جہنم کی جائے گی ان کے برخلاف مگرین جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور ہمیشہ طرح طرح کے عذاب سمجھتے رہیں گے۔ اخیر میں بتلایا گیا کہ ان کفار نے اس قدر ذہنیاتی کی کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جناب میں کہنا پڑا کہ سے میرے رب میں نے انہیں قرآن پڑھا کر بتا دیا اس کا مطلب سمجھا اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ غرض ہر طرح انہیں راہِ راست پر لانے کی کوشش کی مگر یہ بیسے ضد و عناد میں ڈال دیا کہ میری بات ہی

فصل رات کو سورہ دم دھن پڑھے اس کے لئے جگہ تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں گے۔ یہ روایت غریب ہے اور اس نے آئین راوی ہمیں شتم ضعیف ہیں۔ مگر امام بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے۔

ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ایک روایت میں ہے کہ جس نے اس سورہ کو بعد از رات میں پڑھا اس کے گنہگار معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث بھی غریب ہے۔ مسند برادرین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بن حیا کے سامنے اپنے دل میں سورہ دخان و چشیدہ کر کے اس سے پوچھا تھا میرے دل میں کیا ہے اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پرے بہت چا تو تو نامور درویش جو اللہ چاہتا ہے ہمارے پھر آپ ٹوٹ گئے۔

خلاصہ سورہ:

یہ سورہ کی ہے اور اس کا زمانہ نزول بھی وہی ہے جب کہ کفار مکہ کی مخالفت نہایت شدید ہوئی تھی اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اللہ جو حق علیہ اسلام نے قہا جیسے ایک نوحہ سے میری مدافعت۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اس خیال سے کی تھی کہ جب یہ کفار پر مصیبت پڑے گی تو کئی کڑی ہوئی گردنیں ڈھیل پڑ جائیں گی اور اس کے دل نصیحت قبول کرے گے نرم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، مگر کہ کے عاقلہ میں ایسا سخت قہا پڑا کہ علی کہ جب اللہ اور بڑے بڑے نیکو دشمن حق اور سردارن قریش جن میں اس وقت یوسفیان بھی شامل تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ پچھتو قوم کو اس بد سے نجات دلائے گے نئے اللہ سے

نہیں سنئے اور ایمان سے دور بھاگتے ہیں تو ہم نے اپنے رسول کی یہ بات سن لی اور ہم اپنے رسول کی ان سرکش لوگوں کے مقابلہ میں ضرور مدد کریں گے اور وہ وقت قریب ہے جب اس کی بری گت بنے والی ہے اس وقت ان کی نگھیں کھلیں گی اور حقیقت معلوم ہوگی۔ واللہ اعلم!

## سورہ دخان

یہ قرآن کریم کی ۳۳ ویں سورہ ہے در ترتیب نزول کے اعتبار سے ۶۳ نمبر پر ہے۔ اس سورہ میں ۳۳ کوخ ۵۹ آیت ۳۲ کلمات ۳۹۵ احروف ہیں یہ سورہ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورہ کی دسویں آیت میں مدح دھن ہے ہے دخان کے فعلی معنی ہیں دھواں اور اس دخان سے ایک خاص قسم دھواں مراد ہے اس لئے بطور علامت اس سورہ کا نام دخان مقرر ہوا۔

رابط

اس سے پہلے سورہ "الافرو" کا اختتام مضمون توحید رسالت پر ہوا تھا اور اس سورہ کا افتتاح انیس مضامین سے ہے اس لئے دونوں سورتوں میں تناسب بظاہر ہے۔

فصل کل سورہ:

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

[illegible]

اجدا نہیں۔ نیز انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ یہ عذاب لگے پروردگار مجھ سے نال دے تو میں بیان لے لوں گے یہی موقع ہے جب کہ اللہ عزوجل نے یہ سورت کہ میں نازل فرمائی۔ اس سورت میں بھی یہ وعدہ لکھا ہے جسے تحقیق مضامین میں۔ شفا اشاعت حیدر و رست۔ مگرین پر حیدر اور حیدر کے لئے بعض اقوام سابقہ کے واقعات قیامت اور حشر و نشر اور اپنے اعمال کی ر میں با آخر حیات یا جہنم میں جانا اور وہاں کے عیش و آرام دکھ اور آزار کا بیان ہے۔ سورۃ کی ابتدا و قرآن پائے کے تذکرہ سے فرمائی گئی اور بتلایا گیا کہ یہ تو ایک بہت ہی صاف اور واضح کتاب سے جسے اللہ نے ایک بڑی برکت والی رست میں نازل کیا۔ جس وقت میں اللہ کے یہاں سب محسوس ہونے والے معاملات کی حالت علم جاری ہوتا ہے یہ قرآن اللہ کی رحمت کا ظہور ہے کیونکہ اس کی رحمت دینے میں انسان کو بے پروا دھار۔ کیسے چھوڑ سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہی تاس اور زمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا خالق ہے وہی مہربان کی پرورش اور دیکھ بھال کرتا ہے اور موت و حیات بھی اللہ ہی کے اختیار میں ہے پھر ان مگرین کو جو دین حق کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور عین دل میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں تسخیر کی گئی اور بتلایا گیا کہ اس وقت کا انتظار کرو جب دعواں ہی دعواں آسمان پر اٹھ کر اور لوگ سخت دکھ اور تکلیف میں ہوں گے اور اور گھبرا کر کہیں گے اے رب اس عذاب کو ہم سے دور کر دے ہم نے یہ ایمان لئے ہیں گے اس پر حق تعالیٰ فرما جسے حق بھلا دو کب یہاں ماننے والے ہیں ان کے پاس اللہ کے چھ رسوں کی ہوئی اور واضح باتیں لے کر آئے لیکن انہوں نے ان کو بھٹلایا اچھا کچھ مدت کے لئے عذاب رکھ دیتے ہیں لیکن یہ پھر وہی کریں گے جو پہلے کیا تھا اس لئے تسخیر کی گئی کہ اور کبھی قیامت کے دن سخت کڑا ہوگی اور تمہاری ڈھٹائی کا بدلہ دیا جائے گا پھر مٹاؤ



دخان کیا چیز ہے؟

اس میں سلف کے اذوق میں حضرت امی عباس رضی اللہ عنہا وغیرہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذوال ارکان کے ۴۰۰۰ قیام پھر انتقال فرما جائے گا۔ بعد ازاں ان کے مغرب سے طوفان سونے سے پہلے ایک زبردست دھواں نمودار ہوگا جو تمام زمین پر پھیل جائے گا اور تمام لوگوں کو ڈھیرے گا جس سے اسان نکل آجائیں گے ایک آبی گواں کا شریف پیچھے گا جس سے مسلمان کو ایک رکام کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی اور کافر و منافق کے دماغ میں دھواں پھیل کر ہواش کر دے گا۔ بعض ایسے دن میں بعض آدمیوں میں اور بعض تھیں ان میں ہواش میں نہیں گئے اور دھواں چاہے دن تک مسلسل رہے گا پھر صبح صاف ہو جائے گا۔ دوسرا قوس حضرت عبداللہ بن مسعود کا ہے کہ اس سے ۱۱ دھواں مائیں جو عداوت قیامت میں سے ہے بد قریش مکہ کی مخالفت اور یہ دسی سے نکل کر ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دعا کی تھی کہ اس پر بھی یہ شہید قہر نہ آئے۔ جیسے جو سلف علیہ السلام کے زمانہ میں مصریوں پر مسلط ہو تھا چنانچہ قہر پڑا جس میں مکہ والوں کو مردار چارے اور بقیوں تک کھانے کی نوبت نہ تھی اور قہر سے کہ شدت جھک اور مسلسل لشکر ساری کے روتہ میں لٹ میں آنکھوں کے سامنے دھواں سا نظر آتے لگتا ہے اور ایسے بھی مدت دراز تک ہواش نہ رہنے سے آسمان پر مرد و عورت و لبر و بچہ پڑتا ہے اور دھواں معلوم ہونے لگتا ہے اس آیت میں ان کو دھواں سے تعبیر فرمایا گیا۔ یہی دوسرا قول حضرت شہداء و صحابہ رضی اللہ عنہم نے تعبیر فرمایا ہے اور

حضرت شہداء و صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ ہے۔ پس قوس و تعبیر یہ ہے۔ واللہ اعلم

سورۃ چاشیہ

یہ قوس ۱۸۵ آیات ۱۰۰ سے ۱۰۱ ترتیب نزل کے اعتبار سے ۶۵ نمبر پر ہے اس سورۃ میں ۴۰ آیت ۳۲۶ طے اور ۳۱۶ حرف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

مذہب تسمیہ

اس سورۃ کی تسمیہ میں اس ماحول اور فہم میں فرقوں کے تذکرہ کے بعد میں غلط چاشیہ استعمال ہے جس کے معنی ہیں خوف سے۔ نو کے بل کر جانا یعنی تمام ماحول فرقوں اور متوں کے دور میں پیدا کیا کہ قیامت میں یہ اہل باطل خدا رو میں پڑیں گے اور باطلے خوف کے زخموں سے مل کر پڑیں گے اس تذکرہ کی بناء پر سورۃ کا نام اہل چاشیہ قرار پایا۔

رابطہ

اس سورۃ کا خلاصہ تین مضمون میں توحید۔ نبوت۔ معاد اور دوسرے مضمون میں ہیں ان مناسبت سے ذکر ہوا ہے اور سورۃ سادہ کے تحریر میں بطور تہذیب اور خلاصہ سے اور اس سورۃ کے شروع میں اہل تسمیہ کے قرآن پان کا ذکر ہے جس سے دونوں سورتوں میں ایسی تاسیب حاصل ہے۔

خلاصہ سورۃ

سورۃ کی ابتداء و لائل توحید سے فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں انسان کو بتلایا

کہ اللہ کی توحید کی نشانیوں میں اور ان کے چاندوں کی پیدائش میں  
موجود ہیں جن میں عقل و علم ہے وہ ان کے لئے سے کھینکتے ہیں کہ اس  
کائنات کا ضرور کوئی خالق ہے اور یہ کہ یہ کائنات ہست سے خداوندی میں نہیں  
جملہ راہ سے بلکہ صرف ایک خدا نے اسے بنایا ہے وہی الہی اس کا نام ہے اور اسے ہی  
کے مقرر کردہ کلام کے مطابق یہ کائنات چل رہا ہے رات دن کا وقت اور ایک  
دوسرے کے پیچھے آتے رہتا ہے اور وقت پر ہوش ہونا اور بندہ ہونا اور چاند کے  
اور چاند کے درمیان میں آواز کی پیداوار اور اس سے چاندوں اور ستاروں کی پیداوار  
کی پہچان ہونا یہ سب اللہ کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ سب اس کی توحید کی  
نشانیوں ہیں۔ چاند چل رہا ہے کہ قرآن مجید کی آیتوں میں جو چکی چاکیں ملتی ہیں وہ  
حقیقت کو بالکل کھول دیتی ہیں اور ان میں شہد و شہیدی کوئی گنجائش نہیں ہے جو کون  
ان کو کہیں دے سکتے تو پھر اس سے زیادہ اور کوئی جی نہیں دے سکتا ان کے ہاتھوں سے  
آئے گی جسے یہ نہیں دے سکتے اور یہی وہی ہے جسوں نے یہ آیتیں ان کے ہاتھوں سے من  
موز اور پتی دے کر دے رہے ہیں ان کی شہادت کی جگہ سے اور نتیجہ میں وہ جہنم میں  
داخل ہوں گے اس قرآن سے من موز کر جو چاہے یہ مٹیں اس آیت میں آواز کے ہیں  
مرنے کے بعد یہ ان کے کچھ کام نہ آئے گا ان کی اداوت سب جہنم پر رو پڑے گا اور  
یہ غارت خست معیشت میں پھنس جائیں گے قرآن مجید یہ سیدہ رست تار ہے جو اس پر  
نہیں چلیں گے اور درحقیقت ان کے انکاروں سے کہ ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے۔  
دیکھو اللہ کا بچاؤ کیا کچھ مشکل نہیں اپنے اوپر اس کے حسابات دیکھو تیرے درویش اور  
سندوں میں تمہیں جہاز اور کشتیاں چلانے کا عینک دے کر کے تمہارے لئے راستے  
کھول دے کہ ان کے درجہ تہمت و فخر و کر کے بڑے بڑے ہمارے اچھے اور

یہ سیدہ ہی کیا تمہیں میں ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے۔  
تہذیب خدمت میں رہی گی میں اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ وہ  
ہوں ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے یہ عمل صالح کی کوشش میں  
لگے رہیں ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے  
کا پھر ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے۔ یہ قرآن کافی ہے سے جہاد کر  
اور ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے میں ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے  
یہ جیسے نہیں ہو سکتے میں ان کی کو سب کچھ سمجھتا ہوں اور آخرت کا انکار کرنے  
والے ہوں اور ان کے ہاتھوں سے کھانا پڑتا ہے میں ان کی کو سب کچھ سمجھتا ہوں  
ہست اور ہی ہے حقیقت میں سے جو خدا نے اس قرآن میں ظاہر کر دی ہے اور جو کچھ  
اس میں کہا گیا ہے وہ سب کچھ ہو کر رہے گا۔ واللہ اعلم!

## سورۃ اہقاف

یہ قرآن کریم کی ۴۶ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۶۶ نمبر  
پر ہے اس سورۃ میں ۴۲ کوٹ ۳۵ آیت ۵۰ کلمات ۳۷۰۹ حروف ہیں یہ سورۃ مکی  
ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کے تیسرے رکوع کی ابتدا میں غلط اہقاف آیا ہے خلاف اہق  
کی جمع سے اس کے غلط معنی ہیں ریت کے لیے ہے بلکہ نیچے لیکن صراطاً ما یہ مصر  
عرب کے جنوبی مغربی حصہ کا نام ہے جہاں اس وقت کوئی آبادی نہیں اور بحر ریت  
کے نیچوں کے اور کچھ ٹھہر نہیں آتا لیکن قدیم زمانہ میں یہیں قوم آباد تھی جس کی

طرف حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی نافرمانی کی پاداش میں تسمیٰ کا عذاب بھیج کر نیست و نابود کر دیا تھا چونکہ اس سورۃ میں اسی بلا سے حادثہ کا ذکر ہے اس لئے اس سورۃ کا نام احکاف مقرر ہوا۔  
رابطہ:

سورۃ احکاف کا سورہ چالیس کے ساتھ ربط یہ ہے کہ سورہ چالیس کے شروع میں توحید و وحدانیت کا ذکر ہے پھر اس سورہ کا ذکر مفصل ہے اور توحید کا مجمل ہے اور سورۃ احکاف کے شروع میں بھی توحید و وحدانیت کا ذکر مفصل ہے اور وحدانیت کا اجمال ہے کئی دونوں میں وجہ ربط ہے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کا زمانہ نزول نبوت کے دسویں سال کا آخر یا گیارہویں سال کی ابتداء بیان کیا گیا ہے جس تاریخی واقعہ سے متعین ہوتا ہے جو اس سورۃ کے تفسیری روکوس میں جنات کے آسمان اور قرآن عظیم سے متاثر ہونے کا واقعہ ذکر فرمایا گیا ہے۔

حدیث اور سیرۃ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ یعنی جنات کی ایک جماعت کا حاضر ہونا اور قرآن کو سنا کر اس سے متاثر ہونا اور اپنی قوم جنات میں جا کر بیان و اسام کی تبلیغ کرنا اس وقت پیش آیا تھا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قیام مکہ کے زمانہ میں طائف بغیر تبلیغ و دعوت اسلام تشریف سے گئے تھے اور بظاہر وہاں سے ناکامی و خستہ دلی کے ساتھ واپس تشریف لارہے تھے مگر اس وقت مکہ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اور صبح کی نماز میں ہوا بعد قرآن

پڑھ رہے تھے کہ جنات کی ایک جماعت کا دم سے سر ہوا اور قرآن سننے لگے واقعہ ان تفصیل ۱۰۰ میں ۲۹۹ میں ہے اور متعدد تاریخی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طائف کا سفر ۱۰۰ ہجرت سے نہیں سال پہلے کا واقعہ ہے اس لئے اس ۱۰۰ کے رد کی کاروائی میں محققین ہو جاتا ہے اور ۱۰۰ سال ہے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف (نعم کا سال) فرمایا ہے چونکہ اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ مہر مطلب ورسپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا اس سورۃ میں بتایا گیا کہ یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو بڑی رحمت و رحمت و رحمت ہے اور جس نے یہ زمین آسمان اور کل جہاں ایک مسطر حکام کے تحت پیدا فرمایا ہے اور ایک معین مدت تک یہ نظام چلتا رہے گا اور پھر ایک اس ختم ہو کر قیامت قائم ہوگی اس دن کفار و مشرکین کا ہر حال ہوگا اور قیامت کے دن جھوٹے معبودان کے دشمن ہوں گے اور کہیں گے کہ تم نے ہماری عبادت ہی نہیں کی پھر بتلایا گیا کہ مفسرین قرآن کو کہیں کہ اور اس کے اثرات کو دیکھ کر اسے جاننا کہہ سکتے ہیں اس کا جواب ارشاد فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے کہہ کر میں سنا تا تو مجھے یہی کشف سے نہ تم ہی سمجھتے نہ وہاں میں وہی نہ تھا۔ دلی میں میں میں پہنچنے کی طرح ہوں اور وہی نے ملحق و ملحق پہنچا ہوں بعض اہل کتاب و بعض اہل نبی کہیں نبی کے مطابق تھے اللہ کا رسول میں پہنچے ہیں اور ایسا ہی ہے میں اگر اب بھی تم مجھے اللہ کا رسول نہ مانتو تم پر اسے ہمت و دھم دے دوں گا پھر فرمایا کہ قرآن لوگوں کی ہدایت کے لئے عربی زبان میں نازل ہو ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ جو دنیا میں اللہ کو اپنے رب و ان کے اس پر چھ رہیں گے وہ آخرت میں خوف و غم سے نصرت پائیں گے اور جو نہ انہیں

رابطہ

۱۰ محمد ۶۰۵: اختلاف سے ساتھ رہا یہ ہے کہ سورۃ اختلاف کے تخریم میں  
۱۱ قس میں ۱ کی خدمت مذکور تھی اور اس سے پہلے وہ جہات میں مؤمنین کی  
بصیرت اور حاکم کی خدمت کا ذکر تھا۔ اس سورۃ کے شروع میں بھی یہی مدح و ثناء مذکور  
ہے اس سے غائب اور بظاہر ہے۔

خلف صہ سورۃ

اس سورۃ سے حاصل مضامین یہ ہیں (۱) تمام کی مخالفت کرنے والے اور  
۱۱ ایک ایسی دولت و نازداری سے پیش رفت کرنے والے دشمنان حق سے جہاد و قتال کی  
۱۲ اجازت ۱۱ سورۃ میں دی گئی ہے۔ (۲) جہاد و قتال سے متعلق اصول و ہدایت و احکام  
کا بیان اس سورۃ میں فرمایا گیا ہے۔ (۳) منافقین و دین کی ریشہ و نسب کی نشاندہی  
فرمائی گئی ہے۔ (۴) اجماعت نبوی اور تابع رسوں کی تائید کی گئی ہے۔ (۵) زندگی کی  
حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ (۶) نفل کی خدمت اور اللہ کے راستے میں خرچ کا حکم دیا  
گیا ہے۔ (۷) کفار و مشرکین کی دنیا و آخرت میں تباہی و بربادی کی پیشین گوئی دی گئی  
ہے۔ ۱۱ مسلمانوں کی انجام کار کامیابی کی بشارت سنائی گئی ہے۔ سورۃ کی ابتدا و پای  
طور فرمائی گئی کہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب اور اس کے  
دین کا دنیا میں انکار کر دیا وہ اپنے گمان میں چاہے جس قدر ٹیک کام کریں لیکن اللہ  
کے یہاں آخرت میں وہ سب بیکار ہیں۔ ہاں جو لوگ اللہ کو مان کر اور قرآن کو سچ  
جان کر ٹیک کام کریں گے اور قرآن کو اپنا رہنما قرار دیں گے ان کی دنیا و آخرت  
دونوں منور ہو جائیں گے۔ پھر اہل اسلام کو حکم دیا جاتا ہے کہ اگر کافر اپنی شرارتوں سے

کے پھر فرمایا گیا کہ سعادت مند وہ ہیں جو ایمان میں بندہ اور دامن کا حق ادا کرنے میں  
لگے رہتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں ایک کاموں کی توفیق عطا فرمائے  
اور ہر بخت وہ ہیں جو اللہ کو شکر سنے اور اللہ کے ساتھ بھی سخت لگائی کرتے  
ہیں ایسے لوگ بڑے شہرہ اور نصرت میں ہیں۔ اس کے بعد مشرکین عرب اور کفار  
لکھ کو قوم عاد کے حالات سے عبرت لائی گئی ہے کہ وہ وقت میں تم سے زیادہ ستھے  
مگر اللہ کی تافرونی کے سبب تباہ ہوئے اور خدا کے عذاب کے سامنے کسی کی نہ چل سکی  
اس کے بعد قوم جنات پر قرآن کا اثر ہونے کا ذکر فرمایا اور انسان کو سمجھایا گیا کہ وہ  
اللہ کو مانے قیامت کو پہنچ سکے ورنہ آخرت میں سخت سزا کا مستحق ہوگا اور یہ قرآن کا  
پیغام ہے جو اس کو انھیں ماننے کا آخر چاہ ہوگا۔ واللہ اعلم

سورۃ محمد

یہ قرآن کریم کی ۳۷ ویں سورۃ ہے در ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا  
شمار ۹۵ ہے اس سورۃ میں ۳ رکعت ۳۸ آیت ۵۵۸ کلمات اور ۳۳۵۵ حروف ہیں یہ  
سورۃ مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کے شرائط میں ایمان والوں کے متعلق بتلایا گیا۔ "وَأَمَّا مَن  
نَزَلَ عَلَیْهِ الْفُجْرُ" کہ وہ ان سب چیزوں پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا  
گئی اس نے بطور عادت اس سورۃ کا نام سورۃ محمد رکھ لیا۔ اس سورۃ کا دوسرا نام سورۃ  
قلم بھی ہے۔ ۱۱ وہ عادت و خاصہ جوں کا۔

کے راستہ میں مال خرچ کیا۔ وہ اپنے لیے تہہ راقی ۱۰۰۰ روپے اور اگر اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرنے سے بے نی چاہے تو اپنا ہی نقصان کر کے اللہ کو تہہ راقی کے مال کی صورت میں ۱۰۰۰ روپے کا بدلہ دے گا۔ یہ بدعتیہ تہہ راقی کے مال کے لیے ہے۔ اگر اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تہہ راقی کے بدلہ دے گا۔ دوسری قوم کو لے آئے گا جو تہہ راقی طرح دیکھائی نہیں کرے گی۔ واللہ اعلم

## سورۃ فتح

یہ قرآن مجید میں ۲۸ ویں سورۃ ہے اور ترتیب رسالہ کے اعتبار سے ۱۱ نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں ۲۵ آیات ۲۹ آیات ۸۷ کلمات اور ۲۵۵۵ حرف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی پہلی ہی آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک فتح کی بشارت دی گئی ہے اس سے اس سورۃ کا نام ہی سورۃ فتح مقرر ہوا۔

ربط:

پہلی سورۃ ہے فتح پر اللہ کے راستہ میں جان و مال خرچ کرنے کی ترغیب تھی اس سورۃ میں اس خرچ کرنے کے چند مواقع کا ذکر ہے۔

شان نزول

ذیقعدہ ۲ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنے کے ارادہ سے مدینہ سے مکہ کو چلے راستہ میں مشرکین مکہ نے روک دیا اور مسجد حرام کی زیارت سے مانع

باز نہ آئے اور ان سے قتال کی فورت تھی بہت اور بہادری سے کام لینا اور ان کی گردنیں اڑا دینا ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ کرنا چونکہ انہوں نے اللہ اور خدا کو اپنا مٹا کر امن و امن قائم کرنا ضروری ہے اور جب اللہ کی پست ہو جائے اور عزائی رہے چاہے تو ہمسامہ خدا کو قید کرے۔ اس کے بعد حسب مصیبت ان کے ساتھ صلوات کر دے اور چھوڑ دینے میں مصیبت ہو تو یہی چھوڑ دینا اور نہ ان سے کچھ معاف کرے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ اللہ کو بھی تیار کر سکتا ہے لیکن چونکہ اللہ کی رحمت مقصود ہے اس سے ان سے لڑنا کھم دیا تاکہ دین اسلام پر بہت قدم رہے وہ لوگ ان کو ان کے کرام سے نوازا چاہے اور جو شخص اللہ کے لئے لڑتا ہو وہاں ہے۔ اس یوں کی قربانی کی چھٹی چھٹی جزا دی جائے گی۔ پھر ایمان والوں کو نصیحت کی گئی کہ اے ایمان والوں تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تہہ راقی مدد کرے گا۔ اس کے بعد کفار کو نصیحت کی گئی کہ ان کو پیچھے رہا۔ ان کے کافروں کے حالات سے عورت حاصل نہ کرنی چاہئے وہ لوگ ان مشرکوں سے بہت زیادہ راست و راقی تھے لیکن ان کے ایمان کی ثمرات میں اللہ نے انہیں ہدایت فرمادی جب وہی کہیں پہنچے تو یہ انہیں سے جرم مٹا دینا گنتی کھن گئی کہ جس نے ان کو کفار سے لڑنے کا حکم دیا تو ان کو کھانے سے وہاں نہ لے لے کر مدینہ کے حلقہ فرمایا۔ یہ اپنی قوموں کے علم میں وہ سیدھی رو سے بہت دور ہیں ان کی شکستیں قیامت کے دن کھیں گی مگر اس وقت کی مدد سے ان سے ہمارے فائدہ نہ ہوگا۔ خیر میں اہل اسلام کو ہدایت کی گئی ہے تم توحید کو معصوم چھوڑو اور اپنے سے نیز دوسرے ایمان والوں کے سے بخشش کی جائے۔ اے رسول

اسلام کا سیدھا راستہ سچے اس سے اختیار کرو اللہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت، بجا لانا اور تمام ارکان اسلام مثلاً رکوع و سجود اور نماز

ہوئے پھر وہ لوگ صبح کی طرف بچے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات پر کہ آپ آئندہ سہ عمرہ واکریں گے ان سے صبح کرنی جسے صحابی نے ایک بڑی جماعت پابند نہ کرتی تھی جس میں خاص قابل ذکر سنی حضرت عمر فاروقؓ کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں قربانیاں کیں اور لوٹ گئے لوٹے ہوئے یہ سورۃ مبارکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جس میں اس واقعہ کا ذکر ہے اور صبح کو پابند رہنا خیر ہے کہ یہ ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم کو فتح مکہ کو کہتے ہو لیکن ہم صبح حدیبیہ کو فتح مانتے تھے۔ ایسے ہی حضرت زید بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تم فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو اور ہم بیعت الرضون کے واقعہ حدیبیہ کو فتح سمجھتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں صبح حدیبیہ کو ایک بڑی فتح بتایا گیا۔ دو مستقل میں فتح و غنم کی شہادت کے ساتھ مؤمنین کے لئے جنت کی بشارت اور منافقین کے لئے اللہ کا غضب اور اس کی لعنت کی حمد دی گئی اور منافقین کی بدکاریوں کا ذکر کیا گیا۔ بیعت الرضون اور اس میں شریک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے رضائے الہی کی شہادت دی گئی۔ پھر صبح حدیبیہ کی ان نعمتوں اور مصیبتوں میں سے چند کا تذکرہ فرمایا گیا جن کو نہ چاہنے سے سمجھنا، تردد و غلط فہمی اور جن کا طرہ صرف اللہ تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لگاؤ وہاں تک پہنچی ہوگی۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کے خواب کا تذکرہ فرمایا تھا کہ وہ بالکل صحیح تھا اور یہ کہ اس کی تعبیر جلدی سامنے آئے گی۔ آخر میں صحابہ کرام کی چند

نعمتوں کا بیان فرمایا گیا۔ ان کی حدیث و روایات کو مرابا گیا۔ در صحابہ کرام کو ہادی علماءوں سے آیا۔ یہاں سے تمام حدیث و روایات لیا گیا اور انہی کے مسامحوں کو پابند رہا۔ ان سے لفظ اللہ میں اذان دہانیں اور انہیں عقیدہ رکریں جو صحابہ نے لی تھیں ایسا وہاں وہاں میں چاپ مہنت اور خلاص سے رہنے کی تلقین فرمائی گئی اور محبت سان کی اور جو اللہ وہاں رہا۔ یہاں کا وہاں میں لگے ہوئے ہیں ان سے اللہ نے وعدہ کر دیا ہے کہ ان کی خط میں بخش دی جائیں گی اور ان کو آخرت میں مغفرت اور اجر عظیم سے نوازا جائے گا۔ واللہ اعلم

فائدہ

واقعہ صبح حدیبیہ اس طور پر ہے کہ ۱۷ھ میں ۱۰ ذی قعدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریفاً ازبہ ہزار صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظمہ پہلے یہ خبر کہ پہنچی تو قریش کے لئے جمع ہو کر اتفاق کر لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں نہ آنے دیں گے۔ جب کہ ان کے یہاں حج و عمرہ سے دشمن کو بھی روکا نہیں جاتا تھا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ جو مکہ سے ایک منزل جی سمیل کے قریب ایک جگہ ہے وہاں قیام فرمایا اور اہل مکہ کے پاس خبر بھیجی کہ ہم جنگ کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں ہم کو آنے اور عمرہ کر کے وہاں پہلے جائیں گے مگر مشرکین کہ اس پر راضی نہ ہوئے اور سختی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کی غصہ سے آئے اس سلسلہ میں بعض مورخین پر بحث و ذکر بھی ہوئی اور مسامحوں کو نصہ اور جوش آیا کہ کھوار سے معاذ ایک طرف کر دیا جائے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ

فائدہ ثانیہ:

'ایک نصاب' میں آتش مدہ کی خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریباً ۵۰۰ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت خراش بن معاذ کی کوفہ کے پاس بھیجی کہ ان کو خبر دیں کہ ہم مکه کی زیارت کے لئے آئے ہیں ہمیں مکه میں داخل ہونے سے نہ روکیں۔ مگر ان کے لئے سلام و خوشی میں ان کے دہشت گردانہ اور راہہ کیا کرنے کو بھی قتل کر ڈالیں مگر انہیں ہی کے بعض لوگوں نے درمیان میں پڑ کر ان کو پناہ دی۔ حضرت خراش نے اس خبر پر تمام واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو اب حضرت عمر کو پیش کیا کہ اس کے پاس بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو معلوم ہے اس واقعہ سے کتنے عذاب ہیں اگر آپ حضرت عثمان کو بھیجیں تو ان کی قراآتیں اہل مکه میں ہیں کہ ان کے لئے قہر نہ کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو پیش کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر حکم فرمایا کہ ابوسفیان اور رؤساء خندہ و ہارہ پیچھا کر کے مدینہ منورہ میں لائے کہ وہ ہمیں عذر کرنے دیں اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ مسلمان مکه میں مقبوضیت کی زندگی گزار رہے ہیں انہیں بشارت عطا دو۔ 'تجہ' آئیں ہمیں۔ عقیقہ اللہ رب العزت فتح نصیب فرمائے گی اور اپنے دین کو غالب کرے گا۔ پناہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک عزیز کی پناہ میں مکه میں داخل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام قریش کو پہنچایا ابوسفیان نے کہا

اسم نے مکه والوں کے اصرار کے موافق سب شہداء صبح کے منکھو فرمائے اور مسلمانوں نے بھی بے انتہا ضبط و تحمل سے کام لیا اور صبح تا شام تیر ہو گیا جس میں حسب ذیل شہداء تھے۔

- (۱) اس سال مسلمان مکه میں داخل ہوئے بلخیر بن داہس چلے جائیں۔
- (۲) ۴۰ شہداء سال مسلمان مکه میں اس طرح داخل ہوں گے کہ معمولی حفاظتی ہتھیاروں کے علاوہ جنگی ہتھیار ساتھ نہ لیں اور انکو رین پیس سے اندر ہی رچیں گی صرف ۳ دن قیام کریں گے اور جب تک مسلمان مکه میں رہیں گے ہم (مشرکین) مکه چھوڑ کر پہاڑیوں پر چلے جائیں گے
- (۳) مکه کی حالت کے اندر وہاں چار جانب امن و امان کا سلسلہ جاری رہے گا۔
- (۴) اگر کوئی شخص مکه سے اپنے ولی کی ایمازت کے بغیر مسلمان ہو کر مدینہ چلے جائے گا تو مسلمانوں سے فہم ہوگا کہ اس کو مکه واپس کریں اور اگر مدینہ سے کوئی شخص فرار ہو کر مکه آئے گا تو ہم سے واپس نہ کریں گے۔
- (۵) تمام قبائل آزاد ہیں کہ ہر فرقہ میں سے جو شخص کا حلیف بننا پسند کرے اس کا حلیف (ساقی) بن جائے۔
- (۶) یہ مہینہ اس سال تک رہے گا اور کوئی فرقہ اس حالت میں کسی طرف درہن نہیں کر سکتا یہ مہینہ کا مہینہ ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہنچ کر (قرآن کے پانچ سورہ) پڑھ کر اسے اور حلق و قطع کر کے احرام کھول دیا۔ جب جب مسلمانوں کو مکه کی تحریر پر کوئی عذر اٹھاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ و رسولہم صلی علیہ وسلم کو تسبیح دیتے تھے کہ یہ سورۃ نازل ہوئی اور غنہ و غنہ تقدس نے اس صلح اور فیصلہ کا نام پڑھا دیا۔

ہے اس سورۃ میں ۱۱ رکوع ۸ آیات ۳۵۰ کلمات ۵۱۴ حروف ہیں یہ ۵۳۷ حروف ہیں۔

### جہ قصیب:

اس سورۃ سے پہلے یہاں کی یہ تھی بیت میں غزوات ستوں ۱۰ تھے جو  
نہروں میں تھے جس سے بھی میں ۱۰ بعد جب جو ۱۰ والے کی حفاظت کرے وہی وہ  
پارے سے نہ گھٹنے والے بھی کوئی حالت نہ ہو کہ وہاں کا مکان میں نہ گھٹے۔ ص ۱۰  
اور ان بعد سے نہ گھٹات ہیں۔ اس آیت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم غزوہ میں تھے تو ان میں سے ایک فرما دیں تو جو وہاں سے آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم پر چارہ نہ جائے کہ یہ سخت خانہ گاہ ہے حد سے نہ سمجھو نہ نہ نگاہ  
جائے جس سے آپ غزوہ سے باز نہ رہیں۔ وہیں جب ملاقات نہ کرے اس سے بھر  
علامت اس سورۃ کا نام سورۃ خراٹ مقرر ہوا۔

### رابط:

پہلی سورۃ میں صلات اتفاق، جہاد، کفر سے دوسری میں وصدح انفس  
اور شہادت بیان ہے۔ دوسری سورۃ کے شروع کا مجموعہ حقوق سیہ اور سکن صلی اللہ علیہ وسلم  
اور حقوق افغان فی الدین کا بیان ہے۔

### خلاصہ سورۃ:

ہجرت کے نویں سال عرب کے قبیلہ جوئی درجہ حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا  
اعلان کیا اس نے ان کو اور دوسرے مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

کرم پر گزشتہ ۱۱۰۰ ان کے ساتھیوں کو ایک میں داخل ہونے کی دعوت کی اور کہا حواف  
بیت لہ کہنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بیت سے انکار فرمایا  
قریش سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حدیبیہ واپس جانے سے روک دیا مسلمانوں  
میں یہ خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمان کو کفار مکہ نے قتل کر دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو  
بھی اس کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ میں جب تک  
ان سے جملہ نہ دوں گا یہاں سے حرکت نہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی  
وقت ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر صبح سے بیٹھ لی کہ جب تک چان میں جان ہے  
کفار سے جہاد و فتنہ کریں گے چنانچہ تمام صحابہ رضو اللہ عنہم یمنین نے آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے علم سے نہ گھٹے ہوئے تھے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہ اپنے ایک ہاتھ  
پر دوسرے ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے جب مشرکین کو اس واقعہ کی اطلاع  
ملی تو وہ گھبرائے اور فراموشیوں تک یہ خبر پہنچی کہ قتل عثمان کی خبر قطب ہے اور ہم  
صحیح سلامت ان کو آپ کے پاس بھیجے ہیں۔ چنانچہ حضرت عثمان صحیح سلامت حدیبیہ  
تشریف لے آئے اللہ رب العزت نے صحابہ کی اس چہاداری و شہاداری کی قدر  
فرماتے ہوئے ان کو اپنی رف و خوشنودی کا پورا پورا عطا فرمایا ارشاد فرمایا: لقد رضى  
الله عن المسلمین ان یأبوا بک تحت الشجرة اسی نے اس بیت کو بیعت  
رضوان کہتے ہیں۔

### سورۃ حجرات

یہ قرآن کریم کی ۴۹ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۱۰۶ نمبر



یہ کام ہے۔ اسے کاموں سے پہلے تاکہ اس کے اس میں ایمان کی روشنی پیدا ہو  
اور اس میں داخل ہو۔ کسی پر ایمان۔ خدا و ایمان کی اہمیت تو ایمان خداوندی ہے اور  
اللہ کی رحمت سے یہ۔ کچھ کہ جیسے اسوں کو بھلا دیا چا سکتا ہے اللہ کو بھی دھوکہ دے گا  
کہ اللہ سے ولی بھی نہیں نہیں وہ انہیں زمین کے پیدائش سے بھی واقف نہ  
تو بہ کچھ کہ وہ کہہ رہا ہے سب کام دیکھ رہا ہے۔ واللہ اعلم

### سورۃ ق

یہ قرآن کریم کی چھاسویں سورہ ہے اور قحیپ نذولی کے اقتدار سے ۳۳ نمبر  
پر سے اس سورہ میں ۲۵ کوٹھ ۲۵ آیت ۷۷ کلمات اور ۱۵۲۵ حروف میں یہ سورہ کی  
ہے۔  
مزید تفسیر:

اس سورہ کی ابتدا و حروف مقطعات میں سے لفظ ق سے ہے جس کی تفسیر  
علاء نے لکھ فرمائی ہیں۔ اس سے ہر حادثہ اس سورہ کا نام سورۃ ق مقرر ہوا۔  
روایت:

کریمت سورہ ق قرآن و اللہ مصیور بعد لعلوں اس بات و قات و  
طرف اشارہ سے اور اس سورہ میں تہمتیں بوٹ اور اجزاء کا مضمون ہے و ق  
مکان اس واقعہ اس نے واقعات اور تہمتیں اس سے منسوب ہیں مذکور ہے جس  
سے دونوں سوروں کے درمیان تناسب ظاہر ہے۔

رحمت کے حکام و رئیس کے میل ہوں کے آداب و قائد اور صلاح معاشرت و  
حسن معاشرت کے حکام اس سورہ میں بیان کئے گئے۔ گویا یہ سورہ اعلیٰ تہذیب و  
تمدن کا گہوارہ ہے اس میں سب سے پہلے خوف خدا کی تاکید فرمائی گئی جس کے ساتھ  
آغوش کی تقظیم و دب سکتا دیکھا اور ہدایت کی گئی کہ اللہ اور اس کے رسول کے  
سامنے اپنی رائے مت چلاؤ اللہ کے رسول جو ہمیں اس پر جھکا کر سنو اور غصوں کے  
ساتھ اس پر عمل کرنا ضروری ہے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی رائے مت چلاؤ آپ  
اندر جبر و میں تشریف لیتے ہوں تو پکار کر مت چلاؤ کہے فرمایا کہ ہر کسی کی بات سن کر  
حائقین مت مان یا کرو۔ کہے فرمایا کہ ایمان والے تم میں سب بھائی بھائی ہیں  
نہی کو کسی پر ہدایت نہیں کرنی یا ہے مگر مسلمانوں کی وہ بیعتوں میں اختلاف ہو  
جانے قوت میں مسخ نہرا اور اگر کوئی مصالحت پر آمادہ نہ ہو تو جو رہتی ہے اس  
سے ٹوٹ کر اس کو سیدھا نہرا اور دیکھو تم میں ہر چیز گئی اور جھگڑے و فساد اس باتوں  
سے پیدا ہو سکتے ہیں مثل کسی سے خشن کرنا کسی کو بے رحم اور بے لکاب سے  
پکارنا۔ کسی کا عیب ظاہر کرنا پچھتے کسی کی برائی کرنا میت کرنا۔ جنگی کھانا کسی کی  
طرف سے دھکی کرنا کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش کرنا یہ سب ہی باتیں ہیں  
ان سے بچو۔ قرآن میں حضرت آدم و حوا کی ادا دیں۔ ذات بات خدا اس کو مہربان  
بر روی یہ محفل عیب اور سے کی شدت کے سے ہیں نہ کہ ایک اور سے پر خور سے  
کے سے سب اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے نزدیک زیادہ مرتبہ اولیٰ ہے جس  
سے زیادہ دارنے والا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے تمام کاموں کو دیکھ رہا ہے حتیٰ کہ وہ  
تمہارے دلوں کی باتوں سے بھی واقف ہے جس نے کفر و شرک سے تائب ہو کر اللہ  
پر چڑھ یا وہ مسکرت ہے اسے چاہئے کہ اسلام کے ستر رکھے ہوئے طریقہ پر چلے

یہ میں ظاہر ہیں آسمان کی طرف دیکھو حتیٰ بڑی چھت بغیر کسی ستون اور سہارے کے  
اس طرح اُڑتی ہے جس طرح تارے ٹھکانے میں چلے آسمان میں نہ کوئی  
سورج نہ چاند نہ کوئی ستارہ نہ کوئی مٹی نہ کوئی پانی ہے اور ذلی پہاڑ  
س پر ہے جس پر تمام زمین پر ہے زمین سے آگ رہی ہیں۔ پھر آسمان  
سے پانی نہ بہتا نہ زمین رعدہ بول رہی ہے جی بولتی ہے اور اس میں چوں  
پڑ جاتی ہے اس طرح انسان بھی مرے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جائے گا اس کے بعد  
بتلا جائے گا کہ اللہ اور اس سے رس کا انکار کسے کسی نے بھی چھ چل نہ پایا بلکہ نکار  
کرنے والے ہی طرح ہلاک ہوئے۔

چنانچہ پہلے قوم نوح۔ اصحاب الرس۔ اور شہود قوم فرعون قوم ہود اصحاب  
الابلیہ اور قوم تبع ہر ایک نے اپنے رس کو چھڑا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تکذیب کرنے  
والے جاک جاک ہو گئے اس لئے لوگوں کو گزشتہ قوموں کے حالات سے سبق حاصل کرنا  
چاہئے۔ پھر خود انسان کی پیدائش اور اس کے حلقہ تقدیر کی قدرت کا سمجھ رکھا گیا کہ یہ  
انسان آپ ہی آپ نہیں بن گیا بلکہ اللہ سے اس کو ارادہ سے پیدا کیا اور اس کے قور و  
فضل کے مقرر اور فرشتے اس سے ساتھ لگائے جو اس کی نیکی اور بدی فوراً لکھتے رہتے  
ہیں اور آخر تک وقت اس انسان پر ایسا آتا ہے کہ حسب اس پر موت کی بیوٹی طاری  
ہوتی ہے اور موت کا تاج بھی ہے پھر جب انسان کو موت انکی اور اس کی دنیا کی زندگی  
ختم ہوئی تو اس کے بعد ایک وقت آئے گا جب صور میں پھونک دی جائے گی اس  
وقت تمام انسان جوں بھی ہوں گے پھر زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور وہ  
ہوں گے ان شروع ہو جائے گا جس سے تمام اللہ کے رس اور نبی ذرات چھپے آئے  
ہیں۔ قیامت میں انسان اپنے جہنم کے مطابق جنت یا دوزخ میں جائے گا اس کے

فی کدہ

ق ہض نے کہا کہ خدا کا نام ہے ہض نے کہا کہ کادہ۔ قدیم۔ قہار۔  
قدوس۔ قہر کی لکھی اور استاء ہے باق سے مٹی نہ کاغذ ہوا ہے اور ہض نے فرمایا  
حق یہ کہ کادہ نام سے جو زمین کو کھیرا۔ وہ ہے اس کو حق تعالیٰ نے بزرگوار کا  
نایا ہے۔ ہادی توح نے خالق سے اس قسم کہی ہے یہاں سے مراد یہ ہے کہ جسم  
ہے قدرت خدا اور باقی جس کی حق "وہض فرب الیہ من حیل اللورید"  
سے اس سورہ میں دیکھی گئی ہے یا نہد رب احسن سے اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم  
کہی ہے۔ واللہ اعلم!

خدا صہ سورۃ:

اس سورہ نے شروع میں نہد رب احسن سے قرآن مجید کی قسم دہی ہے اور  
فرمایا ہے کہ جن نے پاس قرآن کریم بھیجا گیا ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے  
پاس پیغمبر انہیں کی مجلس میں سے کیسے آگیا۔

اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔ ۲۷ یہ ہے کہ جو پیغمبر یہ کتاب  
سے آیا ہے وہ جوں کہتا ہے کہ تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ یہ تو اور بھی  
بہید ہے کہ حسب ہم سر کر سکی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہوں گے کفار۔ ان  
فکالت کا حسب اپنے ہونے بتا دیا گیا۔ یہ وہاں کہ انسان مکر مٹی ہو جائے گا اور اس  
کے اجزاء زمین میں بکھر جائیں گے لیکن اللہ سے ہم میں ہے کہ اس کے بدن کا ذرہ  
اور اکھس ہے جس سے ہر جگہ سمیٹ کر نیا ہو جائے گا اور اس کی قدرت کی نشان دہی  
ہو جائے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوگا اور اس کی قدرت کی نشان دہی



ختم ہوگا اور قیامت قائم ہوگی اللہ کے تمام رسولوں نے یہی بتایا ہے جنہوں نے اس کی بات سے انکار کیا چاہے ہوسے چاہے اس کی تائید میں حضرت برہنہ۔ قوم لوط۔ قوم فرعون۔ قوم عاد۔ ثمود اور قوم نوح کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے دلوں اور انکار کرنے والوں کا اصرار ذکر فرمایا کہ ان کی نیکی گنت دیں میں نبی اور نبیہا آفات ان پر آئیں اس سے بغیر میں کھنڈ کیا کہ اگر انہوں سے بچنا ہے تو بدعت پر یقین کرنا اور کچھ ذکر نہیں آتا ایک اللہ کے بھائے ہونے ہیں تم ہی بنو واد کی طرف نہ جھکو شرک مت کرو اللہ کا شمار مت کرو وہی تمہیں رزق دیتا ہے درگاہی پرورش کے سامان فراہم کرتا ہے اور تم سے یہی چاہتا ہے کہ تم اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو اس کے مقرر کئے ہوئے راستہ کو اختیار کروا جو اللہ کے حکم کو نہیں مارا اور اپنی خواہش پر چلتے وہ ظلم ہے اور قیامت آنے والی ہے اس دن اس لوگوں سے باز پرس ہوگی اور جب وہ اسے ملحق ہوں تو انہوں نے گناہوں میں شریک کئے گئے ہوں نہ بنے گی۔ واللہ اعلم

### سورۃ طور

یہ قرآن کریم کی ۵۲ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۱۷ نمبر پر ہے اس سورۃ میں ۲۸ کوٹھ آیت ۳۱۹ سورت ۱۳۳۴ حرف ہیں یہ سورہ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتدا و مغلطہ طور سے ہوئی اس کو اس سورہ کا معنی نام قرار دیا گیا طور سے وہ پہلا مرد ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ہنگامی کی اور

آپ وقت تھی۔

رابطہ:

سورۃ طور کا سورۃ وائزہ ایت سے چاہے کہ پہلی سورۃ ہم موجود کی ویدہ "خ" "یہ سورۃ ہم موجود کی امید سے شروع ہوئی ہے۔ پھر حسب حادث قرآنہ "موسین" سے بعد مذکور ہے اس سے اس سورۃ کے درمیان تناسب ظاہر ہے۔

فصل سورۃ

یہ سورۃ بھی ملی ہے اس میں بھی عقائد سے متعلق مضامین ہیں اس سورۃ کی ابتدا بھی قصیدہ ظالم سے فرمائی گئی ہے اور اللہ اپنی مخلوق میں سے سچوں کی تحسین کرتا ہے جو اس کی عظیم الشان قدرت کی نشانی ہیں فرماتا ہے کہ انسان بھی عرب کچھ ہے کہ تافرواق کے لئے اللہ کا طلب کرے گا اور جب وہ چاہے گا تو کسی کی مجال نہیں کہ اسے ہٹائیں اور یہ اللہ قیامت کے دن جب اسے گا تو بڑا اونٹ وقت ہوگا انسان نے اور حق کرنے لگے گا پہلا اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا اور وہی کے گالے ن طرح اڑتے پھریں گے جب وہ دن آجائے گا تو اس دن اللہ اور اس کے رسولوں ہاتھوں کا کار کرنے والوں کی شامت آجائے گی اور لوگوں جنہوں نے کھیل کر کوش فرمائی ہوگی وہ اس میں جہنم کی آگ میں دھکیں دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا یہ ہے وہ آگ جس کو تم دنیا میں بھولتے تھے اب بتاؤ کیا یہ وہ ہے تم دنیا میں اللہ کے رسولوں کو چاہو مگر اور ان کی باتوں کو چاہو کہتے تھے تو یہی اللہ جہنم کیا ہے کیا ایسے ہی لڑے ہے روئے جیسے دنیا میں تھے

”پس کو اور دیکھو، یہ وہ آپ کی حفاظت فرمائے گا اور آپ اپنے رب کی حمد و ثناء میں  
گھرے۔“ (۱۰۰)

فائدہ

۱۔ سورۃ میں اللہ نے اپنی قسمیں کھائی ہیں۔ (۱) کو طور کی  
حشر میں نہ پہا، نہ حشر میں نہ حضرت مومن حیدر و مسور و ہنگوی حاصل ہوئی اور  
توریت میں نہ دانی گئی۔ (۲) ان کتاب کی قسم جو خدا میں لکھی ہوئی ہے اس کتاب  
میں نہ مانگوں اور نہ لپکتے اور بعض نے لوگوں کے من نامے بعض نے  
قوت میں نہ قوت نہ مہر و تمام ہائی نسب۔ (۳) یہ مسمو کی قسم بیت معمور  
ساتویں سماں میں فرشتوں کا جب سے اور فیک دنیا کے خدا کے مقبل ہے  
بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ شب معراج میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں  
آسمان پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت معمور کی طرف پہنچا دیا گیا جہاں پر روضہ  
بہار فرشتے صمدت اطواف کے سے داخل ہوتے ہیں اور بحران کو وہاں دو بار دو چارنے  
کی نوبت نہیں آتی۔ (۴) عقاب مروج یعنی اونچے چھت کی قسم اس سے مرد آسمان یا  
عرش عظیم۔ (۵) بخاری کی قسم یعنی جتنے ہوئے سمندر کی یعنی قسم ہے اسی سمندر کی جو  
”کے“ یا ”جے“ کا حیرا کہ سورہ غافر میں سے ”اور انکار جرت“ اور اللہ اعلم:

## سورۃ النجم

یہ قرآن کریم کی ۵۳ ویں سورۃ ہے اور تیسب نون کے اعتبار سے ۲۳ نمبر پر  
سے اس سورۃ میں ۳ نوح ۶۲ آیات ۵۶ کلمات اور ۳۵۰ حروف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

پس جس جہنم میں داخل ہو جائے اور اس میں جو وہم چلے چلاؤ خواہش کرو۔ بہر حال  
جہنمیں اسی میں رہنا چاہئے گا اور یہ تہا رہے ہی کرتا تو اس کی رائے سے اس کے مقابل جو  
دلک دنیا میں اللہ پر یمن اس کے اور خدا کی باتوں کو چھوڑ دے اس کے مذہب سے اور  
کر بری باتوں سے ادا رہے تو ایسے دل اس میں قیامت میں جنت سے  
وفاقت میں راحت و آرام سے فیض ہوں گے اور ان فتنوں سے طلب اللہ سے  
ہوں گے اور ان سے نہ چاہے گا۔ جو فتنیں اللہ نے قوت دینی میں جو بہرہ یہ  
جہنمیں اس نیک کاموں کے بدلے میں دے گا جو تم ایسا کرتے تھے یہ لوگ آرام  
سے گدوں پر نکلے گا جیسے ہوں گے اور ان کو حیران دے دی جائے گی اور اس کے  
ساتھ ان کے متعلقین یعنی اہل ایمان کو بھی مدد دی جائے گا شریک ہوں نے اہل ایمان  
را کر نیک کام کئے ہوں گے۔ میں اور یہ کہ تم کو خلاف کیا جائے گا۔ جیسے  
جس کے کام دنیا میں تھے ایسے ہی ان کا بدلہ ملے گا۔ نیک دوسرے سے جنت میں  
صاف سترے فخر و عظمت مگر ہوں گے جو وہاں سے چھینے چھینے جہنم میں  
ان کا دل چاہے گا اور کر دینے کے سے حاضر رہیں گے۔ جتنی یہاں سے  
لکھیں گے کہ ان میں کمال و عظمت تھے نہ معصوم نہیں اور کیا دیکھو کہ ان سے ادا  
کرتے تھے کہ میں اللہ کے مذہب سے چاہے سوا اللہ میں نے نہیں پایا۔ ”  
رحیم و کریم ہے۔ سورۃ کے فقرہ پر ہوں گے کا رشتہ کے لوگوں اور ان کے  
باتیں نہ رہے جو ان کی باتیں ہیں۔ اور ہر مگر میں اللہ میں نہ تو چاہے اور  
انگل چکے باتیں کہتے ہیں تو ان کا کہنا بالکل غلط ہے یہ اللہ کا کام ہے اور یہ کہیں  
نہتے تو اللہ کے مذہب کا انکار کریں وہ ان کو کہہ دو ہر حق لے گا اور آخرت سے  
پہلے دنیا میں بھی ان کو اس کے پاس آپ بہرہ سے اللہ کے حکم کی تعمیل کے جائیں نہ



سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی پہلی ہی آیت میں "واستغفر لفسوق" کا ممد آیا ہے یعنی چاند چمٹ گیا جس میں شروع ہے "تغفرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجروح بشر کی طرف اس لئے عطا کیے طور پر اس سورۃ کا نام قرار مقرر ہوا۔  
فائدہ:

اس سورۃ میں مجروح بشر کا ذکر ہے جس سے اس کا رمد نواں متعین ہو جاتا ہے۔ نظمہ ثین وفسرین اس پر اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ اجرت سے ۵ سال پہلے مکہ معظمہ میں معنی کے مقام پر پیش آیا تھا۔

رابطہ:

سورۃ قمر کا سورۃ نجم کے ساتھ ربط یہ ہے کہ سورۃ ساجدہ کے شتم پر "الزلفۃ الاولیٰ" میں ذرا نئے کے واسطے قیامت کے قریب مرنے کا مضمون تھا اور اسی مضمون سے اس غرض انزجار کے لئے اس سورۃ کا اختتام ہو ہے اس کے بعد اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ انہم کو ذکر فرمایا چونکہ قریب قیامت کے زاجر ہونے کا ثبوت دسواں ہے وہ اس کے ساتھ مکہ مکینہ کا عدم انزجار اور عدم انزجار پر آپ کی تسلی اور ان کی تہدید سوال قیامت سے مذکور ہے۔

مجروح بشر انہم کے متعلق کسی نے کہا ہے مجروح بشر انہم کا ہے ۴۷ سے ۵۱ صاف۔ مدینے بشر کو بلا ہے دین کو اغوش میں۔

اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ارشاد دیتا ہے ۔ ۔ ۔ اور سے رسوں جب یہ لوگ اتنی بات نہیں سمجھتے اپنی ہی سب کی باتیں کرتے ہیں اور ہماری باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے ان کے نزدیک سب جو کچھ ہے دنیا ہی ہے حالانکہ انسان کو مرنے اور مرنے کے بعد اس کے اعمال کی جانچ ہوئی ہے جن لوگوں نے بڑے کام کئے ہوں گے ان کو سزا ملے گی اور جنہوں نے اچھے کام کئے ہوں گے انہیں ناکاہت چھو بد ملے گا اور اچھے کام کرنے والے وہ ہیں جو دنیا میں بلا سے رہے ہوں اور یہ جہنم کی باتیں کاموں سے بچتے ہیں اور گناہوں سے دور رہتے ہیں اور چاند چمٹ کر ان میں نہیں سمجھتے یہ لوگ ایک دوسرے میں سے اگر جھوٹے قصور ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ بڑی بخشش و مہمکت دے لے ہیں ۔ ۔ ۔ انہیں عطا کر دی جائیں گی انہیں باتوں کو سمجھانے کے لئے اور بدکاری سے روکنے کے لئے پہلے بھی اللہ کے رسول آئے اور انہوں نے انسانوں کو کام کی باتیں سمجھائیں اب جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سمجھانے اور ڈرنے سے ہیں وہ یہ کتاب اللہ کی بھیجی ہوئی "قری کتاب ہے جس میں ساری کام کی باتیں جمع کر دی گئی ہیں کیا اس کتاب کی باتیں کر یہ اہل مکہ توجہ کرتے ہیں اور انہیں سن کر ہنستے ہیں حالانکہ اللہ سے ڈر کر مرنے کا مقام ہے کیونکہ قیامت سے وہاں ہے جس کا صحیح وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جس انسانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کے سامنے سبک دیں اور اسی معبود برحق کی بندگی کریں۔ واللہ اعلم

## سورۃ القمر

یہ قرآن کریم کی ۵۳ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے ۷۷ نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں ۳۰ سورتوں ۵۵ آیتوں ۲۸ کلمات اور ۱۸۴ حروف ہیں یہ









ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ سورۃ واقعہ سورۃ الفتنی ہے یعنی اس سے غنا (مالداری) حاصل ہوتی ہے اس کو پڑھو ۲۰۰ پتی (۱۰۰ کا پڑھاؤ۔ کیس روایت میں سے کہ اس سورۃ کو پتی بیسیوں سو گند اور حضرت ۷۰ شریعت اللہ عہا سے بھی اس کے پڑنے کی تاکید منقول ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چار دن سے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے تحریف لے گئے پوچھا کہ آپ کو کیا شکایت ہے فرمایا ہے مگر ان کی شکایت ہے۔ پھر پوچھا کہ آپ کو کیا حالتیں ہیں فرمایا کہ میری رات کی نیند خراب ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کسی عیب کو سمجھو اس فرمایا کہ عیب ہی ہے تو بار بار ہے۔ پوچھا کہ وہاں مسجد اس فرمایا مجھے وہاں کوئی حالت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہاں کی چیزیں کمال سے کمال فرمایا کہ یہ میری بیوقوفی است آپ کو فلاں کو فلاں سے شے میں نے کئی چیزیں کو کھانے کے واسطے کھانا اور نقد پڑھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص سورۃ القدر کو پڑھ رات چار بار پڑھے اسے ہر گز فاقہ نہیں پہنچے گا۔

خلاصة سورة

س سورج کی بلند، قیمتی کسے ذخیرے اس طرح فدا کی جاتی ہے کہ قیامت میں رہیں آپالیاں۔ لگے گی چھڑاؤ، یہ سورج کی بجائے وہ خورشید بن کر اڑنے لگیں گے۔  
 ہر اظہار کیا کہ اس دن ان انہوں نے نہیں گردو ہوا کی بجائے کہ یہ سہا تھیں جتنی غافل

بڑے مرتبہ والے لوگ دوسرے عام مصلحین تیسرے اور چوتھیں جو آخرت کے منظر سے۔ چار ان تینوں گروہوں کے ساتھ جو مصلحانہ تحریک میں کیا جائے گا اسے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔ چار مصلحین جو مقررین تھے ان میں سے ہوں گے ان کا ۱۱ افراد اور دو گاہک ۱۰۰ نامے اور جوابات کے جزا و تھنوں پر بیٹھے ہوں گے اور شاہد محرز سے ۱۰۰ نامے سامنے علی گاہ بیٹھے ہوں گے ان کے سامنے کس خدمت گزار اور بیٹھ ان کی عمر کے ہیں سے کھانے پینے کا سامان حاضر رہیں گے خواہ صورت دور ہو ان کی خدمت والی پیمانی۔ طرف سے ان کی عدم نی اور نی اور اس حشر کرنے والی دشمنی پیمانی۔ اور گروہ اصحاب بیس میں عام حنفیہ کا دو گاہ جو بیٹھ سے مدد ہونے والے اور دشمنوں کے پیچھے چلنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے ان کے پاس خوشے بھر رہے ہوں گے پائیزہ عمر حنفیہ کے ساتھ ہوں گی اور ہر طرح راستہ و آرام کا سامان ہوگا۔ تیسرا گروہ اصحاب اہل سنت یعنی مقررین آخرت اکابر و مشائخ کا ہوگا جن کا حال نہایت خست و حرب ہوگا گرم جیسے وہاں ہوا کھولے ہو پانی دھوئیں کی ٹھیک کھانے سے بے رقوم (سینڈل) چپنے کے لئے تھیر (گرم پانی) اور حشر طرح سے جنہوں سے غلب اور رادامین کے سامنے ہوں گی۔ ان تینوں گروہوں نے اپنی کوئی خاص فرائض نہیں تو حید اور معرفت لگی کو بیان فرمایا کہ اسے ان کو حق پر پید کرنے والے کو کیوں نہیں سامنے اور اس پر بیان کیوں نہیں لاتے اس نے انھیں ایک قلم کا پاجا یعنی خنجر سے پیرایا اور ہر تہہ دے سے موت مقرر کی اور مرنے کے بعد ہر دودھ و زائدہ کرے گا اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر سے پیچھوٹ کر حق سے قہ پید کرنے والی ہے مصلح پانی دینے والا وہی ہے بلکہ اسی نے پید کیا جس سے تمام فائدہ اٹھاتے ہو اس کی حرمت اور جزی کی کچھ کر بھی

جہنم کی آگ کو بھی یاد کر لیں کرو۔ پھر سناؤں کو تم کما کر خطاب فرما دیا گیا کہ یہ قرآن بڑے مرتبہ والی کتاب ہے جس سے ٹیکہ دل اور پاک و صاف لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں یہ اللہ نے نازل کی ہے اسے لو اس پر ایمان لاؤ اس کے مطابق زندگی بسر کرو ورنہ بڑی فحاشی ہوئے دان ہے جس اللہ ہی کی حمد و ثناء و فرخندہ داری میں گئے رہو۔ واللہ اعلم

### سورۃ الحديد

یہ قرآن کریم کی ۵۷ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۴۳ نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں ۲۹ کتبہ ۲۹ آیت ۵۸۶ کلمات اور ۲۵۹۹ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کے تیسرے رکوع میں "و زلزلۃ" کے الفاظ آئے ہیں کہ ہم نے سوچا کہ پیدا کیا حدیث کے معنی لوگ سے ہیں۔ اس سے حدیث کے طور پر اس سورۃ کا نام حدیث قرار پایا۔

رباط

سورۃ سجدہ کا فقرہ اور اس سورۃ کا شروع دونوں تسبیح پر مشتمل ہیں وہاں امر تھا یہاں پر حرم ہے اور اس فقرے سے مقصود دوسرے اللہ و معنات کی خبر کے ساتھ اثبات توحید ہے۔ فرمایا گیا "ہو الاول و آخر و الظاہر و الباطن" اس کے متعلق کسی نے کیا خوب کہا ہے

یہ عجب پردہ ہے کہ جن سے لگے پیچھے ہیں  
صاف چھپنے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں  
ایسے ہی کسی نے کہا ہے۔

بے جا جالبی یہ کہ ہر جگہ میں جہود آشکار  
اس پر کھنگھٹ یہ کہ صورت تن یک ناریہ ہے

فائدہ:

یہ سورۃ حدیث اور چار آگے آنے والی سورہیں سورۃ حشر۔ سورۃ تھانیں سورۃ صاف۔ سورۃ جہود میں شروع یا پہلی سورۃ کو حدیث میں مسکات فرمایا گیا ہے۔

فضائل:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا رشد ہے کہ ان سبکت میں ایک آیت ہی ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ علامہ ابن کثیر نے حدیث نقل کرنے کے بعد چلی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ افضل آیت سورۃ حدیث کی یہ آیت ہے۔ "ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن و ذو الجلال و العظمیٰ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ہمیں تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ اور ابن حق کے بارے میں شبہ نہ کوئی دوسرا اگلے تو یہ آیت آہستہ سے پڑھ لیا کرو۔ دو دوسرے دور ہو جائے گا۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کا نزول صلح حدیبیہ ۶ھ اور فتح مکہ ۸ھ کے درمیان ہوا ہے اس سورۃ میں لا الہ الا اللہ تکبر اعلیٰ کی صفت ذکر کر رکھائی گئی تاکہ سامعین کو یہ حس

ہو جانے کے کس عظیم ہستی کی طرف سے ان کو مخاطب بنایا جا رہا ہے۔ اور تاکہ جو اسلام میں داخل ہو چکے وہ خدا کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اور جو اسلام میں داخل نہیں ہو سکے وہ اس کی بزرگی، بڑائی اور عظمت شائبہ کن کر اس کا مقصد یہ ہو کہ عین حقیقی اسلام اختیار کر لیں اسی سورۃ میں بتلایا گیا کہ بتوں کی اور بت پرستی پر بیخ کنی اور بتوں سے خواہ آسمانوں میں ہو زمین میں ہو بر تقدیر کی حکومت و سلطنت ہے وہی مادہ سے جلاتا ہے اسے تو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے اسے ہر چیز کا کام ہے اسی سے مادی کائنات کو پیدا فرمایا اور ہر وقت تہوار سے ساتھ ہے دن و رات میں کامیاب ہے دن رات کا ظہور اسی کی قدرت کی نشانی ہے۔ اس سے عظم ہوتا ہے اس پر عبادت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانو پھر حقائق کی تکمیل نہ دیکھیں اللہ نے رستہ میں وہ خرقہ کرنے کی ترغیب اور تعین فرمائی تھی کہ جو اس رستہ سے تم کو روکے گا اس کی رو میں خرقہ کرو اور سمجھا دیا کہ دیکھو مال تنی جانی چیز ہے۔ پیسے اسوں کے پاس تھ اور تہوار سے پاس ہے جیسے پیسے چھوڑ کر چلے گئے ویسے ہی تم بھی چھوڑ کر چلے جاؤ گے اس کو بند کی رو میں لگاؤ اگرچہ مراحل میں قابل قدر سے گزرنا سے فتح مکہ سے پہلے اپنا وہ خرقہ کیا اس کے لئے بعد میں خرقہ کرنے والوں سے زیادہ اجر ہے کیونکہ پیسے نہ دولت زیادہ تھی یہ اللہ کا انعاموں پر احسان ہے کہ اس نے اپنا رسول تہوار سے پاس بھیجا تھا۔ تمہیں وہ جہالت کی اندھیرا میں سے نکال کر علم و یقین کی روشنی میں لانے کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ تم بھی اللہ کے راستے میں خرقہ کرو گے وہ گویا ایسا ہے جیسا کہ تم اللہ کو قربان دے رہے ہو اور یقین رکھو کہ وہ تہوار کا قرض چور چکا دے گا اور اپنے فضل سے بہت کچھ دے گا دین میں بھی اور آخرت میں بھی اور جو لوگ دین میں لگے گا انہیں دینے اور اس کے رسول کی تعظیم و جاہلیت پر نہیں چلنے ان کا

قیامت میں ہر حال ہو گا وہ ان کے سے چلا جائے اور فریاد کریں گے لیکن ان کو صاف جواب دیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ انہو دین میں کچھ نہیں رکھا ہے ایک جانی ہے۔ ان کا میل تو شریعت اور مروت وہ اصل میں آخرت کی زندگی ہے اور ان کا کام دین میں رکھا ہے۔ اس میں مادی ضرورت و کمالات کی چیزیں رکھ دی گئی ہیں تاکہ انہیں ان سے عارفانہ طور پر اللہ کی صحت میں لگو اور جو اس تہوار سے پاس ہے اللہ کی رو میں خرقہ کرو اور اللہ کے جمع ہونے پر مت تردد بلکہ اس سے خود مطلع ہلاؤ اور دوسروں کو مطلع پہنچاؤ عدل و انصاف قائم رکھو اس سے رسول بھی سکھاتے چلے گئے ہیں اس لئے تم اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر یقین کرو اور رسول کی اتباع کر کے بلند درجات حاصل کرو یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہے اپنا فضل کرے وہی بڑے فضل والا ہے۔ واللہ اعلم!

## سورة المجادلة

یہ قرآن کریم کی ۵۸ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۱۰۵ پر ہے اس سورۃ میں ۳ رکوع ۲۲ آیات ۴۹ کلمات اور ۳۱۰۳ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی پہلی آیت میں "قد سمع اللہ قول ابی جہل کہ فی زوجہا" آیا ہے لفظ مجادلہ یہ تھا کہ اس سے ماخوذ ہے۔

مجادلہ کے معنی ہیں بحث و جھگڑا چونکہ اس روایت میں ابن عباس کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے شوہر کے تہوار کا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش

کرنے لگی کہ میرا ۱۱ صبح سے بچاں کا گزار کیسے ہوگا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور فرمایا میں کہ تمہارے حقیقی دوست نہیں ہو جاتی۔ تمہارے مرنے سے تمہارا ہوگا اور بغیر اللہ اور اس کے ہوتے موت ۱۱ کی موت حرام ہے اور اگر عداوت کے درمیان طلاق دیا جائے تو اس میں موت لڑی تو اور نہ ہو ۱۱ اور ۱۱ ہوگا۔ اور کفارہ دو کرنے کے بعد وہ عورت شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی۔

فائدہ:

کفارہ کھانا عین چیزوں میں سے ایک ہے (۱) غلام آزاد کرنا۔ (۲) اگر غلام کے آزاد کرے یا قدرت نہ ہو تو دو سونے کے پے اور پے روزے رکھنا۔ (۳) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں مسلمانوں کو مختلف مسائل کے متعلق ہدایت دی گئی ہیں شروع سورۃ میں کفارہ کے شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں اسام سے پیسے ایام جاہلیت میں عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی شخص قصداً یا غلطی میں اپنی بیوی سے کہہ دے کہ تو میری ماں ہے تو وہ ماں مگر کیسے اس پر حرام ہو جاتی ہی طرح اگر ماں نہ کہے مگر ماں کے کسی صاحب بن سے جس کا ایک اس کے سے متعلق ہے اپنی بیوی کو تشبیہ دے مثلاً بیوی کو ماں کہہ دے کہ تو مجھ پر اپنی ہے بھی میری ماں کی بیٹہ تو رات جاہلیت میں جب کہنا طلاق سے بھی زیادہ سخت اور قطع تصدیق کا اعلان سمجھا جاتا تھا طلاق کے بعد تو رجوع نہ تھا بلکہ نکاح کی نگرانی نکاح کے بعد رجوع کا کوئی مکان ہی نہ تھا۔ اس سورۃ میں اس جاہلیت کی رسم کا ہمیشہ کے لئے فیصد فرما دیا اور بتلادیا گیا کہ بیوی کو

کر کے بار بار اصرار کیا تھا کہ آپ ایسی کوئی صورت بتائیں جس سے ان کی اور ان کے بچوں کی زندگی چاہا ہونے سے بچ جائے اور یہ کفارہ کی صورت جو عربوں میں ایام جاہلیت میں طلاق کی صورت سمجھی جاتی تھی اس کے باعث میں بیوی میں طلاق کی واقعہ نہ ہو لہذا ان میں یہ عورت کے اصرار و لافظہ بھول سے تفسیر فرمایا اور اس نے یہی اس سورۃ کا نام قرار پایا۔ حدیث میں ۵۵ یا ۵۶ قریب زمانہ میں اس سورۃ کا نزول ہوا۔

رباط:

سورۃ سائدہ کا آخر مضمون رسالت پر تھا اور اس سورۃ کا مفتح یعنی ابتدا مسائل توحید سے ہے نیز پہلی سورۃ کے قسم پر اہل ایمان پر فضل خدای کا بیان تھا اور اس سورۃ کے شروع میں فضل انبوی کا بیان ہے۔ اہل کفر کو مسئلہ کفارہ میں جو پیسے شدت تھی اس کو رفع فرمادیا جس توجہ فضل دونوں سورتوں میں مشترک ہے۔ لہذا تناسب ظاہر ہے۔

شان نزول:

ہندوئی آیات کا شان رواں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے قصہ میں ایک دہائی بیوی کو کہا کہ یہ کہ تو میرے حق میں ایسی سے جیسے میری ماں کی پشت مجھ پر حرام ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس لفظ سے طلاق سے ۷۰ کر تحریم ہدی سمجھی جاتی تھی کہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی۔ خود حقیقی حکم کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدیم دستور کے مطابق فرمادیا کہ میری رسم میں تو اپنے شوہر پر حرام ہو گئی وہ یہ سن کر دواہلا

## سورۃ الحشر

یہ قرآن کریم کی ۵۹ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۱۰۱ نمبر پر آئے اس سورۃ میں ۳۴ احکامات ۲۵ آیات ۲۵۵ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

## وجہ تسمیہ

یہ سورۃ کی ۱۱ ویں آیت میں شکار کا لفظ آئے ہے مشر کے فعلی معنی ہیں لوگوں کو کھانا کرنا اور ان کو کھانے میں سواۃ میں یہود کے احکامات اور ان کو کھانے میں گھروں سے ٹالنے کا ذکر ہے اس لئے اس سورۃ کا علامتی نام سورۃ حشر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سورۃ کا نام سورۃ بنی تغلبہ بیان فرمایا ہے کیونکہ یہ پوری سورۃ غزوہ بنی تغلبہ ہی کے متعلق نازل ہوئی۔

## رہلہ:

پہلی سورۃ ہے اکثر احادیث و احکام میں منافقین کی مذمت اور کفار یہود سے دینی و دنیوی مذکور تھا اس سورۃ کے اکثر احکامات میں یہود کی بعض غلویت اور منافقین کی دینی و دنیوی کاموں کا مذکور ہے اور یہ مسامتہ خصوصیت عقوبت مذکورہ ذکر خدا یعنی ہے درمیان میں ہے کے بعض احکام بیان فرمائے گئے اور اخیر حصہ میں مسلمانوں کو کفار مذکور ہیں جیسے اعمال سے نفرت دہانی تھی ہے اور اسی غرض سے سختی کی تیاری اور احکام دینیہ کی مخالفت سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جس کی تاکید و تقویت کے لئے اپنے

ماں کہنے یا ماں کے ساتھ تھپتھپ دینے سے بڑی کو حدیث نہیں ہو جاتی مگر خود ان کے پاس نہیں چا سکتا جب تک کہ اپنے اس قوس کا کفار نہ آئے اس کے بعد کفار کو اور کرنے کی صورتیں بیان فرمائی ہیں اور مسلمانوں کو بڑی تاکید سے ساتھ متنبہ کیا گیا کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود و قوانین اپنی مرضی سے چھوڑنا تو نہیں چاہیے یہاں داسلام کے منافی حدیثیں ہیں جس کی بنا پر ان میں بھی ذات اور رسالت سے اور آخرت میں بھی اس پر سخت دہش ہوگی۔ اسی دلیل میں بتایا گیا کہ اللہ و انسانوں کے یہ ایک کام کا مسم ہے اور وہ بد وقت ہے جہاں آدمی کے ساتھ سے قیامت کے دن ہر ایک کا عمل اس کے سامنے رکھا جائے گا اور اس کے جزا و سزا سے ملے گی یہ مسلمانوں کو کھانسی تہذیب اور اس کے آداب سکھائے گئے ہیں حدیث میں مسلم مشرہ میں منافقین کا مردہ مذکور تھا اس لئے منافقوں کو ان کی ناشائستہ حرکات سے روکا گیا اور مسلمانوں کو بدعت کی گئی کہ تم خبیثہ امت چیت فقط تک کاموں سے روکنا اور رسول کی نافرمانی کے منصوبے گھڑنے سے خفیہ مشورہ ہرگز مت کرو جو جھوٹی قسمیں کھائے والے منافقین کو تادیب و تنبیہ فرمائی تھی اور انہیں خود روہوں میں تقسیم کیا گیا ایک اللہ والے دوسرے شیطان والے پھر ان دونوں گروہوں کی صفات بیان فرمائی گئیں کہ شیطان والے وہ ہیں جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اللہ کے مقرر کئے ہوئے راستے سے ہٹ گئے ہیں یہ لوگ ماسرر کھائے میں ہیں اور آخرت میں ناکام ہوں گے اور اللہ والے وہ ہیں جو اللہ کے مقرر کئے ہوئے طریقہ کی پابندی کرتے ہیں اور خدا کے مخالفوں سے دوش نہیں کرتے اور دین کے معاملے میں کسی اور کا تور کن و خود اپنے باپ بھائی اور رکنہ برادری تک کی پروا نہیں کرتے یہی سچے مسلمان ہیں انہیں سے اللہ راضی ہے اور آخرت میں بھی کامیاب اور فلاح پانے والے ہیں اسی پر سورۃ کو شتم

صحابیوں کو لے کر اس کے قتل کا حکم دیا کہ وہ لوگ قتل ہو گئے تپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ارادت کو دیکھا کہ وہ اسے تپ اور جنگ اور انہوں سے نکل چنا منظور کیا تپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سب سے باتیں کی تپ اور تپ بھیجیا، لیکن نے چاہتے۔ منافقین یہ سب باتیں کہتے اور خاموش بیٹھے ہیں وہ لوگ کچھ شرم کو کچھ خیر کو لگال گئے اور ہر مسند سے اپنے مکانات کے کڑی تختے سب نکال گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اور خلافت میں ان کو دیگر یہود کے ساتھ خیر سے ملک شام کی طرف نکال دیا یہ انوں مدنی مشر وں اور مشر ثانی کہتی ہیں، وہ وہ ہم!

#### خلعہ سورۃ

سورۃ کی ابتدا اللہ کے پاک ذکر سے قربانی مٹی اور بٹایا گیا کہ آسمان و زمین میں جو بھی مخلوقات ہیں سب خود کا لایا جائی زبان اور اپنے طریقہ سے اللہ کی چکی میں کرتے ہیں اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ چنانچہ اس قدر اور حکمت کے آثار میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ اس نے اہل کتاب یعنی یہودی نصیری کو نکلی دیا ان کے قلوب سے نکال دیا یعنی وہ پہلے ہی صدمہ میں اپنے مکانات اور قلعے چھوڑ کر بھاگ نکلے پھر فرمایا گیا کہ یہ مسلمان تم کو یہ اندازہ۔ تھ کہ اتنی جلدی اور آسانی سے وہ بھی راہ الدین گئے اور نہ انہیں کو خیال تھا کہ مٹی بھر ہے سرداران لوگ اس طرف اس کا قافیہ نگ کر دیں گے وہ اس وہم و گم میں تھے کہ مسلمان ہمارے قلوب تک پہنچنے کا قصد نہیں کریں گے مگر انہوں نے دیکھ لیا کہ کوئی طاقت اللہ کے حکم کو نہ روک سکی ان کے اوپر اللہ کا حکم وہاں سے پہنچا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا یعنی خدا

صفت جلال و جلال کو در فرمایا ہے اور مضامین میں ایک دوسرے کے مناسب ہیں جس سے دونوں سورتوں کا ربط ظاہر ہے۔

فی مدہ

اکمل مفسرین احمد شمس کا اتفاق ہے کہ اس سورۃ میں جن اہل کتاب کا واقعہ مذکور ہے وہ سونٹیر بھی ہیں جو یہود کا ایک بڑا قبیلہ تھا اور مدینہ سے چار مشرق دو میل پر واقع تھا بڑی بڑی حاکم اور بھارت اور سرزمینوں اور مضبوط قلعوں کا مالک تھا، ہجرت کے پچھتے سال ۶۰۰ مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت حملہ کیا جو ۱۰۷۰ سالہ شہر کے نام سے مشہور ہے۔ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمنی میں ان کو خون بہا میں شریک کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے واقعہ کہ عربین اسے صبر کی بات تھستہ دھوکے ہو گئے تھے آپ نے سنا چا کہ اگر سونٹیر بھی خون بہا ہے چند وہ اپنے میں شریک ہو گئے تو ہستہ ہے انہوں نے تپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جگہ بٹھا دیا کہ ہستہ سے تم اللہ کے دے دیتے ہیں اور باہم مشورہ کیا کہ کوئی شخص اوپر چڑھ کر ہنگام کا چتر تپ پر چھوڑ دے۔ آپ کا کہہ تو یہ ہو جانے فوراً وہی تپ کو معطوم ہو گیا تپ وہاں سے اٹھ آئے اور کہا: بیجا کہ تم نے نقش مہد کیا ہے اس مذہبی تم کو بہت ہے کہ مدت کے اندر جہاں چاہو چلے جاؤ ورنہ جو شخص اس مدت کے حد تک نہ گئے گا اس کی گراں داری چاہے گی انہوں نے چلے جانے کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن ابی منافق نے ان کو روک دیا کہ تم کہیں نہ جانا میرے ساتھ دو ہزار آدمی ہیں وہ اپنی جان دے دیں گے مگر تم کو آج۔ نے دیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے



کے اول و آخر میں مسلمانوں و عمار کے تعلقات۔ اسی دریا مخصوص مشرکات عورتوں  
کے تعلق کا حق دے کر ثابت ہے۔ اور ان باتوں میں قیام کے لئے صرف  
انصار میں بات ہے۔

### شان نزول:

۴۰۰ مسلمانوں کا یہ بات پر اتفاق ہے کہ اس سورۃ کا نزول اس وقت ہوا  
جب مشرکین مدینہ کے نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط بکرا دیا تھا کہ یہ کہ جب آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے حج کے لئے سے جہاد کا یہ یہ تو صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں  
مدینہ میں رہتا ہوں۔ اس لئے میں نے حج نہیں کیا۔ یہ خط لکھ کر ان کے بھیجی  
اور والدہ اور بیویوں کو بھیج دیا۔ اس وقت تک کہ ان کے نام  
ایک خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر چڑھائی کرنے والے ہیں اور یہ خط  
ایک عورت کو دے دیا کہ مکہ میں کو پہنچا دے کہ وہ اس سے یہ بات معلوم ہوگی آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علیؓ اور پندرہ سو یا دو سو عورتوں کے  
اس سے وہ خط لے کر آئے۔ اور ان کے احوال سے اس سے اس خط  
اس نے اسے دیا یہ حضرت اس سے لے کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط  
سے پوچھا کہ اس سے یہ خط لے کر آیا ہے یا نہیں؟ وہ اسے یہ کہ اس سے اس خط  
مخالفت اسامہ کے جب یہ خط لکھا تھا کہ میں جہاد کا یہ کہ سلام کو تو اس سے وہی ضرور  
نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ضرور غائب کرنے والا ہے۔ آپ کو ضرور فتح ہوگی اور میرا نفع  
ہو جائے گا کہ میں اس خط کا احسان بخیر سے دل و عیال و اموال کی حفاظت  
کریں گے اور ان کو یہ ضرور نہ پہنچائیں گے کیونکہ میری نیت سے اس کوئی قربت ہے

توئی ہے اس کے دوسروں میں رعب ڈال دیا اور ان کی یہ حالت جس وحید کی بنا پر  
ہوئی کہ اپنے مکانوں کے کڑی تھکے گاؤں کو کھڑے ہوئے تاکہ کوئی پیچہ مسلمانوں کے  
ہاتھ نہ لگے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے کہ جو چاہیے ان مسلمانوں کے ہاتھوں پہنچی وہ  
انہیں کی بدعہدیوں اور شرارتوں کا نتیجہ تھی۔ اسے فرمایا کہ اس بصیرت پر کہ اس  
واقعہ میں بڑی عبرت ہے اللہ سے ڈکھ دیا کہ کفر و ظلم و شرارت و بدعہدی کا انجام کیا  
ہوتا ہے اور یہ کہ بعض ظاہری اس پر ہلکے کر کے اللہ کی قدرت سے غافل ہو جائے  
تو اللہ کا کام نہیں ہے۔

### سورۃ الممتحنہ

یہ قرآن کریم کی ۹۰ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار  
۹۱ ص ۹۱ ہے اس سورۃ میں ۴ رکوع ۱۳ آیات ۵۶۳ حروف ہیں یہ سورۃ  
مدنی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں ایمان والوں کو خطاب کر کے حکم دیا گیا ہے  
کہ جب مسلمان عورتیں جہاد سے پاس ہجرت کر کے آئیں "فامضن حوضہن" تو ان کا  
امتحان کر لیا کرو یہ نسبت سے اس سورۃ کا نام مختار مقرر ہوا جس کے معنی ہیں امتحان  
لینے والی سورۃ یہ سورۃ مسیح حدیبیہ اور فتح کے بعد مبنی بنی نہد میں نازل ہوئی۔

### رابطہ:

سورۃ سابقہ میں منافقین کی بیعت سے روکی کرنے کی مذمت تھی اس سورۃ

میں جس کی وجہ سے وہ میری رہیت کرتے بلکہ میں محض اپنی پرہیزگاری مسافر تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے پا کر آپ نے ان کی گردن مارنے کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اے اہل بدر میں سے ہیں اور اللہ نے اہل بدر کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں مسلمانوں کو کفار کے ساتھ تعلقات سے متعلق اصولوں طور پر یہ ہدایت کی گئی کہ وہ کفار جو مسلمانوں سے ہر پہلو پر ہیں ان سے ہر طرح پر حرکت صورت ضروری ہے لیکن جو غیر مسلم جنگ نہیں کر رہے ہیں ان سے اسان کرنے اور انصاف کر کے کا علم ہے لیکن وہی تعلقات میں سے ایک ہم معاشرتی مسئلہ کا فیصلہ بھی اس سورۃ میں فرمایا گیا۔ مکہ میں بعض مسلمان جو عربی کی زمین کے شہر کا کافر تھے مسلمان عربوں کی نسی طرح بہت سے رہتے تھے پہنچ جاتی تھیں یہی طرح مدینہ میں بہت سے مسلمان عداوت تھے جن کی یہاں کافر تھیں اس مسئلہ میں یہ علم نازل ہوا کہ جب یہی عربوں جو اپنے آپ کو مسلمانتی میں اپنے یہاں رہتے ہیں ان سے الگ ہو کر مدینہ آویں تو اس کا احتساب لے کر پورا اہمیت نہ لینا چاہئے مگر وہ خلاصہ طور پر مسلمان معلوم ہوں تو اس کے کان پہلے کافر خاندانوں سے ہوتی نہیں رہ سکتے۔ ہرگز اس کے کافر خاندانوں نے جو اس پر غریب کیا ہے وہ ان کو یہاں چاہئے پھر کافر عربوں سے مسلمان عربوں کے کان کو سختی سے راکھیں۔ انہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کی گئی کہ جو مناسبتوں میں آپ سے بیعت کرنا چاہیں تو ان سے اس بات پر بیعت کئے کہ وہ شرک نہ کریں گی۔ چربی نہ کریں گی نہ زنا نہ کریں گی نہ اپنے بچوں کو

قتل کریں گی اور نہ کوئی جہت کی ۱۱۱۱۱۱ میں کی اور شروع باتوں میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی گواہی دہاں ہدایت میں غم معاشرہ میں عربوں کے اندر بھیجی ہوئی تھیں ان ہادی ہادی، انہوں نے اپنے کام میں یہاں اور اس بات کا قرار کیا جانے کہ اللہ وہ نہایت اسوہ ہے۔ انہوں نے سوائے مذکورہ باتوں کی۔ انہی سورۃ میں پھر ایسا ہوں جو تائید فرمائی کی کہ وہ ان لوگوں سے دوستی نہ کریں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے۔ واللہ اعلم

## سورۃ الصف

یہ قرآن کریم کی ۱۱۱ سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۱۰۹ ہے اس سورۃ میں ۲۸ آیت ۱۳ رکوع ۲۲۳ قلمات اور ۹۹۰ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی تیسری آیت میں جہاد کرنے والوں کی صفات ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی: "الذین یقاتلون فی سبیلہ صفۃ کانہم بہاں مہ صومہ" کہ اللہ کو یہ بات بہت خوب ہے کہ لوگ راتوں میں اللہ کے دشمنوں سے جہاد کے لئے اس طرح ڈٹ کر تھڑے رہتے ہیں جیسے کہ یہ۔ چاہی ہوئی دیوار۔ اس کی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ الصف مقرر ہوا۔

ترجمہ

ماجد سورۃ میں کفار سے دوستی نہ رکھنے کا ذکر تھا اس سورۃ میں کفار سے

علیہ السلام نے فرمایا کہ: انکو میں اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے جو رسول آئے ان کو  
 کچھ کت ہوں اور آپ بعد خاتم النبیین سے آئے ان کی شامت دیا ہوں تم ان کی  
 فرمانبرداری رہا تو انہوں سے رہی تو ان کے بارے میں ہے۔ ان میں آخری رسول  
 کی نعمت و انعامات میں سے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم شریف اسے اور انہوں سے  
 سب سے معلوم کیا کہ آپ اسی رسول ہیں جن کی شریف آوری کی نصرت میں ہی  
 اسلام کے شروع ہونے کی تھی یہ کہہ کر ان ایہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پروردگار میں اور صاف  
 انکار کر دیا۔ سب اس کی تائید یہ وہاں کہ ان میں سے ہر ایک نے وہاں میں  
 ان کا شمار کیا یہ سب مسلمانوں کو کہہ دیا کہ آپ رسول آپ کے ہیں۔ اسے ساتھ  
 تہاں رہا۔ وہاں کی چاہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جیسے سب سے ساتھ  
 میں اعراس میں رہی۔ مسلمانوں تہاں رسول اور میں کچھ ہے یہ یہاں انصار و مشرکوں  
 میں اور مشرکوں میں حق کے اور نبی کے کی تھی نہ ویش کر رہے لیکن یہ ایک چوری  
 تھا۔ تہاں ویش نہیں کیلئے کہے گا کہ وہاں انہوں پر نہ تھا کہ اسے کچھ  
 مسلمانوں کو بتایا گیا ہے یہاں وہاں کی تھی نہ ویش کا سب سے سب سے وہاں کہ اللہ  
 کے رسول پر نہیں سے نہ تھا۔ وہاں رہا وہاں رہا وہاں سے یہاں رہا  
 خاتم النبیین کے شریف کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہوں سے معاف  
 ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ سے تہاں رہی یہاں رہا وہاں رہا وہاں رہا کہ  
 میں مسلمانوں کے ساتھ رہی جیسے مسلمانوں کے ساتھ رہا کہ اللہ تعالیٰ میں ساتھ رہا رحمت و  
 شریف میں رہا کہ ان کو بتایا گیا ہے کہ میں تم میں سے ہوں اس میں اسلام سے وہ دگار و  
 جہنم میں ان کی طرف اللہ کا حاصل ہوئی۔ وہ اللہ!

چرا فرمادے۔ اب اگر لوگوں سے اس سے کہہ دو۔ انہی باتوں پر پتہ چلتا ہے کہ جسے کی طرح  
 ہیں جو کتابوں کا بار چھوڑ دے۔ یہ باتیں اور یہ سبب جانتا کہ اس میں کیا ہے پھر  
 یہودی اہل کتاب کی حالت بتائی گئی کہ انہوں نے یہی کیا۔ یہ بات قرآن کی پابندی کی  
 امداد والی بات کی گئی کہ یہوں نے اس نے ہمارے ہاؤس کی دامن مانی تحریریں  
 کرتے رہے اور باوجود اس سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے سوا وہی اللہ کا دوست  
 نہیں جنت ہمارے ہی سے ہے اس پر اب یہود سے کہا گیا کہ اگر یہی بات سے تو پھر تم  
 مرنے کی تمہیں کیوں نہیں کرتے۔ یہاں کی بات سننے میں کیاں گئے رہے ہو پھر جس  
 موت سے یہ بھاگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو خدا اللہ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔  
 آگے ہی ایمان کو خطاب کیا گیا کہ وہ اپنے جود کے ساتھ وہی مانتے کریں جو انہوں  
 نے اپنے ایمان سے ساتھ کیا تھا مصلحتوں کے لئے جودا دن کئے ہو کر فریاد  
 پڑھنے کا ہے ہنذا جب جود کی غماز کے لئے ذات دی چاہے تو کاروبار اور دوسرے  
 دھندے چھوڑ کر اللہ کو کہے کہ وہ اور مسجد میں حاضر ہو کر خطبہ سنو ہاں جب نماز پوری  
 کر چکو تو اپنے کاروبار مشاغل اور کمائی میں ملو لیکن اللہ کی یاد سے رات رہے اسی میں  
 تمہاری فحاشیاں دکھائی دے گی۔ واللہ اعلم

### سورة المنافقون

یہ قرآن کریم کی ۶۳ ویں سورۃ ہے اور نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر  
 ۶۴ ہے۔ اس سورۃ میں ۲ رکوع ۱۸ آیات ۸۳ کلمات اور ۸۲۱ حروف ہیں۔ یہ سورۃ  
 مدنی ہے۔

### سورة الحجۃ

یہ قرآن کریم کی ۶۲ ویں سورۃ ہے اور ترتیب میں اس کے اعتبار سے اس کا شمار  
 نمبر ۶۰ ہے اس سورۃ میں ۲ رکوع ۱۸ آیات ۱۸۷ کلمات اور ۸۷۰ حروف ہیں یہ سورۃ  
 مدنی ہے۔

ماخذ سورۃ انفصاف میں توحید و رسالت کا اثبات تھا اور قوم موسیٰ کا ذکر تھا  
 کہ وہ کس طرح خدمت اور قتل و عید کے مستحق ہوئے اور اسی سورۃ کے دل میں توحید و  
 رسالت کا اثبات و رکعتیں میں سے یہود کا جو عہد قوم موسیٰ و پرپی سورۃ میں مذکور  
 ہے مستحق خدمت و عید ہونا مذکور ہے اور چونکہ یہود کا اصل مرض حبس تھا اس  
 لئے سببوں کو اس سے چھاننے کے لئے اس میں روح میں ادا مہم کے ضمن میں  
 آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کا امر اور عکس سے نبی کا عکس سے اس دونوں سورتوں کے  
 اخیر میں تجارت کا ذکر ہے اور اس میں تجارت و عید کا اور دوسری میں تجارت اور یہاں جس  
 سے دونوں سورتوں کا باہمی اور ربط ظاہر ہے۔

### فہام سورۃ

اس سورۃ میں دل اس صحت و یقین پر مبنی جو رسالت محمدی فی کل میں دلیلی  
 پر کیا گیا اس کے ساتھ اس حقیقت کو بھی سمجھا دیا گیا کہ یہ رسالت اور نبی کے لئے  
 واحد و تعلیمات نبوی اور طریق نبوی ہے اللہ نے اس کو اپنے بڑے فضل و احسان بتا دیا کہ  
 واقعی دنیا تک تمام انسانوں کی ہدایت کا سامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

خلاصہ سورۃ

اس سورۃ میں اللہ نے منافقین کا صفوت بڑا فرمایا۔ ان کے حقیقی تلامذہ  
 کہ یہ منافقین منہ پر تو یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں لیکن وہ  
 میں اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ لوگ پہلے درجہ کے جھوٹے ہیں حصولِ التمسین کھاتے  
 ہیں اور کہتے ہیں کہ ان سے کام چل جائے گا اور وہیں نہیں بھیج کر ان کی بات  
 مان لیں گے ان کی زبان پر ایمان اور اس میں کفر ہے ان کا ذیل اذیل تو خدا ہے مگر  
 ان بڑا اور اور مردار ہے یہ بدل اور ارجحاً لوگ ہیں اور ان پر شیعوں وارے  
 پڑتے ہیں کہ مردار پر بولی نہیں جاتی کہتے پڑتے ہیں یہ بھی عربوں کو بھی ادا  
 مت ۱۱ یہ نیک اگر خود ہی جھوٹ جہ میں سے اور ایک طرف میں اس کے سردار (ابی بن  
 سول) نے یہ بھی کہا کہ مدینہ پہنچنے ہی ہم سارے معرکہ ان اہل و پرست مہاجر  
 مسلمانوں کو نکال دیا کریں گے اس کے اس قول پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ  
 ان منافقین کا بھی محض ہے عزت و دست سب اللہ کے ہاتھ میں ہے عزت اے اللہ  
 اور اس کے رسول اور مومنین ہی ہیں۔ خبر میں اہل اللہ کو تلقین فرمائی گئی کہ اس سے  
 وقوف کی طرح تم دیکھو مال اور آدمی میں جی کا کرت پیٹھ چاہا یہ نہ ہو کر  
 ہل اور آدمی محبت میں جھن کر لہ کی چوک پھوڑ بھنور اس ماں کو اللہ کی خوشنودی  
 میں غریب کرو اور نہ اسے وقت بچھنا آگے اور اس وقت خراج کرنے کی تمن غیر منہ ہوگی  
 کیونکہ اللہ میں آتے کے بعد پھر کسی کو بہت نہیں دیتے اور اللہ تمہارے سب کا صل  
 سے خوب واقف ہے۔ واللہ اعلم!

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی پہلی ہی آیت میں "اذا جاءک المنافقون" آیا ہے یعنی  
 سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں "پہلے اس سورۃ میں  
 منافقین کے قول و در عرض پر تبصرہ فرمایا گیا ہے اس لئے اس سورۃ کا نام ہی  
 منافقون مقرر ہوا۔  
 رابطہ:

پہلی سورۃ میں یہود کا ذکر تھا اس سورۃ میں منافقین کا ذکر ہے اور سلا من فتن  
 یہودی تھے۔ نیز سورۃ کے اخیر میں محبت کو دنیا پر ترجیح دینے کا ذکر تھا وہی اس سورۃ  
 کے اخیر میں ہے اس سے دونوں سوروں کے درمیان رابطہ ظاہر ہے۔

شان نزول

عزاد بن مسعود رضی اللہ عنہما صحابہ کرام میں تکرار کیا تھا اس پر بعد اللہ ان  
 بی بن سول بگڑ گئے۔ ان پر یہودیوں کو روکیں تھیں۔ ان کا یہاں سے۔ اس حدیث  
 متفق کہ ان کو روکیں اور فرمایا کہ یہ خود ہی حدیث سے چھپے چھپائے گئے وہ بھی تھا  
 کہ ہم عزت دار ہیں ہم مدینہ سے باہر اس کو نکالیں گے۔ یہ بات حضرت  
 زید بن ارقم رضی اللہ عنہما نے سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں شبہ  
 سے بی بن سول اور اس کے رفقاء کو پوچھا وہ جواب دیا وہ سب گریا اور کہتے تھے کہ  
 حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا اس پر یہ سب تبارک ہوا اور چونکہ بی بن  
 سول کے قول کو سب منافقین پسند کرتے تھے سب کی طرف سے ان کی نسبت کی  
 تھی۔



جہاد کے۔ واللہ اعلم

شان نزول

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو خدمت جنس میں حلاق دے دی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "مسک لعلہ اجمعہا" کہ بچے کو رجسٹ کا عمر نہ دیں اور نہ وہ جنس سے پاک ہو جائے تو گھر چلے جائیں۔

خلاصہ سورۃ:

نکاح و حلاق ن شری حیثیت اسلام میں بڑی ہیبت رکھتی ہے نکاح کو اسلام نے صرف ایک معادہ و معاہدہ بن نہیں رکھا ہے بلکہ اس کو ایک گونہ عبادت قرار دیا ہے اور چونکہ معاہدہ ازدواج کی وابستگی پر عام نسل انسانی کی درستی موقوف ہے اس سے قرآن کریم میں ملکی مسائل و دوسرے دنیوی مسائل و معاملات سے زیادہ اہمیت دی ہے اس سورۃ کا اصل مضمون ملکی رائج سے متعلق طلاق کی حالت چند حکام و مسائل کی تعلیم ہے اس نے حد ملوی طور پر ہر قسم کے احکام اور شریعت سے حد سے رنجش و نفرت کو دور کرنے کا کیا گیا ہے۔ یہاں کہنے کے پس منظر میں حلاق کے متعلق احکامات کا بیان ہے اور دوسرے نوع میں عام احکام کی تفریبات سے زاریا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کا جو مذہب و مذہب تفریق قوم کی مراد ہوتا ہے اس کے بعد تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی گئی کہ فرمایا گیا کہ شریعت کے قوانین قرآن حکیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف کچھ دینے تاکہ تم جہالت کے اندھیرے سے نکل کر علم و ہدایت کے اجالے میں آ جاؤ اور فرمایا گیا کہ اس فرمانبرداری کے بدلے

## سورۃ الطلاق

یہ قرآن کریم کی ۶۵ ویں سورۃ سے در ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۹۹ ہے اس سورۃ میں ۲۸ کوخ ۲ آیات ۲۹۸ کلمات اور ۲۳۷ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ اس سورۃ میں حلاق کے متعلق چند عامل حکام بیان فرمائے گئے ہیں اس مناسبت سے اس سورۃ کا نام طلاق مقرر ہوا۔ اس سورۃ کا نزول نزول سورہ بقرہ کے بعد ۶۷ کے قریب ہے چونکہ بعض حکام حلاق سورۃ بقرہ میں بیان ہوئے تھے اس سورۃ میں مزید احکام طلاق کے متعلق بیان فرمائے گئے۔

راہظ:

سورۃ سابقہ کے اخیر میں بیوی اور اولاد کا ذکر ہوا تھا۔ چونکہ بعض وقت خیال عداوت و بغض ہو جاتا ہے ان کے حقوق واجب و نہی کا باخوش جب کہ ظاہری مدارعت بھی ہو جائے اس سورۃ میں مظاہر ازدواج کے متعلق احکام اور اولاد رضی کے حکام کے بیان سے اس کی مداح ہوگی کہ جب مفارقت (جدائی) پر بھی حقوق کی رعایت واجب ہے تو مفارقت کی صورت میں طریق اولیٰ اس کا واجب ہوگا۔ اور چونکہ اس حکام کے ضمن میں چار جگہ توفیق کا عمر اور ترقیب سے۔ اس نے دوسرے کوخ کا مضمون اس کی تائید میں ہے نیز اس سے اس بات پر بھی دلالت ہے کہ معاملات دنیویہ میں بھی احکام شریعت کی رعایت واجب ہے۔ برخلاف رحم بعض

میں جس میں رحمت میں بہشت کے نعمات میں جہنم کی جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ (اللہ اعلم)

## سورة التحریم

یہ قرآن کریم کی ۶۶ ویں سورۃ ہے اور اس کا شمار ترتیب نزولی کے اعتبار سے ۷۷۷ سے اس سورۃ میں ۴ روئے ۶ آیات ۵۳ حروف اور ۱۲۳ حروف میں یہ سورۃ مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی ابتداء میں ایک وفد کی طرف اشارہ ہے جب کہ حضرت مسیحی بندہ علیہ وسلم نے ایک حال چر کے کہنے سے قسم کی کہ اس کو اپنے اوپر اور فرمایا تھا اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ التحریم متعین ہوا چونکہ تحریم سے علی معنی میں حرام کر دینا۔

ربطاً

ہمکی سورۃ میں حقائق پر مرتب ہونے والے احکام کا بیان تھا جس سورۃ میں ازواج مطہرات کو تحریف بالافراق ہے یعنی افراق سے ڈرایا گیا ہے اور جس سورۃ کے خاتمہ پر طاعت کی ہم تاکید تھی اس طرف اس سورۃ میں ازواج کو خطاب کے بعد رجوع الی اللہ کی تاکید ہے اس سے ربط و تعلق ظاہر ہے۔

شان نزول:

روایت میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف یہ تھی کہ آپ

مصر سے جد سب ازواج مطہرات کے یہاں ہجرت فرماتے تھے جیسے جاتے۔ جب حضرت سب رضی اللہ عنہا سے یہاں ہجرت فرمائی معلوم ہوا کہ حضرت سب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم و شد پیش کیا تھا جس نے فاش فرمائے میں واقعہ ۱۰۰۰ کی دور یہ معلوم ازواج مطہرات و چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت تھی اور سب ایک پائی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرماتے ہوئے اس کے یہاں قیام فرمائیں اس نے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کے مل کر ہجرت کی۔ آپ ان کے ساتھ جانا پھر ان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہاں سے کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا۔ حضور میں سے جس سے پاس تحریف اور اس سے کہیں کہ آپ سے مفاد فاش فرمائیے۔ ہجرت یہ ہجرت سے جس میں ہجرت ہجرت سے چنانچہ یہی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں نے شہد کیا ہے۔

اس پر کیا گیا کہ شہدائی شہدائی کبھی مفاد سے ارادت پر تھی اور اس کا فرق ان سے چوں کیا ہو جس سے شہدائی کبھی اس کی و تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دینی کہ میں نے شہدائی کبھی کا نیز یہ بیان فرمایا کہ اس کو اس کی طلاق ہوئی تو خود بخود و خیرہ و حرم ہوئی۔ حضرت حفصہ کو منع فرمایا کہ اس کی اعلان کی و نہ کر حضرت حفصہ نے چپ سے حضرت عائشہ کو طلاق کر دی یہ بھی شہدائی کہ اس سے نہ نہ حضرت سب رضی اللہ عنہا وسلم و نہ نہ بذریعہ علی مطہر و نہ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے فرمایا کہ تم سے طلاق کی جائے کہ تم سے طلاق فرمائیے۔ تو جب سے کہنے لگیں کہ آپ سے اس نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کر دیا ہے۔



۱۰ احادیث ضروری ہے اس امر کو اجنبی نہیں مانتے تھے نبوت کے طور پر حضرت  
۱۱ وہابیوں کا قصہ بیان فرمایا گیا وہ ان کے متجاد میں قرعوں کی بیوی حضرت سیدہ  
ابنہ کی حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ واللہ اعلم

### سورة الملک

یہ قرآن کریم کی ۱۰۰ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا  
شمار ۷۷ سے ۱۰۰ سورۃ میں ۲ کوح ۳۰ آیات ۳۳۵ کلمات ۱۱۱۳۵۹ حروف میں یہ  
سورہ کی ہے۔  
مہر تسمیہ

اس سورۃ کی ابتداء میں "المَلِکُ الذی بیدہ العِلْکُ" لکھا جاتا ہے  
حق تعالیٰ شان ہے وہ جس کے قبضہ میں تو پادشاہت ہے اس سورۃ کا نام ہے۔  
نی بندت و نحو سے حدیث پانچ میں اس سورہ کا نام "ملک" ہے۔  
۱۰ ملے۔ یہ سورۃ چھ پانچوں کے قلم سے لکھی ہے۔ پانچوں کے نام  
اور قیامت کے ہول اور مصیبتوں سے مخلوق رکھتی ہے۔  
رابطہ:

۱۰ ہند میں حقوق رسالت کا بیان تھا اس سورۃ میں حق تعالیٰ کا بیان  
۱۱ یہ ۱۰۰ احادیث پر ۱۰۰ آیات ہے نیز سورہ سافقہ ۱۰۰ میں بعض عل  
معاہد و شکایت کا ذکر ہے اس سورۃ میں مطلقاً "ملک" لکھا ہے جس  
سے دونوں سوروں میں رابطہ ظاہر ہے۔

فی مکہ۔

جس حد سے فرمایا ہے کہ قرآن پاک میں اس حد کا کوئی ذکر نہیں کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر کس چیز کو حرام کیا تھا اور کس حرام کیا تھا اور نہ یہ  
ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس وجہ سے کیا خفیہ بات کی تھی اور انہوں نے  
اس کو کس سے بیان کر دیا تھا اور نہ ہی ان واقعات کو خواہ مخواہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی  
سے بیان فرمایا اور نہ خود روایح مطہرات نے اس قصہ کو کسی سے ذکر کیا سوائے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ لہذا ان آیات پر مجمل طور پر ایمان رکھنا کافی ہے۔  
واللہ اعلم

### خلاصہ سورۃ

سورۃ کی ابتدا میں "س" واقعہ کے کر سے فرمائی گئی اور رسوں کو خطاب فرمایا گیا  
کہ اللہ نے آپ کے وہ جس چیز کو حرام کیا ہے آپ اس کو اپنے اوپر حرام نہ فرمائیں  
پھر فرمایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی وجہ مطہرہ سے کوئی بات راز میں  
رکھنے کے لئے کسی تھی مگر انہوں نے کسی دوسری وجہ سے وہ بات کہہ دی جس کی خبر  
اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور اراہان مطہرات کو نصیحت فرمائی گئی کہ وہ  
توبہ و استغفار کریں ورنہ اللہ کے رسول کو تم سے بجز مردوں کی سبقت میں اس کے ساتھ  
عام مسلمانوں کو نصیحت فرمائی گئی کہ وہ اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچائیں  
و کوئی گناہ نادانستہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہئے۔ اہل و عیال سے حقوق چوکنگ اس  
سورۃ میں خاص اذکار و ہدایت ہیں اس سے یہ بھی سمجھ جائے کہ محض خاندانی وجہ بہت  
نجات کے معاملہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی آخرت کی کامیابی و کامرانی کے لئے ایمان







## سورة المعارج

یہ قرآن کریم کی ۷۷ویں سورة ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۷۹ء ہے۔ اس سورة میں ۲۸ آیات ۲۲۰ حروف اور ۲۹۷۰ حرف ہیں یہ سورة مکی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

اس سورہ کی تیسری آیت میں معارج کا لفظ آیا ہے معارج معراج کی جمع ہے جس کے لفظی معنی ہیں درجات اور نہ پڑھیں مگر یہاں مراد سے آسمان جو ایک کے اوپر ایک ہے اور اس پر فرشتے چڑھتے تھے ہیں۔ اس لفظ معارج کو سورة کا نام قرار دیا گیا۔

### رابط:

سورة سابقہ کی طرح اس سورة میں بھی معجزات کا اور بعض اعمال موجب معجزات کا بیان ہے جس سے دلوں سورتوں میں ارتباط ظاہر ہے۔

### شان نزول:

مفسرین نے اس سلسلہ میں ایک روایت لکھی ہے کہ ایک کافر حاضر بن عمارت سے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہہ خدا اگر محمد رحق ہے درجہ کچھ دے کہتا ہے وہ تیرے پاس سے ہے تو تو ایک جگر محمد پر برس یا کچھ کہ دردناک طواب میں جلا کر اس پر یہ سورہ مبارکہ نازل ہوئی۔

جنت کئے جائیں گے وہاں ان کی ساری بھٹی اور کھٹی، تیس عذرا ہو جائیں گی جہی اور جلی سب آنکھوں کے سامنے آجائیں گی اور ہر ایک کو اس کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں پکڑ دیا جائے گا کسی کے دائیں ہاتھ میں ہو کسی کے بائیں ہاتھ میں جس سے دہنے ہاتھ میں اس کا عمل نامہ آئے گا وہ اسے خوش خوشی دے گا اور دیکھے گا کہ کچھ کو معصوم تھا کچھ سے میرے ملک کا حساب ہو جائے گا اور میں دنیا میں ایسے کاموں سے بچتا تھا جن سے پکڑا گیا ہوتا تھا اب غرض جنت میں داخل ہوگا اور جہاں پھول سے لہ لہے ہوئے باغات ہوں گے اور وہاں کے اندر ہمیشہ ناز و نعمت اور جلی و آسائش میں رہے گا اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں آئے گا وہ دیکھے گا کہ کاش مجھے نہ ملتا ہوتا تاکہ اپنے رفیقوں کا حساب دے دیتا پڑتا کاش میں ہمیشہ مرضی پڑ رہتا آج نہ دنیا کی دولت میرے کام آئے گی اور نہ میری حکومت، سب کچھ مجھے پہنچے گی۔ فرشتوں کو علم ہوگا اس مرد کو پکڑ لے گئے میں طوق لگاؤ اور پھینچنے سوئے لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو اور کچھ دوس میں پکڑ دو یہ دقت ہوے جو دنیا میں اللہ کا انکار کرتا تھا اور حق جوں و ممکنوں کی خبر نہ دیتا تھا کہ حق کی عدا درج گیری کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور اس کو کھانے پینے کو مسلمین (مغلوں کا دھوون) ملے گا۔ خبر میں سمجھا دیا گیا کہ اسے فرشتوں (اللہ) قسم کہ کر کہتا ہوں کہ یہ قرآن میری بھٹی ہوئی کچی کتاب ہے اور اسے کسی نے خواہش کھڑی اور یہ پرہیز گاروں کے لئے جہانیت ہے لیکن اللہ کو قسم ہے کہ تم میں سے بہت سے لوگ اس کی قدر نہ کریں گے وہ آخر کار بچتے نہیں گے کہ انہیں ہم نے پیسے ہی قرآن کو کیوں نہ مان لیا۔ مہر حال کھدواؤں کے لئے یہ قرآن بالکل قیمتی حقیقت ہے۔ واللہ اعلم!

امانت وارہوں کے اور ہے قول و فاعل میں رہا ہوگا ایسے لوگ اگر کم کے ساتھ  
منت میں داخل ہوں گے سنت کی بدلتی ہوئی صورت سے اور کفار کا یہ خیال کہ انہیں  
ایمان اور عمل صالح کے انہیں راز و تاساں اسے ہر حال میں جائیں گے یہ کبھی نہیں  
واقع اور مقرب ہوا کرتے آئے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے جب جانے گا  
تو سب اپنی قبروں سے نکل کر اسے ہوں گے اور ان کو خدا یاد جانے کا کہ یہ ہے وہ دن  
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ واللہ اعلم

### سورۃ نوح

یہ قرآن مجید کی ۲۹ سورۃ ہے اور اس کا شمار ترتیب روحی کے اعتبار سے  
بھی نمبر ۷ پر ہے اس سورۃ میں ۲۸ آیات اور ۲۳۱ کلمات اور ۹۷۷ حروف ہیں یہ  
سورۃ مکی ہے۔  
وجہ تسمیہ:

چونکہ اس پوری سورۃ میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے اس لئے اس  
سورۃ کا نام ہی نوح مقرر ہوا۔

فائدہ:

قرآن کریم میں صرف دو سورۃیں ہیں جن میں مسلسل ایک خاص ذکر  
کے ۱۱۱ اور ۱۱۲ ذکر نہیں۔ ایک سورۃ یوسف کہ اس میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام  
کا قصہ مذکور ہے اور ایک یہ سورۃ نوح کہ اس میں قصہ نوح کے سوا اور کچھ مذکور نہیں  
ہے۔

جبکہ کہ شات نزول سے معلوم ہوا کہ نصر بن حارث نے جو قرآن کے حق  
ہونے کی صورت میں عذاب کی درخواست کی تھی اولاً اس کا جواب رد فرمایا گیا کہ  
یہاں کی سزا کیلئے اصل سزا کا انتظار کرو ایسے دن میں واقع ہوگی جس کی مقدار  
پچاس ہزار سال ہوگی مردیم قیامت سے۔ اس سلسلہ میں بتلایا گیا کہ ان کفار کی عطا  
قیامت تک نہیں پہنچتی اور اس کے آئے کو حل کہتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک وہ قریب  
ہی آگئی ہے اور جب قیامت آئے گی تو یہ بولناکی کا سہا ہوگا کہ آسمان ٹکس جائے  
گا اور پہاڑ ان کی طرح ٹکس گئے اور یہی نفسی نفسی کا سہا ہوگا کہ لوگ اپنے  
قریبی رشتہ داروں تک کو نہ پہچنیں گے ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوگی اور مجرم اس  
روز چاہے گا کہ میری اولاد بچائی۔ یہاں کہہ قید بلکہ ساری دنیا مجھ سے لئے لیں مگر  
کسی طرح میری جان چھوڑ دیں لیکن یہ سزا نہ ہوگا وہیں تو مجرموں کو بدلتی ہوئی سزا  
سے چال پڑے گا اور جہنم ان لوگوں کو پکارے گی جو دنیا میں اللہ اور رسول کی بات نہ سننے  
تھے کوئی سمجھتا تو چند سوڑ کر ہل دیتے تھے اور دنیا کے سادہ دستان جمع کرنے میں تھے  
رہتے تھے وہ یہ پیر ہل کے باعث مگن مگن کے رکھتے تھے اور دنیا ہی میں پھنسے رہتے  
تھے ذرا سی تکلیف ہوئی تو بے مبری سے چلا اٹھتے اور جب قدرع اللہ ہوئی تو کبھی  
ورغل سے کام لیتے ایسے لوگوں کو تار جہنم سے واسطہ پڑے گا اور قیامت میں نجات  
نہیں کو فیصہ ہوگی جو ہمیشہ نرے کا پاندر ہیں گے مسکین محتاج اور نادار کی مالی امداد  
کرتے رہے ہوں گے قیامت پر ایمان رکھتے ہوں گے اور اللہ کے عذاب سے  
ڈرتے ہوں گے اور اپنی شرما ہوں کی چار تراسور سے حفاظت کرتے رہے ہوں گے

: ربط

سورۃ ساقہ میں موجباتِ قربت کا بیان تھا ان میں سے ایک رسول کی تکذیب بھی ہے۔ اس سورۃ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام سے قصہ سے ضمن میں کہ کیا ہیں ہے نیز مذکورہ سورۃ ساقہ کے ساتھ اس سورۃ میں کفر پر استحقاقِ قربت مذکور کا بھی اشارت ہے۔

یہ تو بے وقوفی، چارے کے مشرکین مکہ کی طرف تو مرنے والے تھے، اپنے وطن کی  
مکھڑیپ کی تھی لہذا آپ گھگول نہ ہوں۔

خلاصہ سورۃ:

کفار مکہ کی سرکشی اور بی اخراجیوں محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی قیامت و  
ہدایت پر تسخیر و آپ کے قرب سے ہوئے وہ لوگ کہ کفر و بغض و کینہ کی آگ میں  
سے کھڑکے کہ ان کے سرش اور نالہاں قوم کا جہنم کا واقعہ سبایا جو ان جیہ  
سوام کی نبوت کے زمانہ میں گزر چکا تھا اس سورۃ میں بتایا جاتا ہے کہ حضرت یونس  
علیہ السلام نے اپنی قوم کو ہر طریقہ سے سکھایا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ  
ہو، حق کی دعوت دی اور خدا کے احکام پر چلنے اور اس کی عبادت کرنی نصیحت کی لیکن  
قوم نے آپ کی نصیحتوں کو مان نہ دیا بلکہ ان نصیحت کو طعش طرح سے ستایا  
آپ پر اتار دے کہے اور آپ کا مذاق اڑایا آپ کو ملک بدر کرنے کی ہامشلی "تحرار  
۹۵۰ سال کی طویل مدت تک برابر قوم کو دعوت دین اسی طرح سے اور تبلیغ حق کرتے  
رہنے کے بعد سوئے معدودے چند افراد کے جو ایمان لائے چل دی قوم سرکشی پر مہار  
کرتی رہی تو حضرت یونس علیہ السلام نے ان کے حق میں دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ

کے تھیں کہ دنیا میں یہ جگہ اسی طرف ہوتی ہے جہاں سے تو اس نے شرف و اکرام،  
 شرف و عظمت، شہرت و اہمیت، انجور و بھوسہ ہوتی ہے۔ وہ جہاں سے اے اے کافروں میں  
 سے ایک بھی زندہ موت تجھ پر چنانچہ خون عید اسلام کی آفتابوں کوئی اور ایسا مانگے  
 ملاقات آئے کہ تم کا وہ آپ مرے اس طرف اسی مومن بچے جو عظمت کو یہ  
 دار کے ساتھ مٹی میں مہر دے گئے تھے اور اپنی ساری زندگی اس سے ملی۔

قًا جرح

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے ارمان کو نبیوں نے  
۱۶۰۰ سال پہلے صراحتاً بیان کیا ہے۔ اسی سے حدیث ہوتی ہے کہ پچھلی دنیا  
کو رسالت سے نوازا گیا حضرت نوح علیہ السلام ہی تھے۔

قَاتِلُوا

نبی اور رسول میں یہی فرق ہے کہ نبی ہر صاحب دلی کو کہتے ہیں لیکن رسول  
کے لئے صاحب دلی ہونے سے ساتھ ساتھ صاحب ثبوت ہونا بھی ضروری ہے  
چنانچہ اہیاء و محمد کا سلسلہ بھی حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوا اور نبی  
کے آسمانی مہمانوں پر اس حد تک عظمت و توحید علیہ السلام سے اکتے سے شروع  
ہو اور حضرت نوح علیہ السلام کی عظمت سے پہلے تو قوم نہ تھی تو یہ اس صحیح مذہبی روش  
کے لئے آتش ہو گئی تھی اور حقیقی خدا کی مدد خواہانہ توحید پر تشریف رکھا شعاع  
میں لکھا تھا۔

94

دنیا میں بہت پرستی کی بناء، سب اور کس طرح ہوئی اس کے متعلق لکھا ہے

کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں پشت تک کوئی کافر نہ تھا جب خدا پرست اور شرک سے پاک تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے سلسلہ سب میں جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اس کے بعد بنی آدم میں بت پرستی شروع ہوئی اور جب اس کا یہ ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے سب بیٹے آیا اللہ اور ایک تخت تھے اور ایک نے اپنی عبادت کے واسطے ایک عبادت خانہ بنایا تھا اس میں خود بھی عبادت کرتے تھے اور دوسرے بھی عبادت خانہ میں حاضر ہونے اور حق تعالیٰ کے دربار میں مشغول رہنے کی نصیحت کیا کرتے تھے چنانچہ بہت لوگ وہاں حاضر رہتے اور ان کی تعلیم کے بموجب نہایت ذوق و شوق سے عبادت کرتے اور ان کی صحبت اور حضوری کی برکت سے عبادت میں سادگت اور شوق حاصل ہوتا جب ان کا اتفاق ہوتا تو لوگوں کو نہایت رونق و حال ہوا اور ان میں آپس میں اس بات کا ذکر ہوتا کہ ہمارے عبادت کا ہم کو ان بزرگوں کی صحبت میں حاصل ہوتا تھا اب وہ بات میری نہیں آتی اب میں جن کو کہ اسان کا چاہی دشمن ہے مروج کو نصیحت چاہ کر ایک چوڑھے بزرگ کی شکل میں ان کے پاس پہنچا اور کہا کہ تمہارے رونق و حال کے ایک تدبیر میں تم کو آتا ہوں وہی عبادت میں مذمت تم کو پھر حاصل ہونے لگے گی۔ اور وہ تدبیر یہ ہے کہ ان بزرگوں کی شکلیں پھر سے تراش دو ان بزرگوں کے کپڑے ان تصویروں کو پہنا کر عبادت خانہ کی محراب میں پہنے سائے کھڑا کرو اور یہ بھلا کہ یہ ہم کو دیکھتے ہیں۔ اس قوم کے بموجب کہ انہوں نے مرنے سے نہیں ان لوگوں کو یہ تدبیر بہت پسند آئی اور تصویروں کو جا کر عبادت خانہ میں رکھا اور یہ دستور بنایا کہ عبادت کے بعد جو شخص عبادت خانہ سے باہر جائے تو ان تصویروں کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دے کر جائے تاکہ اس شخص کی حاضری عبادت نماز میں ان بزرگوں کی مددوں کے

راہ میں۔ اس بات سے وہ وہاں سے ہٹ کر گئے اور اپنی عبادت کریں۔ ہوتے ہوتے اس مرنے سے اس وقت پہنچا کہ عبادت اور رونق و حال موقوف ہو گیا اس ان تصویروں کا فائدہ ہاتھ پاؤں چھوڑنا باقی رہ گیا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد قدم پوسنے کے عوض زمین پوسنے اور کچھ شروع ہو گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے والد لوگوں کو برس کام سے منع کرتے لیکن کوئی اس کی بات کو نہ مانتا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے اختیار بنا کر ان لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ واللہ اعلم

## سورة الجن

یہ قرآن کریم کی ۷۲ویں سورۃ ہے اور تریف نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۱۰۰ پر ہے اس سورۃ میں ۳ رکوع ۲۸ آیات ۲۸۷ کلمات اور ۱۱۲۶ حروف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

چتر تسمیہ

اس سورۃ کی ابتداء ہی میں جنات کی ایک جماعت کے متعلق بتایا گیا کہ انہوں نے قرآن سے سنا اور اس پر ایمان لائے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ایمان و اسلام کی تبلیغ کی جس واقعہ کے ذکر کی بناء پر اس سورۃ کا نام سورۃ الجن متعین ہوا۔

رہنما

سورۃ سابقہ میں قصہ کفر سے توبہ متی کلام کے ایمان نہ دینے پر اس سورۃ میں جنات کے ایمان لانے سے تریف ہے۔ کفار معاصروں کو ان امور پر ایمان لانے کی اس طور پر کہ جہاں ماضی باوجود عود و غلو کے ایمان لانے تو توبہ لیں



پادشہ، اللہ عزوجل کے کھنڈن میں نہیں آئے تھے، اور تہذیب و تربیت کے اس لحاظ سے دونوں سورتوں کا ربط ظاہر ہے۔

### شان نزول:

اس سورۃ کے شان نزول میں امام احمد، ترمذی، بخاری، مسلم وغیرہ و کبار محدثین نے مختلف احادیث نقل کی ہیں جن کا خلاصہ و مطلب بعد اس طرح ہے کہ جو کتب یا میں ہے یوں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برس قریش کو دیکھا اور اس وقت کی دعوت دہی اور ان کی غیبتوں اور ایذاؤں کو بڑے استغفال سے برداشت کیا مگر سن بیٹ القوم ان کا کفر پر صراحت رہا۔ آپ نے یہ خیال کر کے کہ چلو قریش کہ ایمان نہیں آئے تو ہمارے لوگوں کو بھی صیحت کی جانے اس فرض سے پہلے حائف نظر پڑے تھے وہاں کے بااثر سرداروں سے ملاقات کی اور سلام کی سعادت و حضرت کے سید میں منگھ فرمائی مگر یہ حائف کے سردار ابھلی دھوکے کے ساتھ پیش آئے اور آپ کو شہر سے نکال دیے اور اداشوں و آپ کے پیچھے لگا دیے اس حائف کے سفر میں درد ناک اور بھلی غناک واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم و پیش آئے۔ الغرض ان طائف کے خدماؤں سے حائف سے باہر جانے پر مجبور کیا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عکا کا کا قصد فرمایا جہاں ایک بڑا دار یا منڈی لگا کرتی تھی جہاں مختلف بیہوشوں اور قیدیوں کے لوگ باہم خرید و فروش کیا کرتے تھے آپ راست میں مقام کھد میں ٹھہرے اور صبح کی گزرا اور فرمائی مہار میں جو قرآن پاک کی تلاوت فرمائی تو اس وقت جنت کی ایک جماعت نے سنا جو اس حال اور جستجو میں گھومتے پھرتے تھے کہ ان پر آسمانی خبریں بند ہونے کا سبب کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے

مرفراز ہونے سے جنت آسمان پر جاتے تھے اور آسمان لوگوں کی ہمتی جو دنیا کی تہذیب سے متعلق ہوتی تھی ان کو چوری چھپ کے سن آئے اور لوگوں سے جانتے تاکہ لوگ اس حیات کی قیہ و فی کے منقذ ہوجائیں اور ان کی پریشانی کریں اور کائنات کو جو غیب میں ان جنت کے خادم اور پیکر تھے نوازا دیے اور ان کی ہمتی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسکوٹ فرمائے گئے تو جنت کا یہ نظارہ درمہ برہم ہو گیا اور آسمان پر جانے سے جنت کو مسکوٹ ہو گئی اور فرشتے کھپتی کو مقرر ہو گئے کہ جو جنت پہنچے ان کو یہاں پر ہانے کا قصد کریں ان پر آپ کے انکاروں سے وہ نہ پڑے تو جنت نبوت میں تھے یہ یہاں طاعت پٹا ہو گیا ہے اس سے نئے جنت کی نواہیں مختلف ملکوں اور مقامات میں پھرنے لگی تھیں کہ ایک جماعت تو جنت کی مقام کھد میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تلاوت قرآن فرما رہے تھے پہنچ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سن کر حشر درو گئے اور یہ غور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنتے رہے جب سن چکے تو کہنے لگے کہ واللہ یہ جہ ہے جس سے ہم کو اپنا رہائی نہیں ہوتی یہ اللہ کا کلام ہے اور اسی کی حفاظت کے لئے جنت ہوا ہے ہمیں اور کائناتوں سے کہہ دیتے سے مذکر یا گیا ہے کہ ہمیں حیات کوئی امت سن کر اور اس میں پہنچ کر کائناتوں سے نہ کہہ دیں اور وہ لوگ قرآن کے برابر کلام ہائے کا دعویٰ نہ کریں ان کے الغرض وہ جنت خواہی ایمان لے آئے اور اپنی قوم کو بھی یہ کہہ دیتے کہ اس واقعہ کی خبر اللہ نے ہمارے وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور یہ سورۃ نازل ہوئی۔





خدا صہ سورۃ

اس سورۃ میں آپ کو کفار کی باتوں پر صبر کرنے کا حکم دیا گیا اور فرمایا گیا کہ آپ رات میں اللہ کی بندگی پر توجہ دینا اور قریب آگئی رات یا اس سے پہلے کم و بیش نماز پڑھنے اور پھر قرآن پاک پڑھنا سوچنا ہے۔ نماز میں خوب غور و فکر کرنا ایک ایک حرف تک اُگھ کر کے پڑھنے اور سنی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے یہ سونامی کے اندر کی طرف توجہ دینا سب سے پہلے کی بات ہے۔ جہاں کا کوئی پائے والا نہیں اس لئے اپنے سب کاموں کے چھوڑ دینے اور یہ کہ وہ شریکین جو باتیں آپ کی نسبت کہتے ہیں ان پر آپ صبر فرمائیں۔ پھر بتلایا گیا کہ یہ دنیا میں گمن رہے والے اگر آپ کی بات نہیں سنتے اور اللہ ایذا پہنچاتے ہیں ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیجئے وہ ان سے خود غفلت ہے گا اور اس لئے ان کی طرف سے سخت عذاب ہے۔ یہ کہہ کر کہہ کر دقت آنے کی وجہ سے اور اسی وقت اس قریب ہے جب کہ زمین اور پہاڑ زلزلے سے لرز رہ کر پاش پاش ہو جائیں گے اس کے بعد عذاب آسماں سے نازل کر کے فرمایا گیا کہ اللہ نے تمہارے پاس اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے جو میرے لئے بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کے پاس اس کی ہدایت کے لئے رسول کو بھیجا تھا فرعون سے اللہ کے رسول کی بات نہ مانی اور وہی عذاب نازل ہو کر زمین و آسمان کی معصیتوں سے بچنا ہے تو اس کی ایک صورت ہے کہ اللہ کے رسول کو مانو اور قرآن کی ہدایت کے موافق چلو اور اسی وقت کا دل بڑا ہوگا ہے وہ ضرور سکر رہے گا۔ مبراہل یہ قرآن اللہ سے تمہارے بچنے کے لئے نازل کرنے کے لئے بھیج دیا ہے اور اس میں ہدائی کی ساری باتیں سمجھائی گئی ہیں۔ جو چاہے اس رات کو اختیار کرے اور

اپنے رب کی رضا مندی حاصل کرے۔ اسے پھر نصرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا کہ اسے اللہ نے سنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کیا کہ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے ہمارے حکم کی تعمیل کی اور راتوں کی عبادت میں رہے کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات میں کھڑے کھڑے گزار دی سو اللہ تعالیٰ آپ کی شب بیداری کے عقوب میں تخفیف فرماتے ہیں۔ آپ جتنا جس سے تھکتے ہیں اتنے نماز اور قرآن میں پڑھنا یا کرنا اور اس تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میں قرآن میں سے جس امر بھی اس کے جس دوری اور غفلت میں وہ صبر فرماتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کے پھر عذاب خداوندی نہیں گئے اس حالت میں اپنے عمر کی پابندی دیکھو اس سے اس سے اس قیام میں سے عمر میں تخفیف کی گئی مگر فرض نمازوں کا پابندی کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے اور جو کچھ کفاروں میں سے معلوم اور بتاواں گے کہ کچھ حد تک اور اور ان جہتوں پر حسب مقدار حرج کرتے رہو اور یہ کچھ لوگ جو کچھ تم دوسروں کی حد سے لئے حرج کرنا گئے یہ گویا اللہ کو قرض دے رہے ہو جسے اللہ تعالیٰ بہت بڑا چڑھا کر دے گا اور اس کو ہی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا گئے کا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اعز

سورۃ المدثر

یہ قرآن کریم کی ۵۶ ویں سورۃ ہے اور تیسرے زمر کے قہار سے نمبر ۳ ہے اس سورۃ میں ۲۸ کوٹ ۵۶ بات ۲۵۶ احکامات اور ۱۱۳۵ حرف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

سُئِلَ دَىٰ تَآپِ صَلى اللہ علیہ وسلم نَکَر اَھِ نَہِ رَہِ دِیکِ تَوجِہِ نَکِلِ عِیَہِ اِسلامِ اِہْلِ اِصلِ  
فَکَلِ وِیستِ مِیْنِ کِیْکِ نَہِ اِنِی تَہِ پَہِ اَہْاَنِ دَہْشِیْنِ کَے دَہْماَنِ پِٹَہِ جِہِ یَہِ کَہْلِ مَرجِہِ  
جَہِی عَوتِ جَہِ پَہِ پَہِ ظَہِ رَہِی تَہِ اَپَہِ کَہِ وِیستِ مَہْوسِ رَہِی دَہِ پَہِ تَہِ رَہِ مَہِ  
تَہِ رَہِی لَے اَے اَہِ حَضرَتِ مَہِیچَہ لَے مَہِیچَہ کَہِ مَہِیچَہ کَہِ کَہْلِ وِیچَہ رَہِی دَہِ  
پَہِ نَچِ پَہِ پَہِ رَہِی دَہِ رَہِی عَوتِ مِیْنِ سَورَہِ مَہِیچَہ کَہِ اِہْاَنِی اَکَوتِ نَازِہِ  
ہَہْہِی اَہِ اَہِیچَہ سَورَہِ کَہِ اَہِیچَہ مِیْنِ نَہِیچَہ ہَہِ۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کا حاس مضمون اہل وشرائیں و قیامت و آخرت میں مذہب الہی  
سے امان ہے جس میں بتا دیا کہ جو قیامت الہی کی تخلیق و انکاد کرتے ہیں اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکیر اور عداوت برتتے ہیں اور قرآن کی حقانیت سے منکر ہوتے  
ہیں ان کو آخرت میں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ پھر جہنم کی حقیقت بتائی گئی کہ وہ  
کیسی ہولناک ہے اور اس سے مذہب اہل کئے سخت ہیں اور جن فرشتوں کے ذمہ اس کا  
انتظام و نگہام ہے وہ کیسے سخت ہیں کہ وہ کسی کی وجہ سے نہ کریں گے اور نہ کسی پر رحم  
کریں گے۔ پھر بتا دیا گیا کہ جہنم وہی ہے حقیقت و مضمون جہنم نہیں ہے بلکہ بلائے دار  
کی چیز ہے اور جب نہ کفار سے جو جہنم میں داخل ہوں گے پوچھا جائے گا کہ تم کن  
وجہ سے اس جہنم میں داخل ہوئے تو وہ کہیں گے کہ اہل کلمہ ہم دنیا میں صاب رہ کر نہ  
نہ نہ پڑھنے و صاب میں تھے اور نہ فریب اور مسکینوں کو کھانا کھا کر ان پر رحم کرنے  
واہل میں سے تھے اور بہیمان لوگوں کے ساتھ تھے جنہوں نے دین کا خالق بنا رکھا تھا  
اور ہم اس قیامت و آخرت کو سمجھنا کرتے تھے یہی ہمارے جہنم میں داخل ہونے کی

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی بناء دہی "یا بعدہ" سے ہوئی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو مہر کہ کر خطاب فرمایا گیا مہر عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جو حریف سا چڑا  
کچا اپنے پیٹے ہوئے کپڑوں کے اوپر دھڑکے جیسے چار کھل، رضائی کلاف وغیرہ  
جس سے سردی دور ہو سکے چاندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کہ "کر حضرت  
مہیچہ لے فرمایا کہ مجھے گرم کپڑا نہیں وغیرہ اور اہل دہ اور "پہ کچا اور اہل کچہ  
اس لئے "پہ کو "پہا بھا المذکر" سے خطاب فرمایا اور اسی مناسبت سے اس سورۃ کا  
نام سورۃ مہر قرار پایا۔

مذہب

سورۃ سابقہ میں آپ کا تسمیہ مقصود تھا اور انذار کفار کا یہاں مذکور تھا اس سورۃ  
میں انذار کفار مقصود اور تسمیہ ہوا ارشاد ہے کہ یہ ہے کہ سورۃ سابقہ میں "یا بعدہ"  
تسمیہ زیادہ اور قیامت اہل کلمہ میں اور اس سورۃ میں قیامت انذار زیادہ اور قیامت تسمیہ  
کم ہیں اس تقریر سے ربط واضح ہے۔

شان نزول:

احادیث میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نزول وہی کا سلسلہ  
شروع ہوا تو غار حرا میں جہاں آپ خلوت میں عبادت کے سنے لگی تھی ان رات قیام  
فرماتے۔ سب سے پہلے ۳۰ ویں پارہ کی سورۃ علق کی ابتدا کی قیامت ہمارے ہوئیں  
اس کے بعد کئی مصلحت و حکمت خداوندی سے کچھ عرصہ تک کوئی وحی نازل نہ ہوئی اس  
عرصہ کے بعد ایک مرتبہ دفعۃً ایک میدان میں ایک درویش کو "واہ" کی طرف سے

تھیں ہے اور خدا مقدمہ آخرت یعنی موت کے وقت کا بھی حال مذکور ہے جس سے دونوں سورتوں کا ربط ظاہر ہے۔

### شان نزول:

روایت میں سے کہ ایک کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم جو ہم کو قیامت نے سے ڈرا کرتے ہو تو اس کا کچھ حال تو بیان کرو تاہم میں سنوں اور انہیں کہ یہی عقل میں قیامت کا اقرار ہے یہ کہیں چٹا فیل آخضر صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ قیامت کا حال اس سے بیان فرمادے کہ بتائے مردہ ہیں سب اس دن زندہ کئے جاویں گے اور جو کچھ دنیا میں کیا ہے اس کا حساب دینا پڑے گا۔ اس پر اس بد نصیب نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے کہ اگر میں اپنی آنکھ سے کبھی دیکھوں تو بھی یقین نہ کروں اور جو کہوں کہ یہ سب نظر بندگی اور حیات ہیں۔ حقیقت کچھ نہیں کیا ہزاروں سال کے مردوں کی ہڈیاں جو قائم ہیں میں کھیل چکی ہوں گی ان کو حیات جمع کر کے زندہ کرے گا۔ اس پر یہ سورت اہل کافر کے اقوال قیامت کو بیدار اور محال جاننے کے رد میں نازل ہوئی۔

### خلاصہ سورت:

اس سورت کا خاص مضمون وراثت قیامت ہے اور ان لوگوں کو خبردار متنبہ کرنا ہے جو قیامت کے قائل نہیں اور دنیا ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں ان کو بتایا گیا کہ قیامت کا دن بڑے معرکہ کا دن ہے وہ ضرور آکر رہے گا اس میں انسان کو ذرا شک و شبہ نہ کرنا چاہئے انسان یہ نہیں کرتا ہے کہ جو مر گیا اور اس کی ہڈیاں گل سڑ گئیں تو خدا اس کو دوبارہ جمع ہی نہیں کر سکتا حالانکہ اللہ اس پر پوری طرح قادر ہے کہ وہ کبھی سڑی ہڈیوں کو

دوبارہت میں یہ تمام آخرت میں ہونے والے واقعات بتا کر خیر میں نصیحت سے عراض کرنے والوں کو سمجھا دیا گیا کہ انہیں کیا ہو گیا کہ وہ نصیحت کی باتوں سے اس عراض میں سمجھتے ہیں جیسا کہ شریعت سے ذکر کر گئے ہیں۔ ہر حال تمام باتیں صاف صاف سب کو تلائی گئیں اور سمجھائی گئیں سب خدا کو کوئی نہ مانے مگر یہ حقیقت ہے کہ جس کے مذاہب سے ڈرا چاہئے وہی خدا سے جو لوگوں کے گناہوں اور خطیائوں کو معاف کر دیتا ہے کہ اس سے معافی طلب نہ چاہئے۔ (تفسیر زمخشری ۱)

### سورة القيامة

یہ قرآن کریم کی ۷۵ ویں سورت ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۳۰ سے اس سورت میں ۲۰ آیت ۱۶۳ کلمات اور ۶۸۴ حروف ہیں یہ سورت نکلا ہے۔

### وجہ تسمیہ:

اس سورت کی بناءً دینی "لا اقسام یوم القیامة" کے بعد سے ہوئی جتنی قسم ہے قیامت کے دن کی تو اس سورت کی ابتدا و قیامت کی قسم سے فرمائی گئی اور بعد میں بھی قیامت کے حالات اور قیامت کے ثبوت میں مختلف دلائل دیئے گئے ہیں اس مناسبت سے اس سورت کا نام سورت قیامت قرار ہوا۔

### ربط:

سورت سجدہ کے حق کے قریب ارشاد ہے "کل یذوقون العذاب" اور اس سے پہلے کچھ احوال سفر آخرت بھی مذکور ہیں۔ اس سورت میں بھی سفر آخرت کے احوال کی

سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی پہلی آیت میں لفظ دہر آیا ہے جس کے معنی ہیں زمانہ اور تریا طویل مدت اس سے سورۃ کا مسموعہ ہوتا ہے۔ نیز اس سورۃ کا نام دہر اس واسطے بھی ہے کہ اس سورۃ کے شروع میں اس کے باطل عقیدہ کا اور غلطیہ کی ہے۔ اس باطل عقیدہ رکھنے والے جن کو دہر یہ کہا جاتا ہے اس کے باطل عقیدہ کا حاصل یہ ہے کہ اس جہاں میں کچھ تجدید اور انقلابات ہوتے ہیں اس میں اس طرح نہ ہوتا ہے۔ اور اس سے متبادلوں کے تاثرات سے ہوتے ہیں بعض وضع و حالت اس بات میں تبدیلی ہو جاتی ہے بعض مینہ میں بعض برس میں اور بعض سالوں میں انقلابات عظیمہ سامنے آجاتے ہیں یہودیوں کی شکل سے اور جنگل آبادیوں سے انکی نری سے اور تری خشکی سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ کسی طرح انسان و حیوان پیدا ہوتے ہیں اور حویلیہ تھے وہ منت جاتے ہیں اور ایک نوع مہر کو دوسری نوع بن جاتی ہے تو اس سورۃ میں اس دہر کے باطل عقیدہ کا رد فرمایا گیا ہے اور توحید کا ثبوت کیا گیا ہے۔

فی کدہ

اس سورۃ کے کسی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ صاحب تفسیر دہر نے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اس سورۃ کا دوسرا رکوع عاشق کی ہے البتہ پہلے رکوع میں احتمال ہے کہ مدنی ہے۔

رابطہ:

سورۃ سابقہ میں زیادہ تر مجازات کا اثبات اور کچھ مجازات کی تفصیل تھی اس

بوز کر پھر دوبارہ انسان کو جیتا جاگنا کھڑا کر دے۔ پھر بتایا گیا کہ جب قیامت آئے گی تو انسان وہ سب گھبراہٹ کے چائے پینے تلاش کرے گا مگر منکرین قیامت کو کہیں جہنم نہیں ملے گی اور اس دن انسان اپنے اعمال کا پھل و نتیجہ دیکھے گا خدا منکرین کو چاہئے کہ وہ قیامت کے آنے میں حیرہ و ہلاکت نہ کریں بلکہ اس دن کی منتظر سے بچنے کی تیاری کریں اور تیاری خدا کو مانا اور اس کے حکام کو بجالائے۔ اور یہ احکام سب قرآن میں بتا دے گئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا ہے۔ اسے تلاویں کیا کہ منکرین قیامت کے نکار کی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ دنیا کے فائدوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور فوری فوائد کے خواہشمند ہیں اس لئے آخرت سے غافل ہیں انسان اتفاقاً چاہتا ہے کہ اسے ایک دن موت سے محفوظ رکھا جائے۔ اس سے کوئی خوف نہ سکنا ہے نہ دوسرے کو بچا سکتا ہے اس میں دو وقت ہے جب آخرت کی طرف رو دگی شروع ہو جائے گی اور آدمی اپنے رب سے ملنے کے لئے گناہ دیا جائے گا جہنم نکار آخرت کا نہیں بالکل لفظ ہے۔ انسان خواہ اپنی ہستی اور طریقہ پیدائش کو دیکھے کہ کس طرح ایک قطرہ ناپاک سے اللہ تعالیٰ نے اسے تخلیق کرکے انسان بنانے کے جہت میں عبادت پھر نہ کرنا مومن کا پیرا ہے تو خدا قدرت و ذات انسان کو کبھی چار پیدا کر سکتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو پھر دوبارہ قیامت میں زندہ کر کے کھڑا کر دے اور بقیہ انبیاء بھی ہوگا۔ واللہ اعلم

## سورۃ الدھر

یہ قرآن کریم کی ۹۶ ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۹۸ ہے۔ اس سورۃ میں ۲۸ رکوع ۳۱ آیات ۲۳۶ کلمات اور ۱۰۹۹ حروف ہیں یہ

نی آفات و پریشانیوں سے بچانے کا اور اس کے چہرے خوشی و مسرت سے ترنار د  
ہوں گے۔ اور وہ شاہد ہو کہ میں بادشاہوں کی طرف سے مسخر ہو کر بن گیا۔ جیسے میں  
تھے۔ اور وہ جنت میں تیری کی تیش سے مدد کی شدت ہو کر سر و شاہد ہوں  
سے لے کر وہ جنت میں تھے اور وہ اس کی خدمت کے لئے مسخر ہوں گے  
جو طرح طرح کی کھانے اور پینے کی چیزیں ان کو پیش کریں گے وہاں عجیب  
خوشوار بہت سے جیسے ہوں گے انھیں جتنی کو قوت ہی قوت اور حکمت کی بڑی ش  
ہوں گے اور وہ ان کو یاد دلا دے گا کہ یہ سب میرے اور میں تمہارے بیوکار ہونے کا ثبوت  
تھا۔ یہاں تک کہ وہ ان کے اسی وقت اور جنت میں جاتے دیکھتے ہیں کہ ان کی  
مدد کی تہا بہت دیر ہوئی ہے اور اللہ نے ان کے اہل کے مطابق رملی ہر کریں  
میں کی جھوٹا کرتے ہیں مگر ان کو دیکھ کر آخرت سے غافل ہو کر دیا کے سارے  
کھینے میں لگے ہونے ہیں یا نہ سمجھتے ہیں کہ یہاں کیا میں بھی لگ جاتا ہے  
اور آخرت کس نے انہیں ہے جب میرے لئے اور ان کی میں مل گئے تو پھر کس دور  
مدد کی۔ اس بات کو یاد کیا کہ ان کو اپنے بھی میں ہے اور جب وقت آئے گا  
تو چوں اور وہ پھر میرے لئے اور میں کیا ہو رہے۔ یہ حال کسی پر زبانی نہیں  
ہے اللہ نے قرن بھی کرنا میں کارست افلاک۔ اب جو چاہے اپنے رب کے راضی  
کرنے کا راستہ اختیار کرے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان کا چاہنا بھی نہیں ہو سکتا ہے  
جب نہ چاہے وہ وہ ہر ایک کے ظہور و باطن سے خوب واقف ہے اور یہ بھی چاہتا  
ہے۔ مصحف کس کام میں ہے کہ ہم درحقیقت شہابی کی رو سے وہ جیسے جانتے ہے  
جہادیت محل تراپی رحمت میں داخل کر دیتا ہے اور جس کو چاہے کفر و علم میں پڑ رہے  
دیتا ہے جن کے لئے جہنم کا عذاب تیار ہے۔

سورۃ میں یہ وہ ترجمہ جرات کی تفصیل ہے جس میں قرعہ کے لئے بلائے ایمان کا  
بیان ہے اور اس و آخر میں اس کا چھ امکان و اثبات ہے اس کے ساتھ ساتھ انسان کا  
مکلف ہونا بھی ارشاد ہے اور چونکہ کفر کے کار جرات سے آپ کو روکنا ہوتا تھا اس  
لئے آپ کی قتل بھی فرمائی گئی۔

خلد سورۃ

اس سورۃ میں انسان کو بتایا گیا کہ ایک روز اس پر یہ بھی گردا کہ جس میں  
اس کا نام روشن بھی نہ تھا پھر اللہ نے سے اپنی قدرت سے ہمہ در میں بنایا اور اسے  
سے اور دیکھنے کی قوتیں عطا فرمائی۔ وہ وہ اختیار کرنا میں بھیجے گا کہ اس کی  
آرامش کی جائے کہ وہ اپنی قوتوں سے کام لیتا ہے پھر اللہ نے اپنی کتابوں اور  
رسولوں سے ارشاد کیا کہ اس دنیا میں کیا اس کے لئے مفید ہے اور یہ حضرت  
اب جو انسان اپنے اختیار و رد سے اللہ سے ملے ہوئے مفید کاموں کو دیا میں  
کرے گا اور اس کا شکر گزار ہو رہے گا اسے آخرت میں جہنم اور جنت کی دانی مدد  
تخصیب ہوگی اور جو اللہ کی ہدایت کے موافق عمل نہیں کرے گا اسے آخرت میں نہایت  
تکلیف دہ اور دکھ بھری زندگی عجب ہوگی اور حقوق و ذریعہ میں میں سزا کرنا جہنم کی  
سزا میں جھوٹ دیا جائے گا۔ جنت کی دینی نعمتیں انہیں تخصیب ہوں گی جو دنیا  
میں اپنے فرائض کا ذمہ لیتے ہیں ورنہ کو بحسن و خوبی ادا کرتے ہیں اور قیامت کی  
جواب دہی سے ڈرتے ہیں اور خوف کھاتے ہیں اور اللہ کی محبت میں حق بولتے ہیں  
اور قید میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنے مال میں سے ان کو کھانا  
کھاتے ہیں اور یہ کام محض اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ قیامت





### شان نزول:

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشت کے بعد کھار  
میں تہہ قیامت نہائی کہ چاند آئے۔ اس سے میں یہ ایسا بھل گم دور  
میں پائے گی اور پھر تو میں وہ دور وہ آئے اچھے پائے تھے اور کون  
کے تھے وہ میں نے اسے کی تھیں اس کی طرح میں توک جنت میں چاہیں گے  
اور بے میں کی کہ میں جہنم میں آئے پائے گے۔ جنت میں اس طرح کا راستہ  
آرام ہوگا اور جہنم میں اس طرح سے مصائب اور مصائب کا لطف ہوں گے، توں کو  
کھار کہیں نہ رہے اور کھار سے عورتیں ہیں میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پائے  
ہوں گے کہ ہاں صاحبہ قیامت ہے۔ کی ورائی یہ کیوں ہو رہی ہے یہ  
کیونکر ہوگا کہ یہ سیدہ بچیں پھر زندہ ہوں گی مگر یہ قیامت کے اس سوا ہے اور حق  
پہ اس سورۃ کا نزول ہوا۔

### خلاصہ سورۃ

اس سورۃ کا مرکزی مضمون قیامت، عجز و شرا اور جزاء و سزا کے متعلق ہے۔  
کہ، اللہ تعالیٰ جو قیامت و عجز کے متعلق ہے کے ملک و تراد و کار کی تردید  
فرمائی گئی اور پھر اللہ کی چند قدر توں سے بیان کرنے سے بعد قیامت کے واقع ہونے  
کی دلیل دی گئی کہ جب اللہ رب عذاب اپنی قدرت سے پانی کے درجہ مراد زمین کو  
رندہ رہتا ہے تو انہوں کو زندہ کرتا اس کی قدرت کے لئے کیا مشکل ہے پھر قیامت  
کے دن کے کچھ حوالے ہیں فرماتے ہیں کہ اس دن میں پھٹ جائے گا اور پھٹ  
روٹی کی طرح ہوا میں اڑے پھر ان کے تو جب ایسی صحت اور محکم جہ اب کا یہ حال

لیکن اس دن ان لوگوں کی جنتوں نے ان کے احکام کو نہ میں جھکا پھر بڑی شامت  
آئے گی کہ ان کا یہ دنیا کی جنت میں چند دور رہے۔ انہوں نے ان لوگوں سے یاد کیا  
کہ اللہ کے لئے ہر جھکاؤ میں کے حکم کو ہی، مگر ان کے ہاں یہ جہنم میں رہ گئی  
اس قدر صاف صاف اور واضح باتوں کے بعد اب نہیں کہ باتوں کا انکار سے نہیں  
یہ باتیں گے۔

### سورۃ النباء

یہ قرآن کریم کی ۶۹ویں سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا  
شمار نمبر ۸۰ ہے۔ اس سورۃ میں ۲۸ آیت ۴۷ کلمات اور ۸۰ حروف ہیں۔ یہ  
سورۃ مکی ہے۔  
ترجمہ:

اس سورۃ کی ابتدا "عسم بسم نعوں عن الساء العظیم" سے ہوئی ہے اس کے  
معنی فرمے ہیں اور ہم، عظیم کے معنی میں ہیں جو چونکہ اس سورۃ میں قیامت سے دن  
کی خبر اور قدرت جزاء و عذاب کا بیان فرماتے ہیں جو کہ عظیم ہے اس مناسبت سے  
اس کا نام سورۃ النباء مقرر ہوا۔

### رابطہ:

اس سورۃ میں سورۃ ساجدہ کی طرح قیامت کا انکار وقوع اور واقعات جزاء  
و سزا مذکور ہیں جس سے دونوں سورتوں کے درمیان رابطہ ظاہر ہے۔

رابطہ۔

سورۃ سجدہ کی طرح اس سورۃ میں بھی واقعات اور "واللھم احسب علقاً" میں اور "ھل احک" "آپ میں کذبین کی تہذیب اور ان کی تہذیب پر آپ کا تسلیم مذکور ہے۔

### شان نزول:

بہت دھم معاند اور ضدی کفار اپنی عقل کے "سے فرمودہ خلاق عام کو کچھ بھی حیاں میں نہ دیتے تھے۔ عائد قیامت کا عادیہ واران کو قرآن سے سنا چکا تھا اور قدرت خداوندی نے اس کو آتش کر یا چا تھا مگر وہ معاند کفار جب بھی کہتے ہیں کہجے کہ تادی کچھ میں قیامت کا تا نمیک معلوم نہیں ہوتا اس لئے اس سورۃ کو انہیں فرما کر تاکہ یہ اثبات قیامت فرمایا۔

خلاصہ سورۃ

اس سورۃ کا اصل مضمون آخرت و قیامت سے متعلق ہے قرآن کریم کی نظر میں انسان کی قسم پرانی حراہیں پر "سرت کا انکار، اس سے عظمت ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کی اہمیت کا ایک بڑا حصہ ثبوت آخرت اس کے منظر و حیات اور وہاں پیش آنے والے واقعات سے متعلق ہے یہ سورۃ اس کی دور میں نازل ہوئی جب کفار کو دوبارہ زندہ ہونے اور آخرت کے قائم ہونے سے بڑا تعجب ہو رہا تھا اور وہ اس حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے اس سورۃ میں قسمیہ کلام کے ساتھ فرمایا گیا کہ قیامت ضرور آئے گی اور جس راہ سے کسی کو رہین پر گناہ زارے آئیں گے اور وہی کا سارا کلام درہم برہم ہو جائے گا اس دن دل در رہے ہوں گے آنکھیں بھی ہوگی

ہوگا تو "میری چیزیں کس شمار میں ہیں اور دنیا کی کوئی معبود سے معبود چیز کسی کو بناو نہ آئے گی۔ پھر مگر یہ قیامت سے گئے جہنم سے سخت ترین عذابوں کا ذکر فرمایا گیا اس سے برخلاف جو دُک دنیا میں اللہ سے اترتے رہے اور اس کے احکام کی پیروی کی۔ اسے اس کے سے استی طرح طرح کی نعمتیں ہوں گی پھر قیامت کے اس بعد کی عذابوں پر مبنی اور ان عذابوں کا بیان فرمایا گیا کہ اس میں یا جارت کسی کو وہاں کھونٹے کی جھت نہ ہوگی اور فرشتے بھی صرف بست کھڑے ہوں گے۔ اس دن انسان کو سب کچھ دیکھ لے گا جو اس نے موت سے پہلے دنیا کی زندگی میں کیا ہوگا اس ان کفار و مکررین قیامت میں اپنی مدد کو دیکھ کر تترن کر رہیں گے کاش وہ مٹی ہوتے اور عذاب آخرت سے بچ جاتے۔

### سورۃ والنازعات

یہ قرآن کریم کی ۹۷ویں سورۃ ہے اور تہجید نزولی کے اعتبار سے اس کا شمار ۸۰ ہے۔ اس سورۃ میں ۴۶ آیات ۸۱ اکملت اور ۹۱ء ناف ہیں۔ یہ ۱۰ قافیہ ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کا پہلا لفظ "انازعات" ہے جس کے معنی ہیں قسم ہے بھینچنے والوں کی اور مفسرین نے وہ فرشتے مراد سے ہیں جو کافروں کی جان سختی سے نکالتے ہیں۔ اسی ابتدا کی لفظ کی مناسبت سے اس سورۃ کا نام "انازعات" ہے۔

## سورہ عیسٰی

یہ قرآن میں ۱۹۰ ویں سورہ ہے اور تہیب نزول کے اہم سے اس کا شمار نمبر ۲۳۔ اس سورہ میں ۲۲ آیات ۱۳۳ احکامات اور ۵۵۳ حرف ہیں۔ یہ سورہ گئی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورہ کی ابتداء ”عیسٰی و عیسیٰ“ سے ہوئی عیسٰی کے معنی ہی اس نے تیسری چڑھائی اور تیسرا روزاواہ۔ عیسٰی عیسٰی ہو چکا اس سورہ کے نزول کا سبب ہی عیسٰی تھا جبکہ شان نزول سے معلوم ہوگا۔ اس نے اس سورہ کا نام ہی عیسٰی مقرر ہوا۔

ربط:

پہلی سورہ کی طرح اس سورہ میں بھی قیامت کا مضمون زیادہ ہے مگر چار اور مضامین بھی مذکور ہے۔ مگر مضمون قیامت سے دونوں سورتوں میں ارتداد کا خبر ہے۔

فائدہ

اس سورہ کا ایک نام سورہ اسطر اور ایک نام سورہ الایمان بھی ہے۔

شان نزول:

روایت میں ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کے پاس سردارانِ قریش و رومائے مشرکین جیسے عقبہ بن شیبہ اور رجبہ بن شیبہ پہنچاں ہی ہشام بن مہر بن خلف وغیرہ بیٹھے تھے اور آپ ان کو

ہوں گی یہ منکرین آج یقین نہیں کرتے بندہ یوں کہتے ہیں کہ میں مر جائے اور بنیاں گل سزا جائے کے بعد کیا کوئی زندہ ہوا ہے یہ کوئی عقل میں آئے وہاں بات ہے۔ ہم تو اس کو نہیں مانتے کہ اس زندگی کے بعد کوئی دوسری بھی زندگی ہے چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے فرعون کا ذکر کیا گیا کہ پچھلی تاریخ گواہ سے کہ خدا کے پانیوں اور حق نے جنہوں کو بڑی بڑی سزائیں بھگتتا پڑیں اور بتلایا گیا کہ فرعون باوجود اپنی اچھلی طاقت وقت و حکومت و سلطنت کے اس کو کس طرح مر کی کمال پڑی اور وہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ناکام رہا اس کو انکار حق کی یہ سزا ملی کہ صدر میں پتے نہ دیکھو سمیت ادب کر ہلاک ہو اور آخرت میں عذاب جہنم علیحدہ اس کے لئے تیار ہے۔ اس واقعہ سے منکرین کو سمجھا دیا گیا کہ وہ فرعون کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور آخرت و قیامت سے منکر نہ بنیں جس قدر کہ اسے خدا نے اتنا بڑا عظیم لشکر آسمان بنا کر کھڑا کر دیا اور زمین و پہاڑ میدان چاند سورج پیدا کئے تو اس کے نزدیک دوبارہ انہوں کو پیدا کرنا مشکل ہے۔ خیر میں بطور قطعی فیصلہ کے سایہ کیا کہ جس نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کے حرام و حکام نہ مانا اور رکشی و بدعت کی اور دنیاوی زندگی کا متوال رہا تو اس کا لٹکا نامرنے کے بعد جہنم ہے۔ اس کے برخلاف جو دنیا میں اللہ سے ڈرا اور ذکر کرنا ہوں اور نافرمانوں کو اس نے چھوڑ دیا تو ایسے شخص کا لٹکان مرنے کے بعد جنت ہے لہذا یہ لوگ قیامت کو جہنم سمجھیں جس روز یہ اسے دیکھیں گے تو یہ خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں صرف ایک صبح یا ایک شام رہے یعنی اس وقت قیامت کو تیار جلد آئے وہ خیال کریں گے مگر پھر اس وقت کا بھنا کچھ کام نہ آئے گا۔

مئی کہ یہ نعت مقلیٰ اللہ نے مجھ اپنے فضل سے پہنے بدھوں کے سنے اتاری ہے تو چاہئے کہ اس کی طرف پوری توجہ لی جائے پھر مقرر انسانوں کے غرور کو باطل کرنے کے لئے بتا دیا کہ اس انسان ایک نبی تھی حق پر مبنی تھی وہ کسی سے پیدا کیا گیا جس جب انسان کی اصل اللہ وحی ہے تو اس کو کہاں زیب آتا ہے اور یہ انسان کی کہانت اور کبیرہ جڑت ہے۔ اس قدر حق و سب سے ہونے کے باوجود اپنے منہم حق کی کاشک اور نہ کرے اور احسان فراموش ہو اس کے بعد حق تعالیٰ نے اپنی چٹوٹا ہری نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے جن کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں تاکہ یہ نعمتیں حق شناس اور ایمان کا باعث ہوں اس کے بعد حق تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہوتا ہے کہ اس وقت ان کفار کو باغی کی کار و معوم ہو جائے گا اس دن نفسی نفسی کا عالم ہوگا حوا دینا جس کسی کا کوئی کیا قرین و عزیز ہوگا اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا وہ باپ بیٹی حتیٰ کہ ادا سب آنکھیں بھی نہیں گئے اس دن صرف اعمال فیض ہوں گے جن لوگوں کے پاس اہم صاف ہوں گے وہ اس دن بلباش بلباش ہوں گے اور فاسق و فاجر اور کافر و منکر اپنی بدامنیوں کی وجہ سے عسرت میں ڈوبے اوسے ہوں گے اور ان کے پیروں پر کدورت اور یہی پھیکی ہوئی ہوگی۔ غلام یہ کہ اس سورۃ میں انسان کی ابتدائی حالت حجة و صمات اور حسرت کی کیفیت اور جزا و سزا کا نقش مختصر اور دلکش طریقہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

### سورة التوہید

یہ قرآن کریم کی ۸۱ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۷ ہے۔ اس سورۃ میں ارکوع ۲۹ آیات ۱۰۰ کلمات اور ۳۳۶ حرف ہیں یہ سورۃ

دین اسلام کی خوبی اور شکر و بہت پر مبنی ہے اور کہاں توجہ سے ان کے ساتھ باتوں میں مشغول تھے اس میں ایک نایاب صحابی ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور قلعہ کلام کر کے اپنی طرف متوجہ کرنے لگے اور کہنے لگے یا رسول اللہ فلاں آیت کس طرح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بے وقت و بے گل سوال سے ناگوار ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف التفات نہ فرمایا اس حال میں اس سورۃ کی یہ ابتدائی آیات نادر ہوئیں۔ روایت میں آتا ہے کہ جب جو آپ حضرت جبرئیل کی روئے سے ان آیات کو سنتے جاتے تو آپ خوف زدہ ہوتے جاتے یہاں تک کہ "کلا ایھا لکدکرہ" جب آپ نے اس تا تو آپ مجھ گئے کہ یہ غلطی محض طبیعت کے واسطے ہے۔ اور ادا صریحی و عتاب ہے ان آیات کے تلاوس کے بعد آپ حضرت بن مکتوم بن مکتوم کے گھر تشریف لے گئے ان سے اپنے قدر بیان فرمایا اور ان کو سے کہ گھر تشریف لے آئے اور اپنی چادر مبارک بچھ کر اس پر ان کو بٹھا دیا اور ہمیشہ ان کا اکرام فرماتے رہے۔

خلاصہ سورۃ۔

ابتداء میں حضرت عبد اللہ بن مکتوم کے واقعہ کا ذکر فرمایا اس کے بعد حمایت فرمائی مئی کہ جو صاحب صادق بن کر حاضر خدمت ہو اور دین کو اغلاص کے ساتھ حاصل کرنا چاہے ایہ شخص انکسارت اور توجہ کا مستحق ہے۔ نسبت بن مقرر اور حکیم شخاص کے جو اپنے غرور غلی کی وجہ سے حق کی پروا نہیں کرتے ایسے لاپرواہ اور منکر ہوں گے اسلام قبول کر لینے کی فکر میں اس قدر انہماک کی ضرورت نہیں کہ سچے صاحب آپ کی توجہ سے محروم رہ جائیں۔ اس کے بعد قرآن کریم کی بڑائی بیان فرمائی



وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتداء "ادھا السماء انقطرت" سے ہوئی ہے یعنی جب آسمان پھٹ جائے گا غلط فہمی کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔ اس سورۃ میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے اس مناسبت سے سورۃ کا نام سورۃ انفطار ہوا۔

رابطہ:

اس سورۃ میں سب سے پہلے سورۃ کی طرح قیامت و عذاب کا بیان ہے اور درمیان میں غفلت پر تنبیہ ہے جس سے اہل علم سے اس کا ربط واضح ہے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کا بھی مرکزی مضمون قیامت و آخرت اور وہاں کی جزا و سزا سے متعلق ہے اس دنیا میں انسان کی اصلاح کے لئے قیامت و آخرت پر ایمان لانے کی اسام کی نظر میں بڑی اہمیت ہے اس لئے قرآن کریم کثرت سے قیامت و آخرت کا ذکر کرتا ہے اور ہر وہاں کے حالات کا نقشہ پیش کرتا ہے تاکہ انسان کو اس حقیقت کا پورا یقین ہو جائے اور یہ وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ یقین کیا ہے جب کہ دنیا کا یہ سارا نظام درہم برہم ہو کر اور سر تو ترتیب دیا جائے گا اس دن انسان کے اچھے برے اعمال سب سامنے رکھ دیئے جائیں گے اگر کسی کے ذہن میں اعمال کی جزا و سزا کا یقین نہ ہو تو انسان اس دنیا ہی کی مدت اور عیش و آرام کا فریضہ ہو کر اپنے پیار کرنے والے اور منہم عقل کو صرف بھول جاتا ہے بلکہ اس کا تاثرات اور باطنی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سورۃ میں پہلے قیامت کے بعض حالات کی طرف اشارہ ہے پھر فرمایا

میں کہ یہی دو دن ہوگا جب ہر شخص کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں اس نے جو کچھ کیا تھا اس کا انجام کیا ہوا۔ پھر انسان کو غفلت پر تنبیہ کی گئی کہ یہ دنیا میں خود بخود نہیں آگیا بلکہ اس کا پیدا کرنے والا ہے وہی اس کی پالیسی کرتا ہے اور اس کے فرشتے ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں اور اس سے اقوال و افعال کا ایک تسلسلہ ریکارڈ تیار کرتے ہیں جو قیامت کے دن جانچ جائے گا اگر اس کے اعمال میں ایمان اور عمل صالح موجود ہے تو اس کا شمار نیک لوگوں میں ہوگا اور جنت میں داخل کرایا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ آرام میں رہے گا اور جس کے اعمال نامہ میں ایسے اور عمل صالح نہ ہوگا وہ بدکار شمار ہوگا اور جہنم میں اس کا ٹھکانہ ہوگا جہاں وہ ہمیشہ عذاب و عذاب کے عذاب بخینے رہیں گے اس وقت ہر ایک کا فیصلہ اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہوگا اور وہاں صرف اللہ ہی کا حکم چلے گا۔ واللہ اعلم

## سورۃ التطفیف

یہ قرآن کریم کی ۸۳ نمبری سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۸۶ ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۳۶ آیات ۷۲ کلمات اور ۵۸۷ حروف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتداء میں "وبل للمطففین" آیا ہے جس کے معنی ہیں بڑی خرابی ہے ناپ توں میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام المطففین یا سورۃ تطفیف ہوا۔

رابطہ:

چاہیں گی تاکہ نیک عمل کی رحمت اور اجر میں منکرین کی اس روش کا ذکر ہے جو وہ مؤمنین کا خلاف کرتے ہیں اس کو یاد کیا۔ وہ وقت بھی آئے والے ہیں جب یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ وہ حق اور باطل قرار دیں اس کا فیصلہ ان کی فی الواقعہ اڑی ہو جائے۔ اس طرح آخرت سے اجر و نجات کو تو یہی فیصلہ سامنے رکھا گیا۔ واللہ اعلم

### سورة الانشقاق

یہ قرآن کریم کی ۸۳ برکری سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۸۳ ہے۔ اس سورہ میں یک سو ۵۵ آیات ۸۹ حروف ہیں۔ ۸۳۳۸ حرف ہیں۔ یہ سورہ قی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورہ کی ابتداء میں لفظ الاسماء المشتملہ واقع ہوا ہے کہ انشقاق کے معنی میں پھٹ جانا جس کا یہاں سے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ اس سے اس سورہ کا نام انشقاق ہوا۔

رابطہ

مجازات اہمال کا مضمون سورہ سابقہ اور اس سورہ میں مشترک ہے جس سے کتاب ظاہر ہے۔

خلاصہ سورہ

دوسری کئی سورتوں کی طرح اس سورہ میں بھی ابتداء قیامت کے بعض

اس سورہ میں بھی سابقہ سورہ کی طرح اہمال کے بعد کا بیان ہے اور ان میں سے بعض حقوق اہمال سے تفصیل رکھنے والے اہمال کو بیان فرمادیے ہاں خصوصاً ناپ توں میں کی کرنا۔ لہذا مضمون مجازات اس سورہ اور سابقہ سورہ میں مشترک ہے جس سے رابطہ ظاہر ہے۔

شان نزول:

مدینہ میں ایک شخص تھا جس کو ابو جہید کہتے تھے وہ اپنے پاس دو صاع رکھتا تھا یک بڑا جس سے وہ دوسروں سے مال لیتا تھا اور ایک چھوٹا جس میں سے ناپ کر وہ بیچتا تھا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

خلاصہ سورہ:

اس سورہ میں بعض اہمال و حقوق العباد جو فطرت کے مناسب تھے ان کو بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ جو لوگ حقوق اہمال تک کرتے ہیں ان کے لئے سخت سزا ہے کیونکہ حقوق العباد کے متعلق فرمادیا گیا کہ ان کو کیا معلوم نہیں کہ ایک روز زندہ ہو کر خدا کے دربار میں سب اہمال کا حساب دینا ہوگا۔ اس پر جو کچھ کہا ہے اسے فرشتے برابر لکھ رہے ہیں جب وہ مردہ ہو جائے گا تو اس کا عمل نامہ ایک محفوظ جگہ رکھ دیا جائے گا وہ جگہ ہر کاروں کے لئے تحسین اور نیکو کاروں کے لئے عقوبت ہے ہر نیک و بد دونوں کے انجام کا مقابلہ کیا گیا اور تصویر کے دونوں رخ انسان کے سامنے رکھ دیئے گئے اب یہ فیصلہ کرنا اس کا کام ہے کہ وہ کس رخ پر اپنی زندگی کو ڈھالتا ہے۔ ہر شخص کے ساتھ یک لوگوں کی ان نعمتوں کو ذکر فرمایا جو ان کو آخرت میں دی



### وجہ تسمیہ

اس سورۃ کا نام سورۃ البروج اس وجہ سے مقرر ہوا کہ اس میں آسمان کے نبیوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ بروج بروج کی جمع ہے جس کے معنی قعدہ۔ معبود قدرت اور بندہ قدرت سے ہیں۔ یہاں بروج سے مراد تو وہ بارہ بروج ہیں جن کو آفتاب ایک سال کی مدت میں طے کرتا ہے یا آسمانی قعدہ کے وہ حصہ ہیں جن میں فرشتے پہرہ دیتے ہیں یا بڑے بڑے ستارے مراد ہیں جو دیکھنے میں آسمان پر معلوم ہوتے ہیں۔

رابطہ:

اس سے قبل کی سورۃ میں کفار اور مومنین کی سزا و جزا کا ذکر تھا۔ اس سورۃ میں کفار کے مسلمانوں کے خلاف معاملات میں مسلمانوں کو تسلی دی جا رہی ہے اور اس کے بعد کفار کو عقاب کی دھمکی دی گئی ہے۔

### شان نزول:

آفتاب بہت طلوع ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی دعوت عام کو کون کو بتا شروع کی تو قریش کو کہ یہ بات سخت ناگوار ہوئی چنانکہ یہ ان کے قدیمی دین و دستور کے خلاف تھی جس کی وجہ سے انہوں نے مسلمان ہونے والے حضرات کو اپنے حکم وستم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا اور کئی جبر و تشدد ایسا نہ چھوڑا جس کا مظاہرہ مسلمانوں پر نہ کیا ہو۔ غریب مسلمانوں نے سزا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی دی اور فرمایا کہ عترتِ نبویؐ کا زور و ثلوت جانے کا اور یہ تمہارے آگے دلیل و مغلوب ہوں گے۔ اس پر کفار و مشرکوں نے گے

حالات کا نقشہ کھینچا گیا اور اس حقیقت کو یاد دلایا گیا کہ ہر انسان اس دنیا میں جو کچھ کرے گا وہ اس کا بدلہ اسے آخرت میں ضرور مل کر رہے گا۔ اور دنیوی اعمال کے نتائج میں آخرت میں کامیابی اور ناکامی کے اس نقشہ کو سامنے رکھ دیا گیا ہے جو قرآن کی دعوت کی اس راہ سے کہ آخرت میں جس کا اہل نامہ رہا ہے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کامیاب و کامران ہوگا اور جس کا ایمان نامہ اس کی چپٹے کے پیچھے سے پائیں چھٹ میں دیا جائے گا تو اس کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ اس بات جس عظمت کی وجہ سے اس بڑائی کا آخرت میں شکار ہوگا یعنی انکار آخرت اس پر سے متنبہ کیا گیا۔ پھر بظاہر قدرت کی نیکیوں کو بطور دلیل کے پیش کر کے بتایا گیا کہ انسان کی حالت میں تبدیلیاں آتی ہیں اور یہ موجودہ حالت بھی رانا بدلیں گے۔ دنیا کا موجودہ کارخانہ سب درہم برہم ہو جائے گا۔ قیمت ضرور آئے گی اور آج جو باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں وہ سب سامنے آئیں گی جس کی وجہ سے حقیقت ہے تو کیا وجہ ہے کہ انسان اپنے حالات میں تبدیلی نہ کرے اور اپنے آپ کو اس حقیقی مالک کی اطاعت و فرمانبرداری میں نہ لگا دے۔ خیر میں کافروں اور مومنوں کے، بہائم کو مختصر اللہ تعالیٰ میں ہرایا گیا ہے۔

### سورۃ البروج

یہ قرآن کریم کی ۸۵ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے نمبر ۲۷ پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۲۲ آیات ۱۰۹ آیتوں اور ۲۷۵ حروف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

چنانچہ اللہ رب اعزت نے کفار کو ان کے ظلم و ختم پر مستحب کرنے اور مسلمانوں کو تسلیم کرنے کی خاطر یہ سورۃ نازل فرمائی۔

خلاصہ سورۃ

اس سورۃ میں منکرین کے لئے سخت عقیبے اور ان کے لئے برے نام سے ڈرایا گیا ہے ساتھ ہی مسلمانوں کو تسلیم کرنی کی تلقین کی گئی ہے اور ان کو ظلم و ختم کا نشانہ نہ بنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ خود خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ سورۃ ہر مسلمان کے دل پر گہرائی سے چھو جائے اور اس کے لئے تاریخی شہادت کے طور پر مصیبت اور غم کا ذکر فرمائیے اور فرعون اور اس کے لشکر اور قوم خود کا ذکر فرمائیے جس سے کفار کو یہ جتنا ناقص تصور ہو سکے کہ اللہ پر ایمان رکھنے والے مرد اور عورتوں کو مصیبت سے بچانے کی عبادت سے بڑے بڑے لوگوں کی چاہ کا باعث ہوتا ہے وہ دنیا میں گرفتار بھی نہ ہو سکتے۔ قدرت میں وہ جہنم میں نہیں گئے اور جو جہنم سے بھاگنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی گرفتاری میں کرے گا۔ منکرین کو خدا کا عذاب بھی یاد دلانے کی خاطر یہ سورۃ نازل فرمائی۔

فائدہ

صحابہ اور خود یعنی خدق کے جہنم نے بڑی بڑی خدقیں کھود کر ان سے بھریں اور بہت سے ایسے ذوال کراں کو دیکھا اور بھیاں والوں کو اس میں ڈالا اور

لعون و مطلوب ہوئے۔

کون تھے کس طرف اور کس زمانہ میں تھے ان کا مذہب کیا تھا اس سلسلہ میں مصرین نے کئی واقعات بیان کئے ہیں، ایک واقعہ ان میں ہو ایک مرتبہ شام میں ایک مرتبہ داروں میں بعض ایک مرتبہ حبشہ میں بھی نقل کیا ہے۔

تمام قسوں کا حاصل ایک ہی الفاظ سے کہ نزل قرآن سے قبل ایک مشرک اور یہودی بادشاہ نے ایک حق پرست اور توحید الہی سے سرشار جماعت کو بہت پرستی باطل پرستی پر مجبور کیا اور جب نبی سے اس کے مطالب کو ٹھکرا دیا تو عام اور چار بادشاہ نے اس کو قتل کرنے میں جھجک کر ردہ چار دیا مگر نتیجہ کے اعتبار سے حق پرست جماعت کے حصہ میں کامرانی اور ہمیشہ کی فلاح آتی اور ظالم و باطل کو شہر جہنم دنیا میں بھی خائب و حائر ہوئی اور آخرت میں ہدیٰ جہنم کی مستحق ہوئی۔ تو نزل قرآن کے وقت اہل عرب ان میں سے کسی واقعہ سے صراحت گاہ ہوں گے اس لئے کفار کو یہ آیات سنائی گئیں۔

## سورۃ الطارق

یہ قرآن کریم کی ۸۶ نمبر کی سورۃ ہے درحقیقت نزل کے اعتبار سے اس کا شمار ۳۶ ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۶ آیات ۱۶ کلمات اور ۲۵۳ حرف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

ترجمہ تفسیر:

اس سورۃ کی تفسیر و تفسیر و تفسیر سے فرمائی گئی طاریق کے معنی ہیں جو چیز رات کو نمودار ہو اس سے مراد روشن ستارے ہیں اس ملاہبت سے اس سورۃ کا نام

اشارت ہے۔

رابط:

سابقہ سورۃ میں موسیٰ بن نعلی کے ساتھ کھڑے ہو کر وحی کی تھی اس سورۃ میں تحقیق وغیرہ کے الفاظ کا ملحوظ رہنا اور وحی کا امکان اور وقوع، وحی کی پہلی یعنی قرآن کریم کا حق ہونا مذکور ہے اور سورۃ سابقہ کے اخیر میں بھی حقیقت قرآن کا مضمون تھا۔ جس سے دونوں سورتوں کے درمیان ربط و تماس واضح ہے۔

شان نزول:

لکھا ہے کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک تاریک ٹوٹا اور ملک کا ایک شعلہ اس سے ظاہر ہوا۔ ابو طالب ڈرے اور چچا یہ کیا بچ ہے آپ نے فرمایا کہ یہ ستارہ ہے جو آسمان سے شیعہ لوگوں کو ہٹاتا ہے اور یہ قدرت الہی کی نشانی ہے پس اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام یہ سورۃ لے کر آئے ہوئے۔

خلاصہ سورۃ

اس سورۃ میں بتلایا گیا کہ نبی میں جو کچھ انسان کرتا ہے اور جب وہ وقت آنے کا کہ قیامت قائم ہوگی تو اس کے سامنے اس کا اہل نامہ پیش کیا جائے گا اور اگر اس کو قیامت میں شبہ ہوا اور اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ مرنے کے بعد انسان پھر دوبارہ زندہ کر کے کھڑا کر دیا جائے گا۔ تو انسان اپنی پہلی پیش پر غور کرے کہ جس نے اسے ایک ناپاک قندہ کی سے نشانہ بنا کر دیا یقیناً اسی طرح وہ عاقبت اسے دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے پھر قیامت کے دن انسان کی وہ ساری باتیں سمجھیں

چھپ کر رہتا تھا اور چھپ کر رہتا تھا وہ سب ظاہر ہو جائیں گی اور اس دن کرموں کو دیا سے پتا لگے گا کہ کوئی حجابی اور مددگار نہ رہے گا اور قیامت کے سطرین اپنے اہل سے ناسخ کے خاف کو کر دیں جن کی حکمت میں جو دن رات جو روز توڑ رہے ہیں اور اس طرح کی تہذیب کر رہے ہیں تو وہ یہ یاد رکھیں کہ حق تعالیٰ کی تہذیب بھی ہماری میں اور ظاہر ہے کہ اللہ کی تہذیبوں کے آگے ان کے پھل پٹے اور تہذیبوں نہ چل سکیں گی اور انہیں ان کے کئے کی سزا مل کر رہے گی۔ ہاں جو قصور سے انہوں کی انہیں بہت مل ہوئی ہے وہ وہی ہوئی ہے۔ اللہ اعلم

سورۃ اعلیٰ

یہ قرآن کریم کی ۸۷ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۸ ہے اس سورۃ میں اراکون ۱۹ آیات ۷۷ کلمات اور ۲۹۹ حروف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتدا "سبح اسم ربك الاعلیٰ" سے ہوئی ہے یعنی سے بزرگ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اور جو کس آپ کے ساتھ ہیں اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح کیجئے۔ غلط اہل کے معنی ہیں سب سے بڑا۔ غالب، سب سے اچرا۔ عایشہؓ یہ اللہ کی ایک صفت ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام اعلیٰ ہوا۔

رابط

سورۃ سابقہ میں ہجرات آخرت کا ذکر تھا اس سورۃ میں بھی اصل مقصود یعنی

عدت - سخت کا مقصود ہونا اور اس کا حقیقہ تسلیم اور معرفت، امت و صفات و ترکیب و احوال و صفت ہے، مثلاً مقصود سے اور مقصودیت - سخت کی تقریر کے لئے ان کا کافی ہونا اور اس کا مصلحت اور حقیقہ فلاح کی تعلیم کے لئے اس لئے کیر ہا تھا اور مثلاً ہے اور اسی کے قریب قریب غرض سے سورہ سابقہ میں بھی حکایت قرآن بیان کی گئی تھی جس سے دونوں سورہوں کا ربط ملتا ہے۔

شان نزول:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ درجہ قرآنی سورہیں نازل ہونا شروع ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ خیال گزرا کہ میں خود پڑھا تھا نہیں ہوں ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کوئی چیز بھول جاؤں، اس لئے اس سورہ میں حق تعالیٰ نے آپ کی تسلی فرمائی کہ آپ کبھی بھولیں گے اسی واسطے حدیث شریفہ میں ہے کہ آپ اس سورہ کو بہت محبوب رکھتے اور ان میں جلی رحمت اور عیدین و بعد میں کثرت جلی رحمت میں یہ سورہ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ تلاوت فرماتے تھے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا نظم دیتے ہوئے رب تعالیٰ کی بعض قدرتوں اور اس اعدائے کائنات کی جہالت کی جسمانی اور ماحولی حیثیت کے لئے اللہ نے فراہم کئے ہیں۔ جس سے یہ تعلیم مقصود ہے کہ انسان کی پرورش اور تربیت کا سراسر کر کے اپنے خالق "رب" کا شکر گزار بندہ بنے تو یہ ربانی کا وہ اجر ہے اور قرآنی ہدایت کے مطابق دنیوی و دینی برکتوں کا سوا اپنا ترکہ نہیں کرے اور اللہ کی مقرر کی

ہوئی ہمارے کو بحال سے اپنے ہی ملک - سخت میں کامیاب و ہمارا ہوں گے لیکن جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور دنیا ہی کی ہلکی کوسب چھوٹتے ہیں اور گناہ - سخت میں فلاح نہیں پاتے تیرہ میں ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا، لیکن وہ جہنم ہے جو قرآن میں بیان کیا ہے۔ لیکن یہاں حضرت "اسم" یہ سورہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جیلوں میں سنا ہوا تھا اور "سارے ہی" کی تبلیغ کرتے چلے گئے ہیں۔

الحمد!

### سورۃ الغاشیہ

یہ قرآن کریم کی ۸۸ مکی سورہ ہے ۱۰ ترتیب: اس کے اعتبار سے اس کا شمار ۶۸ نمبر ہے اس سورہ میں ایک رکوع ۲۶ آیات ۹۲ کلمات اور ۳۸۳ حروف ہیں۔ یہ سورہ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورہ کی ابتداء ایک سوالیہ جملہ "هل اتاك حبيث الغاشية" سے ہوئی ہے کہ یہ آپ کو ہاشیہ کی پھوٹ رہی ہے۔ ہاشیہ قیامت کو کہتے ہیں کیونکہ ہاشیہ کا معنی ہے چھپ جانے والی سب کو ڈھاپ لینے والی ایک ایسی چیز جس کی پکڑ سے نجات کے لئے عدا غاشیہ کی ممانعت ہے اس سورہ کا نام سورہ غاشیہ مقرر ہوا۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورہ کا مرکزی مضمون بھی یہی ہے کہ قیامت و آخرت ضرور ہوگی اور اس دنیا میں انسان سے جو کچھ لیا ہوگا اچھا یا برا اس کی جزا و سزا اس کو وہی ضرور ملے گی

یہ ۷۰ کی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورہ کی ابتداء الفاظ "محمّد" سے ہوئی ہے جو مبعی کی آیت پہلے کو کہتے ہیں "میں رسول تعالیٰ نے اس وقت کی قسم کہ میں سے کسی منہ سے اس سورہ کا کوئی کلمہ نہ نکلے گا اور کتب میں اس کا ذکر نہ ہوگا۔"

رابطہ:

سورہ ساجدہ کا مضمون مومنین اور کفار کی مز سے متعلق تھا اس سورہ میں مقصود اصل قرطینی کی جز و جزا و وجہ کرنے والے علم کا بیان ہے۔ اور شروع میں تمہید کے طور پر حصہ پاک کی ہوئی آیتوں کا ذکر ہے اور آخر میں قرطینی کی بعض سزاؤں کا ذکر ہے۔

خلاصہ سورہ

اس سورہ میں قسب کلام کے ساتھ بتایا گیا کہ قیامت ضرور آتی ہے اور قیامت کے عکسین کو اس وقت ضرور سزا دی جائے گی۔ اس کی تائید میں فرمایا گیا کہ زمانہ گزشتہ میں جن امتوں نے اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں سرکشی کی ان پر عذاب کی دھمکا کر اس طرح رہا کہ ان کا نام تاریخ میں ایک صرت کا نشان بن کر رہ گیا کچھ تاریخ کے واقعات میں سے تو سہارنورد اور فرعون کے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ سب قومیں اپنے زمانہ میں کمال عروج کو پہنچی ہوئی تھیں اور ان کو حکمت سلطنت سب کے مالک تھے مادی ذرائع اور وسائل کی ان کے پاس کئی تھی مگر تا فراموشی کے بدعت جب اللہ کی پکڑ میں گرفتار ہوئے تو تباہ و برباد ہو کر ختم

ہے اس سورہ میں اولیٰ قیامت کی ہولناکی کا یہ خاص منظر ایک خاص انداز میں پیش کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جب قیامت کی ہولناکی اپنا پک فٹش چاہے کسی و اتنی جھپٹ نہ دے گی کہ وہ کسی بھی طرح اس کا مقابلہ نہ کر سکے اس وقت انہوں نے کھار سے تمام انسان دو گرد ہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ کے حصہ میں ذات و رسالت کے سوا کچھ نہ ہوگا اس کا لفظ نہ جہنم ہوگا جس کی مصیبتوں اور عذابوں کا تصور نہیں کیا جاسکتا ان میں جہنم کو کھول دیا جائے گا اور کتب میں اس کا ذکر نہ ہوگا جو اس جس سے نہ جھوک دور ہوگی نہ جسم کو کوئی فائدہ حاصل ہوگا دوسرا گروہ وہ ہوگا جو اس دل خوش و خرم ہوگا اس کے چہرے بشارت اور خوشی سے دمک رہے ہوں گے انہوں نے دنیا میں جو کچھ اللہ کی خوشی کے لئے کیا تھا اس کے نتائج دیکھ کر خوش ہو رہے ہوں گے اور انہیں وہاں جنت کا وہ پیش و تمام نصیب ہوگا جس کا اس وقت تصور نہیں کیا جاسکتا اس کے بعد انہوں کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اللہ کی مخلوقات کو دیکھ کر اس کی قدرت و حکمت کا اندازہ کریں اور اس کی معرفت و بندگی حاصل کریں۔ آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ ان عسکرین کے نثار پر فخر نہ کریں آپ کا کام تو سیدھی روہ کی طرف دعوت دینا ہے وہ آپ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے وہ اپنے انجام کے خود ذمہ دار ہوں گے اور اپنے لئے ہی سزا جہنمیں گئے ہر شخص کو آخرت کر اللہ کی طرف جانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کا حساب میں گے۔ واللہ اعلم

سورۃ الفجر

یہ قرآن کریم کی ۸۹ نمبر کی سورہ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۱۰۰ ہے۔ اس سورہ میں ایک روایت ۳۰ آیات ۱۳ کلمات اور ۳۸۵ حروف ہیں۔

### چہرہ قسمیہ:

اس سورۃ میں اتنا اعلیٰ لا اقسام بعد الحمد سے نہ گئی ہے اور بعد (شیر)  
(د) ای ای تنالی نے قسم خالی ہے اسی وجہ سے اس سورۃ کا نام بعد مقرر ہوا۔

رابط

سورۃ سابقہ میں اعمال سوچ بچازات کا بیان تھا اس سورۃ میں بھی ایسے ہی  
اعمال کا بیان ہے مگر وہاں ثبات اقلیہ اعمال ثباتی تھی اور یہاں اعمال خبری ہے اور  
تجربہ میں اعمال خبری کے بعض مخصیصات جو کہ مشقت و فتن کے قبیل سے ہیں مذکور ہیں  
اور ختم پر اعمال خبری و شرعی سزا و جزا مذکور ہے۔ واللہ اعلم!

### شان نزول:

روایت کیا گیا ہے کہ قریش میں ایک کافر اسید بن کلدہ انہایت قوی و بیکل  
اور پہلوان تھا اس کی طاقت کا یہ حال تھا کہ اپنے پاؤں کے نیچے گائے بیل کا چڑھ دیا  
بیٹا اور لوگوں سے کہتا چڑھ کھینچ کرے۔ پاؤں کے نیچے سے باہر کہ بہت سے لوگ  
مل کر رو رہی کرتے مگر چڑھ کھینچنے سے ٹکرے ٹکرے ہو جاتا اور اس کے پاؤں کے  
نیچے سے نہ اٹھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی تو وہ کافر  
ایمان نہ لایا اور اس نے بہت سخت کلمات آپ کی شان میں کہے اور کہنے لگا کہ تم  
مجھے تشویر و رخ کے منوکوں سے کیا مارتے ہو میرا مدینہ دیکھو ان سب کو سزا دینے  
کے لئے کافی ہے۔ میرے مقابلہ کی تاب کون پاسکتا ہے اور بہشت کی نعمتوں سے مجھے  
کیا پھسلاتے ہو میں نے شادیوں اور خوشی کی تحریک میں اتنا مال خرچ کیا ہے کہ  
تجہاری بہشت کی نعمتیں اس کے سامنے بچ ہیں اور تجہاری جنت کی قیمت میرے اس

ہونگے۔ اس کے بعد عام نعمتوں کی ترغیب مل رہی رہی ہے۔ جب اللہ کسی  
نہایت کو فرماتا۔ ماں دوست عطا کر دے تو اترتا ہے بڑا خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ اس  
سے مقصود اس کا شکر دیکھنا ہوتا ہے اور پھر جب نہایت کی ورنہ تک کر دی جاتی ہے  
جس سے مقصود اس کا سرو و رخ کا دیکھنا ہوتا ہے تو وہ شہوہ شکایت کرنے لگتا ہے کہ  
یہ جو استحقاق کے رہی نعمتیں مجھ سے کم ہو گئیں۔ پھر بتلایا گیا کہ یہ دنیا میں اس کا  
مال اس لئے نہیں ملے گا کہ اس پر قرآن اور تحفہ کرے۔ اور نہ اس لئے لیا گیا کہ  
بے مہری کا مظاہرہ کرے بلکہ انسان کو چاہئے کہ اگر اس کو ماں ماں سے تو اس سے  
قیمتوں کی پرورش کرے مسکینوں کی خدمت کرے اور حق داروں کے ساتھ حسن سلوک  
کرے نہ کہ وہ جو کر رکھے۔ پھر انسان کو آخری انہماک کی طرف متوجہ کیا گیا کہ  
قیمت تھی ہے وہ تہہ کی اور سب کچھ نہ ہو جائے گا۔ پھر دوبارہ نئی متعقد ہوگا اور  
سب کو حساب و کتاب کے لئے جمع کیا جائے گا اس وقت انسان کی آنکھیں کھلیں گی  
لیکن اس وقت مجھے وہ اوشن سے نہ کوئی فائدہ ہوگا۔ اس نے اللہ کی حق پر  
مطہن ہو کر ایک اعلیٰ لئے تھے اس کو میرے لئے وقت ہی بٹارت نے کی اللہ کی رضا  
اور اللہ کی بہشت میں دیکھنے کی اور یہی ایک بندہ کی کامیابی و کامرانی سے جس کی تمنا  
اور آرزو و گوشش ہونی چاہئے۔ (الفتح المصلح ص ۱۸)

### سورۃ البیلہ

یہ قرآن کریم کی ۹۰ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا  
نمبر ۳۵ ہے اس سورۃ میں ایک کونج ۲۸ آیات ۸۲ کلمات اور ۳۳۷ حروف ہیں۔ یہ سورۃ  
نئی ہے۔



فہم کو سنوارا اور وہ چمرا ہوا جس نے اسے خاک میں ملا دیا۔ واللہ اعلم!

## سورۃ اللیل

یہ قرآن کریم کی ۹۴ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۹ ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۲۱ آیات اعلیٰ اور ۲۱۴ حرف ہیں۔ یہ سورۃ مکی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی ابتداء میں اللہ عزوجل نے لیل کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا "واللیل اذا بعثنی" کہ قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے یا آفتاب کے نوروں کو چھپا لے۔ اس مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ اللیل مقرر ہوا۔

رابطہ:

سورۃ سابقہ میں اعمال اور ان کی جزاؤں کا اختلاف مذکور تھا اس سورۃ میں یہی مضمون ہے جس سے دونوں سوروں کے درمیان ارتباط طر ہے۔

شان نزول:

کہ معظمہ میں دو شخص رئیسوں میں بڑے بڑے مدار تھے ایک حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دوسرا عبید بن جراحؓ اور ان دونوں کا معاملہ مال کے حرج کرنے میں مختلف تھا۔ میں ہا وجود مدار کے فقیر کو کوڑی بھی نہیں دیتا تھا اور اگر کوئی اس کو بخیر نصیحت کے کہتا تھا کہ خیر بنوں پر حرج کر کے آخرت کا ذخیرہ کیوں نہیں کرتا تو وہ جواب میں کہتا کہ آخرت ہے کہاں اور اگر بالفرض ہو بھی تو میرے پاس اس قدر مال ہے جو مجھے

جنت کی نعمتوں سے کافی ہے۔ حضرت مالؓ بھی اس کے غلام تھے فقیر طور پر اسلام لے آئے تھے جب ان کو معلوم ہوا تو وہ ان کو بہت تکلیف دینا تھا حضرت ابو بکرؓ کو علم ہوا تو مسرت جان کو فرمایا "راہ فرمایا۔" الطرض حضرت ابو بکرؓ نے مسلمانوں کے حق میں درمستور رکھی اللہ علیہ السلام اور اسلام کی ضروریات میں بے دریغ اپنا مال خرچ فرمایا۔ چنانچہ کچھ کی راتوں کی تیس ہزار سال کے عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام حالت صرف فدا کی صرف چھ ہزار درہم بچے تھے جو سفر ہجرت اور مسجد نبوی کے سے زمین کی خرید و دوسرے ایک کاموں میں صرف فرمائے اس سورۃ میں انہیں دونوں حالتوں کا ذکر ہے کہ جو بکرا ایمان صدق۔ اور اکرم میں انتہائی وسیع رکھتے تھے اور امیر بن ظہر کفر کذب اور کفر میں انتہائی وسیع رکھتا تھا۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ کا اصل مضمون انفاق فی سبیل اللہ ہے جس کا انجام یہ بتلایا گیا کہ جو شخص ایک رات میں مال شیع کرتا ہے اور ساتھ ہی دل میں خدا سے ڈرتا ہو اور اسلام اور قرآن کی بات کو سچا سمجھتا ہو تو وہ راحت و آرام کی جگہ (جنت) میں پہنچایا جائے گا اور جس سے خدا کی راہ میں خرچ نہ کیا اور اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے ثواب کی پروا نہ کی اس کا دل بے باق اور اللہ کے وعدوں کو جھوٹا سمجھتا ہو تو وہ آخر کار عذاب الہی کی انتہائی تپن کی جگہ (جہنم) میں بھیج دیا جائے گا اور مسرت الہی اس کو مستثنیٰ نہیں کہ کسی شخص کو ربودنی نیک یا بد ہے نہ مجبور نہ اسے پس اللہ نے ہدائی و بھلائی کو خوب کھول کر بیان فرمادیا ہے۔ اب جو شخص جو روی اختیار کرے گا آخرت میں اسی کے موافق اس سے برتاؤ ہوگا۔ واللہ اعلم!



تقریباً کی ضرورت نہ ہوگی صرف اسی تقریر کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا۔ گویا ہم ساروں میں مستقل حد بھی اتنی چل سکتا ہے معلوم ہو سکتا ہے چونکہ آگے چھٹی چھٹی پاس پاس ساریں ہیں اس سے سب کا تقریر واحد میں شلک کر دینا زیادہ مناسب معلوم ہوا۔ جیسا کہ امام ربانی رحمہ اللہ نے بھی سورہ کوثر کی تفسیر میں داعی سے آخر تک کا ربط ایک ہی تقریر میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم!

### شان نزول

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیماری کی وجہ سے دو تیس شب نہیں اٹھے ایک کافرو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا اور اتفاق سے وہی آنے میں بھی ایر ہو گئی تھی جس پر دوسرے شرکین نے بھی کہا کہ ان کے رب نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اس سورہ اٹھی کا نزول ہوا جس میں ابن امیر افاضت و طعن کا جواب دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاغذ بیان فرمائے گئے۔

### قائد:

علماء نے لکھا ہے کہ غنی کے وقت کی قسم اللہ عزوجل نے اس لئے لکائی کہ یہ وقت متعدد خصوصیتیں رکھتا ہے۔ (۱) روزی کی تلاش اور علم و ہنر حاصل کرنے کا اکثر یہی وقت ہے (۲) یہ وقت فرض نماز سے قبل ہے اس میں نفل عبادات کے لئے فراغت ہے۔ (۳) یہی غنی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ (۴) یہی وقت میں فرعون کے چادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مجروحہ کچھ سر ایمان لائے اور جبرہہ کا تھا جس پر وقت نور حق کا کمال ظاہر ہونے کا وقت ہے (۵) غنی کی نماز جو چار یا پندرہ رکعتیں ہیں اسی وقت مقرر ہے جس کے بہت سے

### سورۃ النبی

یہ قرآن کریم کی ۹۳ نمبر کی سورہ ہے در تہیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۱۱ ہے۔ اس سورہ میں ایک دو کورج ۱۱ آیات ۲۸ کلمات ۶۶۰ حروف میں یہ سورہ کی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

اس سورہ کی ابتداء میں اللہ عزوجل نے غنی کے وقت کی قسم لکائی ہے۔ غنی یعنی چاشت، آفتاب بلند ہونے سے لے کر نصف النہار تک وہ غنی کا زمانہ ہے اس نسبت سے اس سورہ کا نام غنی مقرر ہوا۔

### ربط:

سورہ سورۃ الفیل کی آیت "فما مامن اعطی" سے "للعصری" تک جنوں کی مہمات اصوں و فروغ کا بیان اور ان کی تحدید اور نتائج کا تذکرہ و اخطار پر وعدہ و وعید مذکور ہے۔ چنانچہ مہمات مذکورہ میں سے ایک ستر رسالت کا بھی ہے جس کا بیان مع دوسرے معائنات مناسبہ کے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض اخطامات کا قیام اور جیسے ان کے گھر یہ میں آپ کر بعض دوسرے انوائی کا جواب عطا اس سورہ میں آیا ہے۔ اسی طرح باقی تمام سورتوں میں ان مہمات کلیہ سے خاص جزئیات اور ان کے مناسب مضامین مذکور ہیں جیسا کہ ہر سورہ کے شروع سے ان جزئیات و مناسبات کی تعیین بھی معلوم ہو جائے گی اور اس تقریر سے "تکذہرتم سورتوں کا باہمی ارتباط اور قبل سے ارتباط واضح ہو گیا۔ اب جدا جدا ہر سورہ کے لئے مستقل

فنا کی احادیث میں آئے ہیں۔

خلاصہ سورۃ۔

ربط:

یہ سورۃ، اصل سورہ النبی کے مضمون کا تحت ہے۔ یعنی سورۃ سابقہ میں ان نعمتوں کا ذکر جو حق تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں اور ان نعمتوں پر ہیں ماضی ماضی سورۃ میں پہلی قسم کی نعمتوں کا ذکر ہے اور اس سورۃ میں ماضی افعالیات کا ذکر ہے۔

فائدہ:

سورۃ النبی کے تفسیر کے ساتھ سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔  
اذا اشتد بك اليلوى ففكر في الم بشرح  
للعصرين يسرين اذا لكرته فافرح

شان نزول:

وہ بت میں سے کہ ایک دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں لگی میں عرض کیا کہ اے پروردگار! آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق کا مرتبہ بظاہر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم صفت سے نوازا۔ حضرت داؤد کو بادشاہی پر ہونے کو حاجت پائے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو دنیا و مافیہا پر سلطنت عطا فرما کر ہر دروازہ پایہ کے لئے امانتیں میرے سے کیا جیج خاص فرمائی ہیں میں نے جواب میں حق تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

خلاصہ سورۃ

جیسا کہ باقی میں ذکر کیا گیا کہ اس سورہ کا خاص مضمون حضور صلی اللہ علیہ

اللہ رب العزت نے قسیمی کلام کے بعد فرمایا کہ نہ آپ کے پروردگار سے آپ کو چھوڑا نہ آپ سے دشمنی کی اور آخرت آپ کے سے ہر جہاں ہے اور تقریباً آپ کا پروردگار آپ کو اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے اس کے بعد بعض نعمتوں کا ذکر فرمایا کہ کیا اللہ نے آپ کو جتنی پسندیدہ چیزیں عطا فرمائی ہیں آپ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا تو آپ کو شریعت عطا فرمادی۔ اللہ سے آپ و تادار پایا سو مالدار کر دیا۔ آگے ان نعمتوں پر ادا شکر کا حکم ہے کہ آپ ان نعمتوں کے شکر میں جہنم پر گئی نہ کیجئے اور مسائل کو مت جھڑکنے اور بے دہی کے احادیث مذکورہ نہ کرنا کرتے رہا کیجئے۔ واللہ اعلم!

## سورۃ الانشراح

یہ قرآن کریم کی ۹۴ نمبر کی سورۃ ہے اور ۲۸ آیات میں اس کا شمار نمبر ۱۴ ہے۔ اس سورۃ میں ایک دو گنا ۸ آیات کے مضامین اور ۱۰۴ حرف ہیں۔ یہ ۲۰۲ دلی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی ابتداء ”الم“ مشروح لک صدوک سے پہلی سے رہا ہے۔ نے آپ کا بیڑا آپ کے لئے نہیں کھولا تو ہلوار عاصمت میں خدا سے یہ سورہ شروع ہوئی وہی اس کا نام مقرر ہوا۔



فرمایا گیا ہے "خلق الانسان من علق" اگر اللہ نے انسان کو جسے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ اسی سے اس سورۃ کا نام علق مقرر ہوا ہے۔ اس سورہ کو سورۃ اقرار بھی کہتے ہیں۔

قائدہ:

اس سورۃ کی ابتدائی پانچ آیات اکلہ مفسرین کے نزدیک سب آجس اور سورۃں سے پہلے نازل ہوئیں گو وہی کی ابتدا و اسکی آیات سے ہوئی۔

ربط:

سورۃ النبی کی تہید میں جن مہمات کا ذکر ہے ان میں سے عطاء نبوت اور تعلیم وحی بھی ہے جو توحید کے بعد تمام مہمات کا مبنی ہے اور اس کے مناسب صاحب وحی کی مخالفت پر مذمت اور ہجرت ہے جس کا اس سورۃ میں بیان ہے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے روایت کے لئے بطور دلیل کے اس دور اس کی پیدائش اور انسان پر بعض دیگر انعامات خداوندی کا تذکرہ کرتے ہوئے توحید کی دعوت دی گئی اور بتلایا گیا کہ اسے حسانات الہی کے ہر وجود انسان سرکشی کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو تمام قیود و حدود سے آزاد سمجھتا ہے حالانکہ سب کو ایک دن اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے ہر ایسے سرکش کو سب کی گئی جو آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ دین اور وحدۃ الشریک کی مدد سے روکا چاہتے تھے۔ ایسے منکرین و مخالفین کو قیامت کی پکڑ سے ڈرایا گیا اور خیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہار گاہی میں سجدہ و ریز ہونے اور قرب خداوندی حاصل کر کے کی عبادت دی گئی۔ واللہ اعلم

## سورۃ القدر

یہ قرآن یعنی ۱۱۴ نمبر کی سورۃ ہے جو ترتیب نزول کے اعتبار سے ۲۵ نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک روح ۵ آیات ۳۰ کلمات ۱۱۵ حرف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ اس سورۃ میں شب قدر کا ذکر فرمایا گیا ہے اس بنا پر اس کا نام سورۃ القدر ہوا۔ قدر کے معنی تعلیم کے ہیں چونکہ اس شب میں تعلیم و شرف ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔

ربط:

یہ سورۃ النبی کی تہید میں جن مہمات کا ذکر ہے ان میں سے قرآن کی حاکمیت اور تعلیم ہے اس سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

شان نزول:

روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض عابدین بنی اسرائیل کا ذکر فرمایا جنہوں نے ہزار سنین اور ایک روایت میں ہے کہ اسی برس عبادت کی سعی صحابہ کو قیام ہوا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی وہی برس کے تقریباً ہزار سنین ہوتے ہیں جبکہ سر کو چھوڑ دیا جائے۔

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ شب قدر حق تعالیٰ شانہ سے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے وہی امتوں کو بخش لی۔

خدا سے سورت

اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے اپنے بے انتہا عظمت کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کی حد و وسعت اورین کے لئے قرآن حکیم فرمایا اور شب قدر میں نازل کیا جس کی یہ نصیحت ہے کہ یہ عید القدر و جبرو ثوب میں ہذا مہموں کی عبادت کے جبرو ثوب سے بہت سے اس شب میں صحت و جبریل و رزق و مالک و انعامیں نازل ہوتا ہے و صبح تک یہ شب رپا سوتی اور امن سوتی ہے۔ واللہ اعلم

سورة البقرة

یہ قرآن کریم کی ۹۸ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار ۱۰۰ نمبر ۱۰۰ ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۸ آیات ۹۵ کلمات اور ۳۳ حروف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

چند

اس سورۃ کی تکلیف آیت میں "حسبنا اللہ" کے ساتھ ہے۔ یعنی میں  
کھن ہوئی دلیل روشن دیکھ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے  
ہے جو جیسے خود اس کی ایک روشن اور واضح دلیل ہے۔ اسی آیت اور سورۃ ۵  
عالمی نام قرار دیا۔

في سورة

اہل سورۃ کا نام سورۃ تم یکن اور سورۃ مفتحیہ اور سورۃ قہمت اور سورۃ ہر ہے

بھی ہے۔

14

سورہ یٰحٰجیٰ کی تفسیر میں جن مہدات کا ذکر ہوئے مقلدوں کے مسئلہ رسالت اور ان سے صدقہیں وصول کرنے کی بات پر حورو میں اس کا رد ہے۔

خلاصہ ۴۰

اس سورۃ میں بتلایا گیا کہ حضرت مسیحی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہوئے اور امت کی ایک روشنی ہے کیونکہ آپ نہایت پاک و اخلاق و اعمال و عقائد کی طرف دعوت دے والی بات لوگوں و امت میں اور اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی تعلیم و ہدایت فرماتے ہیں پھر بتلایا گیا کہ کفر و شرک نے دوسرا عروج و جہنم کی آگ سے دیر بہترین تھوڑی سی اور ان کے برعکس اللہ سے ڈرنے اور عمل صالح سے بہت دہنے والوں کے لئے آخرت میں جنت ہے جہاں کی زندگی دائمی ہوگی گویا اس طرح کفر و شرک کے عروج و جہنم بد کوئی نہ بیان و عمل صالح پر بشارت ملے کر دینے میں ایمان و عمل صالح اور زندگی گزارنے کی ترقیب دی گئی۔ (اللہ اعلم)

سورة الزلزال

یہ قرآن کریم کی سورۃ ۹۹ کی سورۃ ہے اور ترتیب بروں کے قبوہ سے اس کا شمار ۹۳ ہے اس سورۃ میں یہ رکوع ۸ آیات ۷۷ احزاب اور ۱۵۸ احزاب ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورہ کی ابتداء "انذرو لعلولت الاذھر ولسوالہما" سے ہوئی ہے یعنی جب زمین اپنی سخت جہش سے ہلکی جاوے گی اس سے سورہ کا سورہ نزل مالخوذ ہے۔ جس میں قیامت کے دن نزول عظیم واقع ہونے کی خبر ہے۔

ربط

سورہ واضحی کی تسمیہ میں جن مہمت کا ذکر ہے اس میں سے قیامت کے دن ہولہ کے واقع ہونے کا اعتقاد ہے جس کا اس سورہ میں بیان ہے۔

فضائل:

ترمذی کی ایک روایت میں حضرت انس و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ او رذلت نصف قرآن کے برابر ہے۔

اور قل ہو اللہ حد یک تہائی قرآن کے برابر ہے اور "قل یا ایہ الکافرون" یک چوتھی قرآن کے برابر ہے۔ ہم جزی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ چوتھی قرآن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں چار چیزیں ہیں کا بیان ہے۔ زندگی، موت، حشر، حساب اور اس سورہ میں حساب قیامت کا بیان ہے اور نصف قرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں حلال دنیا اور احسن آخرت کا بیان ہے اور اس سورہ میں صرف حلال آخرت کا بیان ہے اس لئے یہ نصف قرآن کے برابر ہے۔ واللہ اعلم

## سورۃ العادیات

یہ قرآن کریم کی ۱۰۰ البہر کی سورہ ہے اور تسمیہ نزاہ کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۱۳ ہے اس سورہ میں آیت رکوع آیات ۲۰ کلمات اور ۷۰ حروف ہیں یہ سورہ گنی ہے۔

وجہ تسمیہ

یہ سورہ "والطیلین طبعھا" سے ہوئی ہے عادیات یہ عادیہ کی جمع ہے جس کے معنی میں تیز دوڑنے والا کھڑا چوک س میں تیز دو کھڑوں کی قسم کھائی گئی ہے اور ان کی وقاری و چس ماری کا ذکر ہے جس سے لفظ عادیات کو سورہ کا نام قرار دیا گیا۔

ربط

سورہ واضحی کی تسمیہ میں جن مہمت کا ذکر ہو ہے مجملہ انکے احوال قبیحہ سے بچتا ہے اس سورہ میں احوال قبیحہ کی مذمت اور اس پر جزا کا ترہب مذکور ہے۔

شان نزول

روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منذر ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صحابہ کے لشکر کے ساتھ قبیلہ بنی کنانہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ تم لوگ لڑائی روز جمع کے وقت اس پر پہنچ کر عادت کرو اور فل روز وہاں آ جاؤ مگر اس لشکر کو وہاں آنے میں تاخیر ہوگئی منفقین سے رہاں ملن دربار کی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ دو قسم لشکر ہلاک ہو گیا اور کوئی ہائی نہیں رہا کہ ان کی خبر پہنچنے سے یہ بات مؤمنین نے سنی تو ممکن

ہوئے حق تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرما کر اس فوج کے حال سے مسلمانوں کو خوش دل فرمایا۔

خلاصہ سورۃ

اس سورۃ کا مرکزی مضمون اللہ کی نعمتوں کا احسان و ان نعمتوں کے تقاضے اور نتیجہ کے طور پر آخرت پر یس و یقین ہے اس سورۃ میں انسان کے اندر اللہ کی نعمتوں کا شعور بیدار کر کے شکر کو بجا دیتا ہے اور اسی بات کو سمجھانے کے لئے گھوڑوں کی مثال پیش کی گئی کہ وہ اپنے آقا و مالک کے اشاروں پر کس حرج بے تماشا دوڑتا ہے اور میدان جنگ میں اپنے آقا کی خاطر اپنی جان پر کھیل پاتا ہے لیکن ناشناس انسان اپنے مالک حقیقی کی اتنی بھی حق شناسی نہیں کرتا جتنا گھوڑا چاقو ہو کر اپنے مالک کی کرتا ہے آخر میں اس بنیادی حقیقت کی طرف متوجہ کیا گیا جو قرآنی دعوت کا مرکزی نقطہ ہے یعنی اس دنیا کی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی ہے جہاں اس آقا و مالک کے سامنے ہوا ہدیٰ ہوگی جس سے کوئی بات چھپی نہیں جاسکتی اور اس دن بندہ کی ہر بات مکمل کر کے آقا و مالک کے سامنے آجائے گی جس پر جزا و سزا کا دار ہوگا۔ واللہ اعلم

### سورۃ القارۃ

یہ قرآن کریم کی ۱۱۱ نمبر کی سورۃ ہے جو ترتیب نزول کے اعتبار سے نمبر ۳۰ پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک دو گونہ اور ۱۱ آیات ۳۵ کلمات اور ۱۶۰ حروف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی آیت اولیٰ القارۃ سے ہوئی جس کے معنی ہیں اچانک آجانے والی مصیبت کو مراد لیا گیا ہے یہاں القارۃ سے مراد اس کی قیمت سے چمکے قیمت بھی اچانک اور ناگہان آجانے والی مصیبت سے اور حادثہ عظیم ہے اسی سے اس کو القارۃ کہا اور اسی لفظ کو سورہ سے موسوم کیا گیا۔

رہنما:

سورہ انشائی کی تفسیر میں جس مہمات کا ذکر ہے اس میں سے ایک مراد اعتقاد مجازات ہے۔ اس سورہ میں اس کا بیان ہے۔

خلاصہ سورۃ

قیامت و آخرت پر ایمان اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کو دل میں راسخ کرنے کے لئے قرآن پاک میں جگہ جگہ اس کا ذکر ہے۔ اس سورۃ میں بھی انسانوں کو قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرایا گیا ہے۔ آخرت کی کامیابی و ناکامی کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ اس دن جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ خاطر خواہ آرام و سرسبز راحت میں ہوگا اور جس کا ایمان کا پتہ ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ دیکھتی ہوئی سنگ ہوگی۔ (۱۵۹) والہ اعلم

### سورۃ التكاثر

یہ قرآن کریم کی ۱۰۲ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۶ پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک دو گونہ آیات ۸ کلمات اور ۲۳ حروف ہیں یہ

سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ:

نفقت موت تک چلی جاتی ہے لیکن موت کے بعد نصیبت معصوم ہونے کی اور اس دنیا پرستی اور آخرت فراموشی کا نتیجہ جہنم کے معانے وقت معصوم ہو جانے کا۔ حرمت کا اس وقت یقین ہے کہ اس وقت خدا کی نعمتوں کے متعلق پچھو گچھو نہ ہو۔ اور جہنم جواب نہ بن پڑے گا اس وقت انسان بچنے کا گھر اور خلافتِ مہلت کا وقت نہ ہوگا۔  
واللہ اعلم

فضائل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہزار آیات پڑھ دے کہ اسے سچ پڑنے عرض کیا۔ ہزار آیات روزوں پڑھ سکے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اَلْهَيْكَمُ الصَّكَاوُیَّ بھی نہیں پڑھتا معصوم ہو کہ اس سورۃ کی تلاوت ہزار آیات کے برابر ہے۔

## سورۃ العصر

یہ قرآن کریم کی ۱۰۳ اہم کی سورۃ ہے مگر ترتیب نزول کے اعتبار سے یہ تیسری نمبر ہے اس سورۃ میں ایک رکوع ۳ آیات ۴ کلمات اور ۴۰ حروف ہیں یہ سورۃ کی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورۃ کی ابتداء لفظ العصر سے ہوئی یعنی قسم ہے زمانہ کی اسی سے سورۃ کا نام العصر یا غروب ہے۔

اس سورۃ کا پہلا جملہ "اَلْهَيْكَمُ الصَّكَاوُیَّ" ہے اسی سے اس سورۃ کا نام یا غروب ہے۔ صکاوۃ زیادتی اور کثرت میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے اور غر کر کے کو کہتے ہیں خواہ وہ زیادتی کثرت مال کی ہو یا خاندان کی اس سورۃ میں اسی تاخیر کی خدمت بیان فرمائی گئی ہے۔

شان نزول:

قریش کے قبائل کی عداوت اور بنی ہاشم میں سے ہر قبیلہ نے کہا کہ ہم میں باعزت اور سردار تم سے زیادہ ہیں لہذا سرداری ہماری حق ہے غار کیا گیا تو بنی ہاشم متانف زیادہ نکلے پھر کہنے لگے کہ اب ہم اپنے مردوں کو شہر کریں گے چتا چڑھا دیں کہ شہر کیا تو بنی ہاشم کی تعداد بڑھ گئی۔ اس بے ہودہ تاخیر کی برائی اور خدمت میں اس سورۃ کا نزول ہوا۔

رابطہ:

سورۃ الطہ کی تفسیر میں جو امور مذکور ہیں ان میں سے ایک امر نفقت میں آخرت کا ترک کرنا ہے اس سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں متنبہ کیا گیا کہ کثرت مال و دولت جاہ و حشمت عزت و مرتبت غر کر چیزیں نہیں ہیں سچیزوں پر غر کرنا انسان کو آخرت سے غافل کر دیتا ہے اور یہ



## شان نزول

نہ سے کہ بے نامہ ایک کافر جو زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دوست تھا جب حضرت ابوبکرؓ یہاں سے آئے تو یہ کہنے لگا۔۔۔ اب کونسا رہی عقل کو یہ واقعہ نے قدرت میں تو کئی نقصان نہیں خدایا اب ایک خست اپنے نقصان میں پڑے کہ قابلِ ایمان ہو چکا کہ ان کے اعوان کی شجاعت سے غرور ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ منافق ہیں حق و انوں۔۔۔ انکی نقصان میں نہیں رہتا۔ چنانچہ اس سورۃ میں اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کے اس کلام کی توثیق فرمائی۔

رابطہ

سورۃ النجم کی تفسیر میں جس مہمت کا ذکر ہے ان میں سے ایک اسرائیل علیہ السلام کا بیان ہے۔ اس سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

خدا صر سورۃ

اللہ جب حضرت نے اس سورۃ میں حضرت ابوبکرؓ کے کلام کا حسن ظاہر فرمایا اور اس کافر کے خیابانِ باطن کی تردید فرمائی اور تفسیر کلام کے بعد فرمایا کہ ہر انسان خسارہ اور فتنے میں سے۔۔۔ سو اس نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور انہوں نے ایک اور سے انھیں کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو ہر پرکاشات قدم رہنے کی گہرائی کرتے رہے۔

فی کدہ

اس سورۃ سے متعلق حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے کہ اگر قرآن

۶۷

میں صرف یہی ایک سورۃ آج بھی جاتی تو محمدؐ و بعدوں کی ہدایت کے لئے کافی تھی فی الحقیقت یہ ایک چھوٹی سی سورۃ ہے مگر سارے دین و امت کا حامی ہے۔ صحابہ کرام و مفسرین کا دستور تھا کہ جب آیتوں میں تھے۔ ایک اور سورۃ یہ سورۃ سنا کر پھر سلام کر کے رخصت ہو جاتے۔

## سورۃ المزہ

یہ قرآن کریم کی ۱۰۳ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول میں اس کا شمار نمبر ۳۲۔۔۔ اس سورۃ میں ۹ آیات ۲۳ حروف و ۲۵۲ حروف ہیں یہ سورۃ فی

ہے۔

جہ تسمیہ

اس سورۃ کی پہلی آیت میں ہمزہ کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں لوگوں کے میں۔۔۔ جس پشت میں کا۔۔۔ اور چونکہ اس سورۃ میں اس امر کی انتہا سزا کا بیان ہے اس لئے بطور علامت اس سورۃ کا نام بھی مقرر ہوا۔

رابطہ

سورۃ النجم کی تفسیر میں مہمت اور میں سے ایک مراد ہے آپؐ و اولاد کے خواجہات سے بچانا ہے جس کا اس سورۃ میں بیان ہے اور رابطہ ظاہر ہے۔

شان نزول:

نہ سے کہ بعض کفار مدعیِ نبوت بن کر شریعتِ امیہ بن خلف اور امیہ بن مغیرہ کی ایک ایسی مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدعوئی اور غیریت کیا کرتے تھے



وہ تسمیہ

اس سورۃ میں قصیدہ قریش کا ذکر فرمایا گیا جو کہ مکہ معظمہ میں پڑتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی قبیلہ سے ہیں۔ بیت اللہ چارہ زمرہ کی قدرت ہمیشہ اسی قبیلہ سے متعلق رہی۔ اس لئے اس سورۃ کا نام سورۃ قریش ہوا۔

رہط:

سورہ داعی کی تسمیہ میں جن بہات کا ذکر ہو ہے ان میں سے نعمت ہمیشہ کے شکر میں عبادت کرنا ہے اس سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں قریش مکہ کو سمجھایا گیا کہ تم کو بیت اللہ کی وجہ سے دینی و دہانت اور امن و سکون حاصل رہا ہے دوسرے اہل عرب قریش کی خانہ کعبہ کے متون ہونے کی وجہ سے عزت و احترام کرتے اور ان کے کاغذے لوٹ مار سے محفوظ رکھتے۔ پھر حرم میں قتل بدل بھی نہیں ہوتا تھا اس اعزاز و سکون کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ خانہ کعبہ میں توحید کے تقاضوں کے مطابق رب ربہ کی عبادت کرتے کفر و شرک سے کنارہ کش ہوتے اور بیت اللہ کو جس کی بدست سے پاک رکھتے نہ یہ کہ انہوں نے توحید کا بھی انکار کیا اور رب کعبہ کے رسالتی مخالفت کی اور بافرمانی کی نہیں اللہ کے اسمائے گویا کر کے نہ فرما بخود رہا چاہے تو نہ کہ سرکشی اختیار کرتے اس سورۃ میں ان کو بھی تسلیم دی گئی ہے۔ واللہ اعلم

مذہب سے ہلاک ہوئے اور بعض بھوک گئے اور دوسری بڑی تلخیں اٹھا کر مرے یہ  
۱۔ قد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے ۵۰ روز پہلے قریش "یاجنحی حرم سے" آئے تھے  
۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعلق ہے کہ انہوں نے بڑے باغی کے فیضان  
۳۔ کہ جسے عجیب مانگتے ہوئے دیکھ بے اور نقل میں بی معاہدہ سے "خدا سے" اس  
۴۔ نے وہ نکرے یا کچھ ہیں و مٹور میں ہے کہ بعض کو کفر میں سے کتنے سے حرم  
۵۔ بچک فل تکی قمیص اور دینی اور ہلاک ہو گئے زعمہ احمد بن  
۶۔ وحرر بن لکھرا

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں اس بات کی تسمیہ ہے کہ قدرت کے عطا کردہ وحی و قدرت نہیں  
روک سکتی نیز احکام خداوندی اور شعائر کی بے حرمتی کرنے والوں کو اس سے  
بے ڈر بنانا چاہئے باطل پرستوں اور مادی طاقت پر غرور کرنے والوں نے یہ  
سو قیام حضرت سے کہ اللہ کی شہین طاقت کے مقابلہ میں مادی اور دنیوی اسباب ہے  
کس ہیں حقیقی تصرف حق خالی ہیں پھر اس میں تعجب کی عظمت شاکہ حتیٰ انہما سے  
اور یہ کہ اس کے مخالف خود حق خالی ہیں۔ واللہ اعلم!

سورۃ قریش

یہ قرآن کریم کی ۱۰۶ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۲۹  
نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں یکہ رکوع ۴ آیات ۷۰ کلمات اور ۹۷ حروف ہیں یہ سورۃ  
کی ہے۔



خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں اولاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت سنائی گئی کہ اللہ نے اپنے رسول کو کوثر عطا فرمائی ہے جس میں ہر خیر داخل ہے خیر انبیا میں بقا دین ترقی سلام اعداء پر فتح و غلبہ اور قیامت تک آپ کے نام کی شہرت و عزت سب داخل ہے اور خیر آخرت میں مراتب و درجات عاید خواہ کوثر کی عطا و شفاعت کا مرتبہ۔ مقام محمود کی عطا سب داخل ہیں اس طرح آپ کو تسلی دی گئی کہ اگر والد ارنیز فوت ہونے پر حاضنین ملے، جمعیت آئے ہیں تو "پہلے اس پر تمکین نہ ہوں۔ کہ آپ کے رب نے آپ کو دین الیائی تمام عبادات سے نوازا ہے۔ ان سے بعد کھشت سبھی بندہ علیہ وسلم و نعم یا یہ تائے کہ اس فتوے کے شرعی میں آپ جی جاں و مال سے اللہ کی عطا میں تک چاہیں۔ اور ہر مزید ملی کے لئے ایک پیشین گوئی فرمائی کہ بفضل اللہ قتالی آپ اتریں گے یا بدشہر آپ کا دشمن ہی اترتی ہے نشان ہے کوئی اس کا نام لیا نہیں ہے۔

خاندانہ:

معضل روایات سے ہرگز کا نہر ہوتا معلوم ہوتا ہے اور بعض سے میدان مشر میں ہونا معلوم ہوتا ہے تحقیق یہ ہے کہ اصل نہر جنت میں ہے اور اس کی ایک شاخ ہلان اجمعی میدان مشر میں آجاسے گی دونوں کو کوثر کہہ دیا گیا۔

خاندانہ

کسی نے سورۃ کے مضمون کو اس شعر میں ذکر کیا ہے

وجہ تسمیہ:

سورۃ کی ابتدا "اسما عطیہ لک الوکر" سے فرمائی گئی یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ایک آپ کو کوثر عطا فرمایا کوثر کے معنی معنی خیر کے ہیں یعنی بہت زیادہ بہتری اور بھلائی اس غلط کے تحت ہر قسم کی دینی، دنیاوی، ظاہری باطنی دو عالم کی وسعتیں غنیمتیں داخل ہیں ان میں سے ایک بڑی خست خوش کوثر بھی ہے چونکہ اس سورۃ میں "پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر دینے چاہئے کا ذکر ہے اسی غلطی کا ماحول سے اس سورۃ کا نام کوثر مقرر ہوا۔

رابط:

سورۃ وحی کی تمہید میں جن مہمت کا ذکر ہے بجز ان کے حضور نہ نور صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیت و وحیت اور آپ کے حاضنین کے ساتھ بغض و عداوت ہے اس سورۃ کے اس "آخری آیتوں میں اس کے سادات کا بیان ہے اور درمیان آیت میں پہلی آیت کے تابع بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نعمتوں کے شکر ادا کرنے کا حکم ہے۔

شان نزول:

"پہلے کے بڑے بیٹے حضرت قاسم تھے ان کا مکہ مکرمہ میں انتقال ہو گیا تو عاص ابن اہل بھی تھے اور اس کے ساتھ دوسرے مشرکین نے یہ کہا کہ "پہلے آپ کی نسل منتقم ہو گئی۔ پس آپ خود ہاتھ اتر جیئے بے نام و نشان میں مطلب یہ تھا کہ آپ کے دین کا چرچا چند روزہ سے پھر یہ سب بکھیرے پاک ہو جائیں گے اس پر آپ کی تسلی کے لئے یہ سورۃ نازل ہوئی۔

آثار القدر تو جاحش متصل

عصم سیاہ روئے تو بجاصل و بخل

## سورة الكافرون

یہ قرآن کریم کی ۱۰۹ سہری سورۃ ہے اور ترتیب میں اس کے قہر سے نمبر ۱۸ پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۶ آیات ۲۶ حروف اور ۹۹ حروف ہیں یہ سورۃ مکی ہے۔

وہجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتداء "قل یا ایہہ الکافرون" سے ہوئی ہے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کافروں سے کہہ دیجئے اس سے سورۃ کا نام کافرون یا کافر ہے۔

ربط:

سورۃ البغی کی تسمیہ میں جن مہمات کا ذکر ہوا ان میں سے مسکو تو حیدر تہری عن الشریک ہے اس سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

فائدہ:

اس سورۃ کو سورۃ المعجد۔ سورۃ الاعلاص اور سورۃ المستشفی بھی کہتے ہیں مستشفی کے معنی ہیں بری کرتے اور چونکہ اس سورۃ میں شرک سے نجات ہے۔

شان نزول:

ایک مرتبہ چھ دو سالے کفار نے آپ سے کہا کہ آپ نے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کیا کیونکہ اور ایک سال ہم آپ کے معبودوں کی عبادت کیا

کریں جس میں ہم اور آپ دین کے طریقہ میں شریک رہیں جو نہ طریقہ ٹھیک ہوگا اس سے سب کو کچھ کچھل جاوے گا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

فضائل:

یہ حدیث میں آتا ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے کا ثواب چوتھی قرآن کے برابر ہے۔ ایک حدیث میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی: فجر کی سنتوں میں پڑھنے کے لئے دو سو مرتبہ بھیجیں سورۃ کافرون اور سورۃ الاعلاص یعنی قل ہو اللہ احد متعدد صیغہ سے متغزل ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی سنتوں اور نماز مغرب کی سنتوں میں ایسے دو سو تواتر پڑھتے ہوئے تھے۔ حضرت فرادین توغل کا بیان ہے کہ میرے والد نے "صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی نئی چیز بتلا دیجئے میں جس کو سو سے پہلے پڑھ دیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قل یا ایہہ الکافرون" پڑھ لیا کرو یہ شرک سے بڑھ رہی کا اظہار ہے۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں مسلمانوں کے لئے ہر دور میں اور بالخصوص موجودہ حالات میں نصیحت کا بڑا سامان موجود ہے اور اس سورۃ کی خاص تعلیم یہی ہے کہ مسلمان کے لئے سخت سے سخت حالات میں بھی باطل کی طرف سے چاہے معادہ کرنے دھمکانے کا ہوا یا بیخ کا یا دین کے معاد میں مصالحت کی پیشکش ہو یہ پڑ نہیں کہ وہ دین سے معاد میں کسی پیشکش پر راضی ہو یا دوسروں کی خاطر معنوی پکارت اور بینائی پیدا کرنے پر راضی ہو وہ جس دین الہی پر ایمان لایا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی وجہ

مقصود کہ تکمیل یمن ہے ختم ہوا اور اس وجہ سے سزا آخرت قریب ہے پس اس کے لئے تیاری کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے وہ بڑا قویہ قول کرنے والا ہے۔  
فائدہ:

اس سورۃ میں آپ کی وفات کے قریب ہونے کی خبر ہے اور حج سے مراد حج مکہ ہے۔ حج مکہ سے پہلے ایک ایک دو دو مسلمان ہوتا تھا حج مکہ کے بعد قبائل کے قبائل اسلام میں داخل ہونے لگے۔ یہ سورۃ حج مکہ سے پہلے نازل ہوئی جیسا کہ نقل کیا گیا ہے کہ خبر سے لوٹے ہوئے نازل ہوئی جو حج مکہ سے پہلے ہے اور کہ معظم رمضان ۸ھ میں فتح ہوا اور آپ کی وفات رجب الاول ۱۰ھ میں ہوئی۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد یحییٰ بن ابی اسحاق وجمہ استغفر اللہ والتوب بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ بعض مفسرین نے اس کا نزول حج مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے چھ ماہ قبل لکھا ہے بعض نے پیام شریفی ۱۲، ۱۱، ۱۳ ذی الحجہ بمقام منیٰ پڑھا اور اس کا لکھ ہے کہ پہلے آیت "الہوم اکملت لکم دینکم" نازل ہوئی ۹ ذی الحجہ پیام عرفہ بعد کو بعد خلیفہ اس کے بعد یہ سورۃ وحی منیٰ میں ایام شریفی میں نازل ہوئی۔

بعض روایات میں ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں اس کی تلاوت فرمائی تو سب اس کو سن کر خوش ہوئے کہ اس میں حج مکہ کی خوشخبری ہے مگر حضرت عباسؓ روئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ روئے گئے کا سبب کیا ہے۔ تو حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ اس میں آپ کی وفات کی خبر مصر ہے۔ آنحضرت نے اس کی تصدیق فرمائی، معلوم ہوا کہ جب موت

سے بھی اس میں کٹر حیثیت پر راضی ہو جائے الغرض اس سورۃ میں دین پر مبرور استقامت کا ثرائد موجود ہے۔ واللہ اعلم!

## سورۃ النھر

یہ قرآن کریم کی ۱۱۰ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے ۱۱۳ نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک رکوع ۳ آیات ۱۹ کلمات اور ۸۱ حرف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔  
وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی ابتداء "اذا جاء نصر اللہ" سے فرمائی گئی ہے یعنی جب خدا کی مدد آئیگی۔ اسی سے سورۃ کا نام النھر مقرر ہوا۔  
رابطہ:

سورۃ واقعی کی تحمید میں جن مہمات کا ذکر ہے عجلہ من میں سے تکمیل فیض کی نبوت کا شکر ہے۔ اس سورۃ میں اس کا بیان ہے جس کا خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا ہے اس کے ضمن میں آپ کی نبوت کی تشریح بھی ہوگئی۔

خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا گیا کہ اے پیغمبر جب خدا کی مدد اور مدد کی فتح مہم آئے گئے تو اپنے یعنی واقع ہو جائے اور آثار جو اس پر متحرک ہونے والے ہیں کہ آپ لوگوں کو اللہ کے دین یعنی اسلام میں جو حق درجہ داخل ہوتا ہوا دیکھیں تو اس وقت کچھ کیجئے کہ دنیا میں رہنے کا مقصود اور بہت کا

قریب ہو کر تسبیح و استغفار کی کثرت کرنی چاہئے۔  
فضائل:

۱۔ تم تہذیبی مہارت انسان کی حدیث نقل کی ہے کہ: ذیاء اللہ ثواب میں چھ قاضی قرآن کے برابر ہے۔

### سورة اللہب

یہ قرآن کریم کی ۱۱۰ مں سورۃ ہے اور ترتیب رواں کے شمار سے ۶۶ پر ہے۔ اس سورۃ میں ایک ربوع ۵ آیات ۲۴ کلمات اور ۸۱ حرف ہیں، یہ سورۃ مکی ہے۔  
وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی پہلی آیت "تسبیح یذا ایہی لہب وکب" ہے جس کے معنی ہیں یہ لہب کے ساتھ ٹوٹ چا میں اور وہ برہا ہو جائے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے چچا ابوہب وراں کی بیوی کی سلام بخشی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت کا ذکر کیا گیا ہے وراں کے ہاک ہوئے اور قیامت کے دن نار جہنم میں ڈالے جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اس لئے بطور علامت اس کا نام سورۃ اللہب مقرر ہوا۔

ربط:

سورۃ واقعی کی تہذیب میں جو امور مذکور تھے محمد ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بچنا ہے اس سورۃ میں اس مخالفت کا وہاں مذکور ہے۔

### شان نزول:

روایت میں آیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "واللہسبوح" عیسیر تک الاقریس" نازل ہوئی کہ آپ اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراہے اور آپ نے ۱۲ صد پر چڑھ کر تمام قبیلوں کو آوارہ دی و ریح کر کے سب کو دعوت سلام دی تو ابوہب بن عبد مطلب نے سخت جارحانہ کلمات کے ساتھ لک مسانوہ "الہو اللہ جمع" اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ چنانچہ غزوہ بدر کے بعد ساتویں روز اس وراں کا ایک انڈا جس کو وہ کہتے ہیں انڈا ارمس ملک جا سے کے خوف سے ٹھوکر ۲۰ مٹے ان کو اللہ اللہ یہاں تک کہ ابوہب ہی حال میں مر گیا اور قریں وراں تک لاش پائی پائی رہی جب سوائے لگا تو حراہوں سے لٹا کر ڈھوا یا انہوں نے ایک گڑھا کھود کر اس میں لٹا دی سے دھکا دے کر اوپر سے پتھر چر دیئے۔

طاریق سے روایت ہے کہ میں نے ایک بار دیکھا کہ سوتیلے چچا میں آپ کے لئے دعوت کو سارے ہوئے پئے پارے ہیں اور چچے بیچے ابوہب پتھر دیتا ہوتا رہتے جس سے آپ کی چٹائی اور قدم بولہاں ہوئے ہیں۔ ابوہب کی بیوی جس کا نام رقیقہ تھی آپ نے راستہ میں کانٹے بچھا کر رکھے تھے جیسے کہ کسی نے کہا ہے

لن یلہب کا شرارۃ

یہ دوسرے لیل و نہار تھا

وہ مصطفیٰ میں نکھیرتا

فحش و خاں اس کا شعار تھا

ن مرض میں دلی مسمیٰ، مٹے دیکھے اس کو مصطفیٰ، بہت وہ خاطر یہ کہ تجھے



عالمین رسول کو منتخب کیا گیا کہ مرد ہو یا عورت اپنا بی بیگانہ بی بی بیٹا چھوٹا جرح حق کی  
عدالت پر کرنا جسے گا وہ آخر کار ذلیل و خوار ہوگا۔ واللہ اعلم

## سورة الاخلاص

یہ قرآن کریم کی ۱۱۴ نثری سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا  
شمار نمبر ۲۴ ہے۔ اس سورۃ میں ایک ربیع آیات ۷ قلمات ۱۹ اور ۳۹ حرف ہیں۔ یہ  
سورۃ مکی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

چونکہ اس سورۃ میں توحید جاری قنونی کو - جسم - شمس سے خالص رکے  
بیان کیا گیا ہے اس لیے اس سورۃ کا نام اخلاص رکھا گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ  
بندہ اپنا سب کچھ اللہ کے لئے خالص کر دے۔

### ربط:

سورۃ یحییٰ کی تفسیر میں جس مقام ۱۵ اور ۱۶ نمبر ۱۱ کے توحید ہے۔ اس  
سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

### شان نزول:

راہبیت میں آتا ہے کہ مشرکین نے یہ مرتبہ حضور قدس صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہا - آپ ہمارے پیغمبروں کی تو برائی کرتے ہیں آپ اپنے رب کے تو  
اوصاف بیان کریں اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

مکرمات کرے خدا۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ اپنے واسطے نکلیاں امدادی تھی ایک دن  
نکلیوں کا کھانا پینے پر رکھے ہوئے تھے تھک گئی نکلیوں کی رہی اس کی گرہن میں پڑی  
تھی نکلیوں کا کھانا تو ایک پتھر پر رکھ دیا اور سناٹا لگی۔ اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ  
کو حکم ہوا اس نے اس گھٹنے کو پینے کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرادی رہی اس کے گلے  
میں رہی اور پھانسی ہو گئی، وہ ہلاک ہو گئی۔

### فائدہ:

ایوب کا نام عبد العزیز تھا اور ایوب کثرت تھی چونکہ اس کے چہرہ کا رنگ  
سرخ تھا مگر قرآن میں کثرت کا اختیار کرنا اس کے شعلہ دہنی انگ میں بچنے کی وجہ سے  
ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ 'محالة المحط' سے مراد چٹل خور ہے چونکہ وہ  
چٹل خور تھی، چنانچہ ماری میں ہیزم کش بھی اس معنی میں ہے۔ شیخ سعدی نے چٹل  
خور کی حقیقت بیان ذکر فرمائی ہے۔

میان دو کس اطلق المرحض

نہ چغل است خود در میاں سوختن

کند این دکان غول مگر بارہ دل

وے اندر میاں کو ریخت و چغل

لایم صفتا سرا

خلعہ سورۃ.

اس سورۃ میں ایوب اور اس کی بیوی دونوں کا انجام ذکر فرمایا ہے جس سے

## سورة الفلق

یہ قرآن کریم کی ۱۱۳ نمبر کی سورۃ ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۲۰ ہے، اس سورۃ میں ایک رکوع ۵ آیات اور ۲۳ کلمات اور ۷۳ حروف ہیں یہ سورۃ مدنی ہے۔  
وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کی پہلی آیت "قل اعوذ برب الفلق" ہے جس میں لفظ فلق آیا ہے فلق سے مراد صبح ہے کیونکہ رات کی غلٹ چھا کر صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اس لئے اس سورۃ کا نام سورۃ فلق ہے۔  
رابطہ:

سورۃ الفلق کی تہذیب میں جن مہمات کا ذکر ہے ان میں سے حق تعالیٰ پر توکل اور اس کے ساتھ استعاذہ ہے۔ اس میں اور اس کے بعد والی سورۃ میں اس کا بیان ہے۔

## شان نزول:

سورۃ فلق اور سورۃ ناس چونکہ ایک ساتھ نازل ہوئیں اس لئے ان کا سبب نزول ایک ہی ہے وہ یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لیبیہ بیہودی اور اس کی بیٹیوں نے عمر کر دیا تھا جس سے آپ کو مرض کی سی حالت عارض ہوگئی آپ نے حق تعالیٰ سے دعا کی اس پر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔ جن میں سے ایک سورۃ میں پانچ اور ایک میں چھ آیتیں ہیں مجموعہ گیارہ آیات میں اور آپ کو وہی سے اس عمر کا موقع بھی

## خلاصہ سورۃ:

اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے اپنی صفات بیان فرمائی ہیں اور ہر طرح کے شرک یعنی بت پرستی، عیسائیت، یہودیت، مجوسیت وغیرہ سب کی تردید کر کے خالص توحید کا سبق دیا گیا ہے کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے وہ اولاد ماں باپ اور شریکوں سے پاک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔  
فضائل:

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ غناء نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ مضامین قرآن میں قسم کے ہیں۔ (۱) توحید و صفات باری تعالیٰ (۲) بندوں کے اعمال و افعال کی کیفیت (۳) قیامت و آخرت اور وہاں کے حالات اس سورۃ میں ان تین میں سے ایک مضمون توحید ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سورۃ "قل ہو اللہ احد" سے محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی، منہ احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کریں گے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو ہم بہت سے محل دوائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ اور اس سے بھی اچھا دینے والے ہیں۔ اور بھی بہت سی روایات میں اس سورۃ کے فضائل مذکور ہیں۔

معلوم کرادیا گیا تھا چنانچہ وہاں سے حلقہ چڑھیں جن میں سر کیا گیا تھا اور اس میں ایک تانت کا ٹکڑا بھی تھا جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام یہ سورتیں پڑھنے لگے ایک ایک آیت پر ایک ایک گرہ کھل گئی۔ چنانچہ آپ کو بالکل شفا ہو گئی۔

### خلاصہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس:

ان دو آخری سورتوں میں یعنی فاتحہ قرآن پر اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ذریعہ تمام امت مسلمہ کو استعاذہ کی تعلیم دی ہے یعنی ہر قسم کے شر سے جو وحید اور متعالیٰ حق میں فرق پادشہ ڈالنے والے شر ہیں ان سے استعاذہ اور تمام معاملات اور سب امور میں حق سبحانہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ کرنے کا اور اس کی حفاظت و پناہ میں آجانے کا حکم ہوا ہے سورۃ فلق میں معجزات اور شروء و دفعہ یہ سے اور سورۃ الناس میں معجزات اور شروء و دفعہ سے استعاذہ ہے۔ واللہ اعلم

### فضائل:

حضرت عقیل بن عامر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ جحفہ اور الہاء کے درمیان ہم کو تیز ہوا اور تاریکی نے گھیر لیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلق اعوذ برب الفلق اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھ پڑھ کر پناہ مانگی شروع کی اور مجھ سے فرمایا اے عقیل پناہ مانگو ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے کہ پناہ مانگنے کے سلسلہ میں یہ دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں۔

حضرت عقیل فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کیا میں پناہ حاصل کرنے کے لئے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قل اعوذ برب الفلق" سے بہتر خدا کے نزدیک اس معاملہ میں کوئی چیز نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کو مالتے اور ان پر "الفعل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر پھونکتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھیلتا ہے اور سر اور چہرہ سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع فرماتے اور پھر بدن کے اگلے حصہ پر پھیلتے ہوئے سارے جسم پر پھیلتے اور تمیز مرتبہ ایسا کرتے۔

### سورۃ الناس

یہ قرآن کریم کی ۱۱۴ نمبر کی سورۃ ہے، اور تہذیب نزول کے اعتبار سے اس کا شمار نمبر ۲۱ ہے۔ اس سورۃ میں ایک کوٹھ ۶ آیات ۲۰ کلمات اور ۸۱ حروف ہیں یہ سورۃ دینی ہے۔

### وجہ تسمیہ:

چونکہ اس سورۃ میں لفظ الناس کی جگہ آیا ہے۔ اس لئے بطور علامت اس سورۃ کا نام سورۃ الناس ہوا۔

### رابطہ و خلاصہ سورۃ:

ما قبل کی سورۃ کے ذیل میں ذکر کیا جا چکا ہے نیز اس سورۃ کا ما قبل کی سورۃ

جسم اور بدن کو ضرر پہنچانے والے ہیں۔ واللہ اعلم!

فائدہ:

حضرت تھانوی قدس سرہ نے اس سورۃ میں ایک عجیب لطیفہ ذکر فرمایا ہے جس سے قرآن کا حسن آقا و انہام ظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ اس آخری سورۃ اور سورۃ فاتحہ جو کہ سب سے پہلی سورۃ ہے دونوں سورتوں کے مضامین میں ثابت دہجہ کا تقارب ہے یعنی حکم میں اتحاد ہے، چنانچہ ”رب الناس“ کے مناسب سورۃ فاتحہ میں ”رب العالمین“ ہے اور ”ملک الناس“ کے مناسب ”مالک يوم الدين“ ہے اور ”الاناس“ کے مناسب ”ایک لفظ“ ہے اور استعاذہ کے مناسب ”ایک لفظیں“ ہے اور ”اوسواس الناس“ کے مناسب ”ایک لفظ“ ہے۔ واللہ اعلم!

فائدہ:

مفسرین نے ایک نکتہ ابتداء و انکسار قرآن کی مناسبت میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ قرآن کی ابتداء اللہ کے وصف ربوبیت سے تھی اور ”الحمد لله رب العالمین“ فرمایا تھا اور انکسار وصف الوہیت پر ہوا اور ”الاناس“ فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ ربوبیت کی حق شناسی یہی ہے کہ اس کی الوہیت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے اور اس کی شہرگز اری کے ساتھ عبادت و اطاعت میں شریک نہ کر دی جائے۔

فائدہ:

بعض نے ایک اور نہایت عمدہ نکتہ اس مقام پر لکھا ہے کہ کلام الہی کی ابتداء بسم اللہ کی ب سے ہے اور اختتام ناس کی سین پر ہے ان دونوں حروف کو ملائے تو لفظ بس بنتا ہے اور دل عرب بولتے ہیں کہ ”بسک ای حبیبک“ تو معنی ہوتے

کے ساتھ رابطہ یہ ہے کہ سورۃ سابقہ میں معجزات اور شہود دینیہ سے استعاذہ کا ذکر ہے اور اس سورۃ میں معجزات اور شہود دینیہ سے استعاذہ کا حکم ہے یا یہ کہ سورۃ سابقہ میں جن چیزوں کے شہود سے اللہ کی پناہ کی تعلیم دی گئی تھی وہ سب خارج میں پائی جاتی تھیں مثلاً کسی دوسرے کا ظلم کسی چیز سے پہنچنے والی تکلیف جادو یا حسد وغیرہ اور اس سورۃ میں ان شہود سے پناہ چاہنے کا حکم ہے۔ جو خاص انسان کے قلب پر پہنچتے ہیں یعنی شیطانی خیالات اور وسوساں جو قلب پر اثر کر کے ایمان کو زائل یا ناقص کر دیتے ہیں اور جب قوت ایمانی جالی رہی تو پھر آدمی ن دین کا رہا اور نہ دنیا کا اس لئے اس سورۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے واسطے سے تمام مؤمنین کو حکم ہے کہ شیطانی خیالات اور وسوساں سے ہر وقت اللہ کی پناہ مانگتے رہیں۔ واللہ اعلم!

فائدہ:

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سورۃ لیل اور سورۃ ناس کی تفسیر کے سلسلہ میں ایک نہایت لطیف نکتہ لکھا ہے کہ سورۃ لیل میں اللہ کی ایک ہی صفت (رب اللیل) سے تین چیزوں کی برائی سے پناہ مانگنے کا حکم ہے۔

(۱) تاریکی کے شر سے (۲) عمر کے شر سے (۳) عاصد کے حسد کے شر سے اور سورۃ الناس میں باری تعالیٰ کی تین صفات کے ذریعہ ایک ہی چیز کے شر سے یعنی شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم ہے باری تعالیٰ کی وہ تین صفات یہ ہیں۔ (۱) رب الناس (۲) ملک الناس (۳) الہ الناس۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دین کی حفاظت مقدم اور زیادہ ضروری ہے جان اور بدن کی حفاظت سے اس واسطے کہ وسوساں شیطان دین کا خراب کرنے والا ہے اور تین شرعی تاریکی، عمر اور حسد یہ

"حسبک من الکونین ما اعطیناک بین الحرفین" یعنی کافی ہے تجھ کو دونوں  
جہاں میں وہ جو ہم نے آپ کو دو حرفوں کے درمیان عطا کیا ہے۔ اور یہ دونوں حرف  
فارسی زبان میں بھی اسی معنی میں آتے ہیں حکیم ثنائی قدس سرہ نے اس معنی کی طرف  
اشارہ کیا ہے۔

اول و آخر قرآن زچہ ہاتھ و سبک  
یعنی اندر و دین رہبر تو قرآن ہی  
وہا ہے کہ اللہ رب اعزت ہم سب کو قرآن کے ساتھ صحیح خلق نصیب  
فرمائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین